ماہنامہ

احمدیہ گزٹ

کینیڈا

مارچ 2022ء

یوم مسیح موعودؑ ایک عظیم نشان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

خطبہ جمعہ فرمودہ 26/مارچ 2021ء

آج دنیا میں پھیلی ہوئی جماعت احمدیہ اس بات کی واضح ثبوت نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی تائیدات
حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ہیں!

(سہ روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔16/اپریل 2021ء، صفحہ 8)

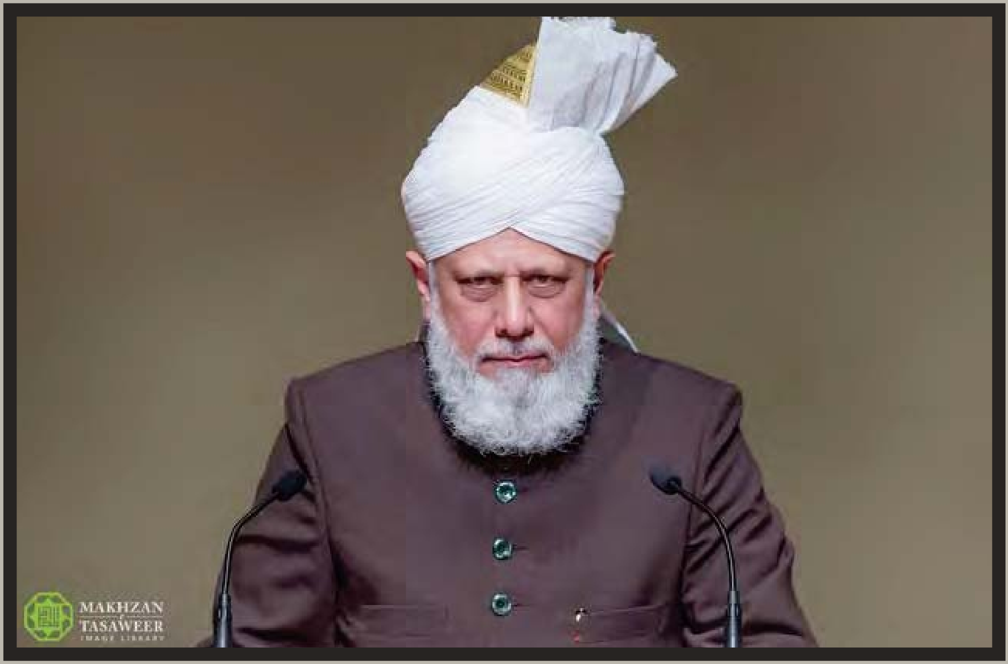

23 مارچ : یوم مسیح موعودؑ کی اہمیت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

خطبہ جمعہ فرمودہ 26/ مارچ 2021ء

جماعت احمدیہ میں یہ دن اس وجہ سے یاد رکھا جاتا ہے کہ اس دن جماعت کی بنیاد پڑی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیعت لی۔ پس ہمیں یہ دن ہر سال یہ بات یاد دلانے والا ہونا چاہئے کہ حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ و السلام کی آمد کا مقصد قرآنی پیشگوئیوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق تجدیدِ دین کرنا اور اسلام کی حقیقی تعلیم کو دنیا میں رائج کرنا ہے۔ اور ہم جو آپ کی بیعت میں شامل ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں ہم نے بھی اس اہم کام کی سرانجام دہی کے لیے اپنی اپنی صلاحیتوں کے مطابق اس میں حصہ دار بننا ہے اور بھٹکی ہوئی انسانیت کا تعلق خدا تعالیٰ سے جوڑنا ہے اور بندوں کو ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ دلانی ہے اور ظاہر ہے اس کے لیے سب سے پہلے ہمیں اپنی اصلاح کرنی ہوگی۔

(سہ روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 16/ اپریل 2021ء، صفحہ 5)

مسیح موعودؑ نمبر

ماہنامہ احمدیہ گزٹ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کا تعلیمی، تربیتی اور دینی مجلّہ

مارچ 2022ء رجب 1443 ہجری قمری جلد نمبر 51 شمارہ 3

فہرست مضامین

★ قرآن مجید	2
★ حدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	2
★ پیش گوئی مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ	3
★ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطباتِ جمعہ کے خلاصہ جات	4
★ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 26/مارچ 2021ء سے انتخاب	11
★ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کنبہ۔ ایک وسوسہ کا جواب از مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب	15
★ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعاوی کے بارہ میں جاوید احمد غامدؔی صاحب کے کچھ نظریات کا تاریخی تجزیہ از مکرم ابونائل صاحب	18
★ خلافت سے محبت، اصلاح نفس کا ذریعہ از مکرم مولانا شمشاد احمد قمؔر صاحب	21
★ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عشقِ قرآن از مکرم ظہیر احمد طاہؔر صاحب	25
★ کیا صرف کتاب ہدایت دے سکتی ہے؟ از مکرم انصر رضا صاحب	28
★ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف ''ستارۂ قیصریہ'': ایک تعارف از مکرم ابوسلطان صاحب	29
★ بعض دیگر مضامین، منظوم کلام اور اعلانات	31

نگران

ملک لال خاں

امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مدیر اعلیٰ

مولانا ہادی علی چوہدری

مدیران

ہدایت اللہ ہادؔی اور عثمان شاہؔد

معاون مدیران

شفیق اللہ اور منیب احمد

نمائندہ خصوصی

محمد اکرم یوسف

معاونین

غلام احمد عابؔد اور بعض دوسرے

تزئین و زیبائش

شفیق اللہ اور منیب احمد

مینیجر

مبشر احمد خالؔد

رابطہ

editor@ahmadiyyagazette.ca

Tel: 905-303-4000 ext. 2241

www.ahmadiyyagazette.ca

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یُسَبِّحُ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ الۡمَلِکِ الۡقُدُّوۡسِ الۡعَزِیۡزِ الۡحَکِیۡمِ ۝ ہُوَ الَّذِیۡ بَعَثَ فِی الۡاُمِّیّٖنَ رَسُوۡلًا مِّنۡہُمۡ یَتۡلُوۡا عَلَیۡہِمۡ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیۡہِمۡ وَیُعَلِّمُہُمُ الۡکِتٰبَ وَالۡحِکۡمَۃَ ٭ وَاِنۡ کَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ لَفِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ۝ۙ وَّاٰخَرِیۡنَ مِنۡہُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِہِمۡ ؕ وَہُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ۝

(سورۃ الجمعۃ 62:2-4)

اللہ ہی کی تسبیح کرتا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔ وہ بادشاہ ہے۔ قدوس ہے۔ کامل غلبہ والا (اور) صاحبِ حکمت ہے۔ وہی ہے جس نے اُمّی لوگوں میں انہی میں سے ایک عظیم رسول مبعوث کیا۔ وہ اُن پر اس کی آیات کی تلاوت کرتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب کی اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے جب کہ اس سے پہلے وہ یقیناً کھلی کھلی گمراہی میں تھے۔ اور انہیں میں سے دوسروں کی طرف بھی (اسے مبعوث کیا ہے) جو ابھی اُن سے نہیں ملے۔ وہ کامل غلبہ والا (اور) صاحبِ حکمت ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ کُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ، اِذْ نَزَلَتْ عَلَیْہِ سُوْرَۃُ الْجُمُعَۃِ ،فَلَمَّا قَرَأَ: وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْابِھِمْ ، قَالَ رَجُلٌ: مَنْ ھٰٓؤُلَآءِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ؟ فَلَمْ یُرَاجِعْہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی سَأَلَہٗ مَرَّۃً اَوْمَرَّتَیْنِ اَوْثَلَاثًا قَالَ وَفِیْنَا سَلْمَانُ الْفَارِسِیُّ قَالَ فَوَضَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدَہٗ عَلٰی سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ: لَوْ کَانَ الْاِیْمَانُ عِنْدَ الثُّرَیَّا لَنَالَہٗ رِجَالٌ مِنْ ھٰٓؤُلَآءِ

(صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابۃ باب فضل فارس۔ بحوالہ حدیقۃ الصالحین۔ ایڈیشن 2019ء، حدیث 950، صفحہ 755)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت ﷺ کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ آپؐ پر سورۃ جمعہ نازل ہوئی۔ جب آپؐ نے اس کی آیت وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ. پڑھی جس کے معنے یہ ہیں کہ ’’کچھ بعد میں آنے والے لوگ بھی ان صحابہ میں شامل ہوں گے جو ابھی ان کے ساتھ نہیں ملے‘‘۔ تو ایک آدمی نے پوچھا یا رسول اللہؐ! یہ کون لوگ ہیں (جو درجہ تو صحابہؓ کا رکھتے ہیں لیکن ابھی ان میں شامل نہیں ہوئے۔) حضور ﷺ نے اس سوال کا کوئی جواب نہ دیا۔ اس آدمی نے تین دفعہ یہی سوال دہرایا۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہم میں بیٹھے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے اپنا ہاتھ ان کے کندھے پر رکھا اور فرمایا اگر ایمان ثریّا کے پاس بھی پہنچ گیا یعنی زمین سے اُٹھ گیا تو ان لوگوں میں سے کچھ لوگ اس کو واپس لے آئیں گے۔

یعنی آخرین سے مراد ابنائے فارس ہیں جن میں سے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہوں گے اور ان پر ایمان لانے والے صحابہؓ کا درجہ پائیں گے۔

میں ظاہر ہوا ہوں تا خدا میرے ذریعہ سے ظاہر ہو

وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدُورت واقع ہو گئی ہے اس کو دُور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں ۔ ... اور وہ روحانیت جو نفسانی تاریکیوں کے نیچے دب گئی ہے اس کا نمونہ دکھاؤں اور خدا کی طاقتیں، جو انسان کے اندر داخل ہو کر توجہ یا دُعا کے ذریعہ سے نمودار ہوتی ہیں، حال کے ذریعہ سے، نہ محض مقال سے ان کی کیفیت بیان کروں اور سب سے زیادہ یہ کہ وہ خالص اور چمکتی ہوئی توحید، جو ہر ایک قسم کی شرک کی آمیزش سے خالی ہے، جو اب نابود ہو چکی ہے اس کا دوبارہ قوم میں دائمی پودا لگا دوں۔ اور یہ سب کچھ میری قوت سے نہیں ہوگا بلکہ اس خدا کی طاقت سے ہوگا جو آسمان اور زمین کا خدا ہے۔

(لیکچر لاہور۔ روحانی خزائن، جلد20، صفحہ 180)

خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں۔ کیا یورپ اور کیا ایشیا۔ ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے۔

(الوصیت۔ روحانی خزائن، جلد20، صفحہ 306-307)

مجھے بھیجا گیا ہے تا کہ میں آنحضرت ﷺ کی کھوئی ہوئی عظمت کو پھر سے قائم کروں اور قرآن شریف کی سچائیوں کو دنیا کو دکھاؤں۔ اور یہ سب کام ہو رہا ہے لیکن جن کی آنکھوں پر پٹی ہے وہ اس کو دیکھ نہیں سکتے۔

(ملفوظات۔ جلد سوم، صفحہ 9)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے

ارشاد فرمودہ خطباتِ جمعہ جنوری 2022ء کے خلاصہ جات

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 07 جنوری 2022ء

دنیا کے مختلف ممالک میں بسنے والے احمدیوں کی وقفِ جدید کے حوالہ سے مالی قربانی کے ایمان افروز واقعات

وقفِ جدید کے 65 ویں سال کے آغاز کا اعلان

2021ء میں وقف جدید کے 64ویں سال میں افراد جماعت نے ایک کروڑ بارہ لاکھ ستتر ہزار پاؤنڈز کی قربانی دی ہے جو کہ سال 2020ء کی نسبت سات لاکھ بیالیس ہزار پاؤنڈز زیادہ ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 07 جنوری 2022ء کو مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یو کے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ، سورۃ الفاتحہ اور سورۃ البقرہ کی آیت 266 کی تلاوت فرمائی۔

وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَ تَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍۭ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ ۚ فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ○ (سورۃ البقرہ 266:2)

جس کا اردو ترجمہ درج ذیل ہے۔

اور ان لوگوں کی مثال جو اپنے اموال اللہ کی رضا چاہتے ہوئے اور اپنے نفوس میں سے بعض کو ثبات دینے کے لئے خرچ کرتے ہیں، ایسے باغ کی سی ہے جو اونچی جگہ پر واقع ہو اور اسے تیز بارش پہنچے تو وہ بڑھ چڑھ کر اپنا پھل لائے، اور اگر اسے تیز بارش نہ پہنچے تو شبنم ہی بہت ہو۔ اور اللہ اس پر جو تم کرتے ہو گہری نظر رکھنے والا ہے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس آیت کے حوالہ سے فرمایا:

مومن اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کی راہ میں اس لیے خرچ کرتے ہیں کہ نہ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے والے بنیں بلکہ اپنی قوم اور اپنے مشن کو مضبوط کریں۔ اس زمانے میں اسلام کی تعلیم اور تبلیغ کو پھیلانے کا کام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سپرد ہوا ہے اور آپؑ کے ماننے والوں کا بھی یہ فرض ہے کہ آپؑ کے مشن کو پورا کرنے کے لیے جان، مال اور وقت قربان کریں۔ تمام انبیاء علیہم السلام اپنے ماننے والوں کو مالی قربانی کی تلقین کرتے رہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی فرمایا کہ مومن یقیناً دین کی خاطر مالی قربانیاں کرتے ہیں تا کہ ہمارا خدا کسی طرح راضی ہو جائے اور ہمارے نفس کو ثبات عطا ہو، ہم اپنے ایمان اور ایقان میں مضبوط ہوں۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ کی خاطر خرچ کرنے والوں کی مثال دو طرح کی بیان ہوئی ہے۔ ایک وَابِلٌ یعنی موٹے قطروں والی تیز بارش اور دوسرے طَلٌّ یعنی کمزور ہلکی بارش جیسے پھوار یا شبنم۔ زیادہ کشائش رکھنے والا تو دین کی خاطر بہت خرچ کر سکتا ہے لیکن غریب آدمی کو حسرت ہو سکتی ہے کہ میں کس طرح اس کی برابری کر سکتا ہوں مگر قربانیوں کا پھل اللہ تعالیٰ نے دینا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہارے حالات اور تمہاری نیتیں جانتا ہے اس لیے وہ تمہاری تھوڑی قربانیوں کو بھی دوگنے سے زیادہ بڑھ کر پھل لگائے گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا کہ آج ایک درہم ایک لاکھ درہم پر سبقت لے گیا۔ صحابہ کے پوچھنے پر آپؐ نے فرمایا کہ ایک شخص نے اپنے پاس موجود دو درہم میں سے ایک درہم کی قربانی دی اور ایک شخص نے بے شمار دولت میں سے ایک لاکھ درہم کی قربانی دی جو کہ اس کی دولت کے مقابلے میں بہت کم تھی۔ پس اللہ تعالیٰ نیتوں کو پھل لگاتا ہے۔ ہمارے ہر عمل پر اس کی نظر ہے۔ اگر ہمارا ہر کام اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہو جائے تو پھر ہی ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے حقیقی وارث بن سکتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں آپؑ کے ماننے والے زیادہ تر غریب لوگ تھے جو قربانیوں میں اس قدر بڑھے ہوئے تھے کہ ایک موقع پر آپ نے فرمایا کہ صدہا لوگ ایسے بھی ہماری جماعت میں داخل ہیں جن کے بدن پر مشکل سے لباس ہوتا ہے۔ مشکل سے چادر یا پائجامہ بھی ان کو میسر آتا ہے۔ ان کی کوئی جائیداد نہیں ہوتی مگر ان کے اخلاص، ارادت، محبت، وفا اور جوش ایمان دیکھ کر خود ہمیں بھی تعجب اور حیرت ہوتی ہے اور یہاں تک کہ دشمن بھی تعجب میں ہیں۔

وفا و اخلاص میں ترقی اور جوش ایمان کے غیر معمولی معیار کے عملی اظہار آج بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کے افراد میں نظر آتے ہیں۔

نو مبائعین نے بھی تھوڑے عرصہ میں اس قدر ترقی کر لی ہے کہ دشمن بھی ان کی تبدیلی پر تعجب میں ہے۔ نیک طبیعت، نیک فطرت، بیعت کا حق ادا کرنے اور خلیفۂ وقت سے وفا کے تعلق کے اظہار مالی قربانی کرنے والوں کے قول و فعل سے ظاہر ہوتے ہیں۔ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا ادراک ہونے پر مالی قربانیاں کر کے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ پس خدائی وعدوں کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت قائم ہی پھلنے پھولنے اور بڑھنے کے لیے ہوئی ہے اور دشمن اس کا بال بھی بیکا نہیں کر سکتا۔

حضور انور نے سیرالیون، چاڈ، ٹوگو، بیلیز، گنی کناکری، گیمبیا، جرمنی، برطانیہ، بھارت، مالی، پولینڈ، تنزانیہ، آئیوری کوسٹ، کیمرون اور گھانا میں افراد جماعت کا مالی قربانی کر کے اپنے ایمان اور یقین کا اظہار کرنے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے ایمانوں کو ثبات بخشنے کے چند ایمان افروز واقعات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ قربانی کے معیار مردوں، عورتوں، بڑی عمر کے لوگوں میں ہی نہیں بلکہ نوجوانی میں قدم رکھنے والے بچوں میں بھی دکھائی دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے بڑے مخلص جماعت میں پیدا ہو رہے ہیں۔

گزشتہ سال اللہ تعالیٰ نے جماعت کو 187 مساجد تعمیر کرنے کی توفیق عطا فرمائی جب کہ افریقہ میں 105 مساجد زیر تعمیر ہیں۔

اسی طرح 144 مشن ہاؤس قائم ہوئے جن کی اکثریت افریقہ میں ہے اور 45 مشن ہاؤس زیرِ تعمیر ہیں۔ اس کے علاوہ جہاں فوری طور پر ہم مشن ہاؤس بنا نہیں سکتے وہاں کرائے پر عمارتیں لی جاتی ہیں۔ افریقہ کے ممالک میں 731 جب کہ ایشین ممالک میں 632 مشن ہاؤسز کرائے پر ہیں۔

اللہ تعالیٰ سچے وعدوں والا ہے۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کیے گئے اپنے وعدوں کو پورا فرما رہا ہے اور غیب سے مدد بھی فرماتا ہے اور فرمائے گا۔ ان شاء اللہ۔

اللہ تعالیٰ موقع دیتا ہے کہ ہم اس کی رضا حاصل کرنے کے لیے اس کی راہ میں خرچ کریں تا کہ اس کے فضلوں کے وارث بنیں۔ پس اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والے بن سکیں۔

حضور انور نے 2022ء میں وقفِ جدید کے نئے سال کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ 2021ء میں وقفِ جدید کے 64ویں سال میں افرادِ جماعت نے ایک کروڑ بارہ لاکھ ستتر ہزار پاؤنڈز کی قربانی دی ہے جو کہ سال 2020ء کی نسبت سات لاکھ بیالیس ہزار پاؤنڈز زیادہ ہے۔ شاملین کی تعداد بھی چودہ لاکھ پینتالیس ہزار ہے۔ دنیا کے اقتصادی حالات کو دیکھتے ہوئے یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس سال پاکستان کے افراد جماعت کرنسی گرنے کی وجہ سے پوزیشن نیچے چلے جانے کے باوجود اپنی طاقت کے مطابق بہت قربانی کر رہے ہیں۔ بعد ازاں دنیا کی مختلف جماعتوں کی مندرجہ ذیل پوزیشن کا اعلان فرمایا۔

مجموعی وصولی کے لحاظ سے برطانیہ نمبر 1، پھر جرمنی، کینیڈا، امریکہ، بھارت، آسٹریلیا، انڈونیشیا، مشرق وسطیٰ کی ایک جماعت، گھانا، بیلجیم۔

فی کس ادائیگی کے لحاظ سے نمبر 1 امریکہ، پھر سوئٹزر لینڈ، پھر برطانیہ۔

افریقہ میں مجموعی وصولی کے لحاظ سے گھانا، ماریشس، نائیجیریا، برکینا فاسو، تنزانیہ، سیرالیون، لائبیریا، گیمبیا، یوگنڈا اور بینن۔

مجموعی وصولی کے لحاظ سے برطانیہ کی دس بڑی جماعتیں۔

اسلام آباد، فارنہم، ووسٹر پارک، چیم ساؤتھ، آلڈر شاٹ، برمنگھم ساؤتھ، والسال، جلنگھم، گلفر ڈ اور یول۔

برطانیہ کے پہلے پانچ ریجن۔

بیت الفتوح، اسلام آباد، مسجد فضل، بیت الاحسان اور مڈلینڈز۔

دفتر اطفال برطانیہ کی دس جماعتیں۔

اسلام آباد، آلڈر شاٹ، فارنہم، روہیمپٹن، گلفر ڈ، یول، مچم پارک، بیت الفتوح، والسال اور برمنگھم ویسٹ۔

وصولی کے لحاظ سے جرمنی کی پانچ لوکل امارات۔

ہیمبرگ، فرینکفرٹ، گروس گیراؤ، ویزبادن، ڈٹسن باخ۔

وصولی کے لحاظ سے جرمنی کی پہلی دس جماعتیں۔

روڈیرمارک، روڈگا، نوئس، روڈیرز ہائم، مہدی آباد، فریڈبرگ، ہناؤ، فلورسہائم، فرانکنتھال، کوبلنز اور نیدا۔

دفتر اطفال جرمنی کے پہلے پانچ ریجن۔

ہیمبرگ، ہیسن ساؤتھ ویسٹ، تانس، ہیسن مٹے، رائن لانڈ فالز۔

وصولی کے لحاظ سے کینیڈا کی پہلی پانچ امارات۔

وان، کیلگری، پیس ویلج، وینکوور، بریمٹن ویسٹ۔

کینیڈا کی دس بڑی جماعتیں۔

حدیقہ احمد، ملٹن ویسٹ، بریڈفورڈ، ڈرہم ملٹن ایسٹ، ریجائنا، آٹوا ویسٹ، ونی پیگ، ہملٹن ماؤنٹین اور ایبٹس فورڈ۔

دفتر اطفال کینیڈا کی پانچ امارات۔

وان، پیس ویلج، کیلگری، ٹورانٹو ویسٹ، بریمپٹن ویسٹ۔

دفتر اطفال کینیڈا کی پانچ جماعتیں۔

حدیقہ احمد، بریڈفورڈ، ڈرہم، لندن، ملٹن ویسٹ۔

وصولی کے لحاظ سے امریکہ کی دس جماعتیں۔

میری لینڈ، لاس اینجلس، ڈیٹرائٹ، سلیکون ویلی، بوسٹن، آسٹن، فینکس، سیراکوس، لاس ویگاس، فچبرگ۔

دفتر اطفال امریکہ کی پہلی دس جماعتیں۔

میری لینڈ، لاس اینجلس، سیئٹل، اورلینڈو، آسٹن، سلیکون ویلی، فینکس، فچبرگ، لاس ویگاس، زائن۔

پاکستان میں چندہ بالغان کی پہلی تین جماعتیں۔

لاہور، ربوہ، کراچی۔

وصولی کے لحاظ سے پہلے دس اضلاع۔

اسلام آباد، فیصل آباد، گجرات، گوجرانوالہ، سرگودھا، ملتان، عمرکوٹ، حیدرآباد، میرپورخاص، ڈیرہ غازی خان۔

وصولی کے لحاظ سے پہلی دس جماعتیں۔

اسلام آباد شہر، ڈیفنس لاہور، ٹاؤن شپ لاہور، کلفٹن کراچی، دارالذکر لاہور، ماڈل ٹاؤن لاہور، گلشن اقبال کراچی، ثمن آباد لاہور، عزیز آباد کراچی، علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔

دفتر اطفال پاکستان کی تین بڑی جماعتیں۔

لاہور، کراچی، ربوہ۔

دفتر اطفال میں پہلے دس اضلاع۔

اسلام آباد، سیالکوٹ، راولپنڈی، سرگودھا، فیصل آباد، گجرات، حیدرآباد، میرپورخاص، عمرکوٹ، نارووال۔

غیر معمولی مساعی کرنے والی جماعتیں۔

ڈرگ روڈ کراچی، نور پورہ لاہور، گوجرانوالہ شہر، مسجد فضل فیصل آباد، پشاور شہر، دہلی گیٹ لاہور، کوٹلی آزاد کشمیر، ننکانہ صاحب۔

بھارت کے پہلے دس صوبے۔

کیرالہ، جموں کشمیر، تامل ناڈو، تلنگانہ، کرناٹکا، اڑیسہ، پنجاب، ویسٹ بنگال، دہلی، مہاراشٹرا۔

وصولی کے لحاظ سے پہلی دس جماعتیں۔

حیدرآباد دکن، قادیان، کیرولائی، پاٹھا پریام، کوئمباٹور، بنگلور، کلکتہ، کالی کٹ، رشی نگر، ملیاپلیام۔

آسٹریلیا کی پہلی دس جماعتیں۔

میلبرن لانگ وارن، کاسل ہل، مارسڈن پارک، ایڈیلیڈ ساؤتھ، میلبرن بیرک، پرتھ، پینرتھ، ایڈیلیڈ ویسٹ، لوگن ایسٹ۔

بالغان میں آسٹریلیا کی جماعتیں۔

میلبرن لانگ وارن، کاسل ہل، مارسڈن پارک، ایڈیلیڈ ساؤتھ، میلبرن بیرک، پرتھ، پینرتھ، ایڈیلیڈ ویسٹ، بلیک ٹاؤن، کینبرا۔

دفتر اطفال آسٹریلیا کی جماعتیں۔

میلبرن لانگ وارن، ایڈیلیڈ ساؤتھ، میلبرن بیرک، لوگن ایسٹ، پرتھ، کاسل ہل، میلبرن ایسٹ، ماؤنٹ ڈرویٹ، پینرتھ، برسبین سینٹرل۔

اللہ تعالیٰ تمام قربانی کرنے والوں کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکت عطا فرمائے۔

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 14؍جنوری 2022ء

آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت خلیفہ راشد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کمالات اور مناقبِ عالیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 14؍جنوری 2022ء کو مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

گزشتہ سے پہلے خطبے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر ہو رہا تھا۔ سفرِ ہجرت کے دوران سراقہ بن مالک کے تعاقب کرنے کے متعلق بعض روایات ہیں۔ ایک روایت کے مطابق سراقہ کے واپس لوٹتے ہوئے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ سراقہ! تیرا کیا حال ہوگا جب کسریٰ کے کنگن تیرے ہاتھ میں ہوں گے۔ سراقہ حیرت زدہ ہو کر پلٹا اور کہا کہ کسریٰ بن ہرمز؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں! وہی کسریٰ بن ہرمز۔ چنانچہ جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں کسریٰ کے کنگن، تاج اور کمربند لایا گیا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سراقہ کو بلایا اور انہیں یہ کنگن پہنائے اور فرمایا کہو کہ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے کسریٰ بن ہرمز سے یہ دونوں چھین کر عطا کیں۔ یہ ذکر بھی ملتا ہے کہ سراقہ کو یہ خوش خبری حنین اور طائف سے واپسی کے سفر کے دوران ان کے اسلام قبول کرنے پر دی گئی تھی۔

قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیرت خاتم النبیینؐ میں سراقہ کے اپنے الفاظ میں یہ واقعہ درج فرمایا ہے۔ فال خلاف نکلنے اور گھوڑے کے پاؤں ریت میں دھنسنے کے متعلق سراقہ کا بیان ہے کہ اس سرگزشت سے میں نے یہ سمجھا کہ اس شخص کا ستارہ اقبال پر ہے اور بالآخر آنحضرت ﷺ غالب رہیں گے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب سراقہ لوٹنے لگا تو معاً اللہ تعالیٰ نے آئندہ کے حالات آپؐ پر غیب سے ظاہر فرما دیے۔ آپؐ نے فرمایا: اس وقت تیرا کیا حال ہوگا جب تیرے ہاتھوں میں کسریٰ کے کنگن ہوں گے۔ آپؐ کی یہ پیشگوئی سولہ سترہ سال کے بعد جا کر لفظ بلفظ پوری ہوئی سراقہ مسلمان ہونے کے بعد اپنے اس واقعے کو مسلمانوں کو نہایت فخر کے ساتھ سنایا کرتا تھا اور مسلمان اس بات سے آگاہ تھے۔ ایرانی فتوحات کے بعد جب مالِ غنیمت میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کسریٰ کے کنگن دیکھے تو سب نقشہ آپ کی آنکھوں کے سامنے پھر گیا۔ وہ کمزوری اور ضعف کا وقت جب خدا کے رسول کو اپنا وطن چھوڑ کر مدینے آنا پڑا، وہ سراقہ اور دوسرے آدمیوں کا آپؐ کے پیچھے اس لیے گھوڑے دوڑانا کہ کسی صورت میں بھی آپؐ کو پکڑ کر مکہ والوں تک پہنچا دیں اور سو اونٹنیوں کے مالک بن جائیں۔ اس وقت آپؐ کا سراقہ کو یہ خوش خبری دینا۔ کتنی بڑی پیش گوئی تھی کتنا مصفّیٰ غیب تھا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سراقہ کو حکم دیا کہ وہ کسریٰ کے کنگن اپنے ہاتھوں میں پہنیں۔ سراقہ نے کہا کہ سونا پہننا تو مسلمانوں کے لیے منع ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہاں منع ہے مگر ان موقعوں کے لیے نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ ﷺ کو تمہارے ہاتھ میں سونے کے کنگن دکھائے تھے یا تو تم یہ کنگن پہنو گے یا میں تمہیں سزا دوں گا۔ سراقہ نے وہ کنگن اپنے ہاتھ میں پہن لیے اور مسلمانوں نے اس عظیم الشان پیش گوئی کو پورا ہوتے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔

سفرِ ہجرت کے دوران آپؐ کا قافلہ زادِ راہ کی طلب میں امِ معبد کے خیمے کے پاس رکا۔ امِ معبد ایک بہادر خاتون تھیں جو مسافروں کو کھانا کھلایا کرتیں۔ جب آپؐ کا قافلہ وہاں پہنچا تو امِ معبد کی قوم قحط زدہ تھی اور ان کے پاس حضور ﷺ کو پیش کرنے کے لیے کچھ نہ تھا۔ امِ معبد کی اجازت سے ایک انتہائی لاغر اور کمزور بکری سے آپؐ نے برکت کی دعا کر کے دودھ دوہا تو اس میں بے پناہ برکت پڑی۔

رسول اللہ ﷺ ابھی راستے میں تھے کہ انہیں حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملے جو مسلمانوں کے ایک قافلے کے ساتھ شام سے تجارت کر کے واپس آ رہے تھے۔ حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سفید کپڑوں کا ایک جوڑا آنحضرت ﷺ کو اور ایک حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نذر کیا۔

راہ گزرتے ہوئے کئی دوسرے قافلے والے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہچان کر رسول اللہ ﷺ کے متعلق دریافت کرتے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جواب دیتے کہ یہ شخص مجھے راستے کی طرف ہدایت دینے والا ہے۔

آٹھ دن سفر کرتے ہوئے خدائی نصرتوں کے ساتھ آخر کار پیر کے دن آپؐ قبا پہنچ گئے۔ یہ بستی مدینے سے دو میل کے فاصلے پر تھی۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی نے آپؐ کی اونٹنیوں کو آتے دیکھا تو سمجھ گیا کہ یہ قافلہ محمد ﷺ کا ہے۔ اس نے بستی والوں کو آواز دی تو مدینے کا ہر شخص قبا کی طرف دوڑ پڑا۔ مدینے کے اکثر لوگ آپؐ کی شکل سے واقف نہیں تھے، حضور ﷺ بہت سادگی کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے ناواقف لوگ حضرت ابوبکر صدیق کو رسول اللہ ﷺ سمجھے اور بڑے ادب سے آپؐ کی طرف منہ کر کے بیٹھ گئے۔ ایسے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جھٹ چادر پھیلا کر سورج کے سامنے کھڑے ہو گئے اور کہا یا رسول اللہ! آپؐ پر دھوپ پڑ رہی ہے میں آپؐ پر سایہ کرتا ہوں۔ اس لطیف طریق سے انہوں نے لوگوں پر ان کی غلطی کو ظاہر کر دیا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ جب آنحضرت ﷺ تشریف لائے تو ہمارے لیے مدینہ روشن ہو گیا اور جب آپؐ فوت ہوئے تو اس دن سے زیادہ تاریک ہمیں مدینے کا شہر کبھی نظر نہیں آیا۔ قبا کے انصار نے آپ کا نہایت پرتپاک استقبال کیا اور آپؐ کلثوم بن الہدم کے مکان پر فروکش ہوئے۔

صحیح بخاری میں روایت ہے کہ آپؐ حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے محلے میں دس سے زائد راتیں ٹھہرے اور مسجد کی بنیاد رکھی اور اس میں نماز پڑھی۔ مسجد قبا کے متعلق مذکور ہے کہ یہی وہ مسجد ہے جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی تھی۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مدینے کی تمام مساجد جس میں قبا کی مسجد بھی شامل ہے ان کی بنیاد تقویٰ پر ہی رکھی گئی ہے لیکن جس کے متعلق آیت نازل ہوئی تھی وہ مسجد قبا ہی ہے۔

قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قبا میں زائد از دس دن قیام کے بعد جمعے کے روز آنحضرت ﷺ مدینے کے اندرونی حصے کی طرف روانہ ہوئے۔ یہ قافلہ آہستہ آہستہ شہر کی طرف بڑھنا شروع ہوا۔ راستے میں نمازِ جمعہ کا وقت آ گیا اور آنحضرت ﷺ نے حضرت بنو سالم بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے محلے میں ٹھہر کر خطبہ دیا اور جمعہ کی نماز ادا کی۔

آپؐ جس بھی مسلمان کے گھر کے پاس سے گزرتے وہ جوشِ محبت سے عرض کرتے کہ یا رسول اللہ ﷺ! یہ ہمارا گھر یہ ہمارا مال و جان حاضر ہے، ہمارے پاس آپؐ کی حفاظت کا سامان بھی ہے

آپؐ ہمارے پاس تشریف فرما ہوں۔ آپؐ ان کے لیے دعائے خیر کرتے اور آگے بڑھ جاتے۔ مسلمان عورتیں اور بچیاں خوشی کے جوش میں اپنے گھروں کی چھتوں پر چڑھ چڑھ کر استقبالی ترانے گا رہی تھیں۔ مدینے کے حبشی غلام آپؐ کی تشریف آوری کی خوشی میں تلوار کے کرتب دکھاتے پھرتے تھے۔

آنحضرت ﷺ نے کچھ عرصہ بعد حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مکے بھجوایا اور وہ آپؐ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اہل و عیال کو خیریت سے مدینے لے آئے۔ مدینے میں آپؐ نے جو زمین خریدی تھی وہاں سب سے پہلے مسجد کی بنیاد رکھی اور اس کے بعد اپنے اور اپنے ساتھیوں کے لیے مکان بنوائے۔

ہجرتِ مدینہ کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سُنح میں خبیب بن اساف کے ہاں ٹھہرے۔ ایک قول کے مطابق حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رہائش حضرت خارجہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں تھی۔ آپؓ نے سُنح میں ہی اپنا مکان اور کپڑا بنانے کا کارخانہ بنا لیا تھا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر آئندہ جاری رہنے کا ارشاد فرمانے کے بعد حضورِ انور نے درج ذیل مرحومین کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

1۔ مکرم چودھری اصغر علی کلار صاحب مرحوم اسیرِ راہِ مولیٰ ابن مکرم محمد شریف صاحب کلار بہاولپور۔ مرحوم 10؍جنوری 2022ء کو حالتِ اسیری میں بیمار ہو کر 70 سال کی عمر میں وفات پا گئے تھے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم پر 24؍ستمبر 2021ء کو دفعہ 295-ج، جو توہینِ رسالت (نعوذ باللہ) کی دفعہ ہے لگا کر مقدمہ قائم کیا گیا اور 26؍ستمبر کو گرفتاری عمل میں آئی۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ توہینِ رسالت کا الزام تو احمدیوں پر فوراً لگا دیتے ہیں۔ مرحوم اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے، خلافت کے وفادار، مہمان نواز، دعوتِ الیٰ اللہ کا شوق رکھنے والے، عبادت گزار اور 1/8 حصے کے موصی تھے۔

2۔ مکرم مرزا امتیاز احمد صاحب کارکن وکالت علیا ربوہ۔ مرحوم پچاسی سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم کو اٹھاون برس سلسلے کی خدمت کی توفیق ملی۔ آپ بڑے خاموش طبع، صابر و شاکر شخصیت کے مالک تھے۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ میں نے بھی ان کو دیکھا ہے بڑا خاموش طبع اور اپنے چند دوستوں کے ساتھ ہی اور یہی دفتر سے گھر اور گھر سے دفتر یہی معمول ہوتا تھا لیکن بڑی محنت، اخلاص و وفا سے کام کرنے والے تھے۔

3۔ مکرم کرنل ریٹائرڈ ڈاکٹر عبدالخالق صاحب سابق ایڈمنسٹریٹر فضلِ عمر ہسپتال جو ستانوے سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم نے 1938ء میں بیعت کی تھی۔ 1974ء میں احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیے جانے پر سرکاری ملازمت سے استعفیٰ دے کر نصرت جہاں سکیم کے تحت اپنی خدمات پیش کردی تھیں۔ 1994ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان کو فضلِ عمر ہسپتال کا ایڈمنسٹریٹر مقرر فرمایا تھا جہاں آپ جون 2005ء تک خدمات بجالاتے رہے۔ مرحوم عبادت گزار، دعا گو، تلاوت قرآن پاک کا ذوق رکھنے والے، خلافت کے سچے وفادار، جماعتی اموال کی حفاظت کرنے والے، بڑے خوش اخلاق بزرگ تھے۔

حضورِ انور نے تمام مرحومین کی مغفرت اور بلندی درجات کے لیے دعا کی۔

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 21؍جنوری 2022ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 21؍جنوری 2022ء کو مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

سیرت خاتم النبیینؐ میں لکھا ہے کہ مدینہ پہنچنے پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی دو مسلمان بچوں سہل اور سہیل کی جس جگہ پر آ کر بیٹھی تھی اس زمین کو آپؐ نے مسجد اور اپنے حجرات کی تعمیر کے لیے پسند فرماتے ہوئے دس دینار میں خرید لیا جس کی ادائیگی حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مال سے کی گئی۔ آپؐ نے دعا مانگتے ہوئے سنگِ بنیاد رکھا اور حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بھی ایک ایک اینٹ رکھی۔ مسجد نبوی کی تعمیر کا تمام کام اور بعد ازاں محرم 7 ہجری میں غزوہ خیبر کی فتح کے بعد اس کی توسیع اور تعمیرِ نو میں آپؐ نے بھی صحابہ کرام کے ساتھ مل کر حصہ لیا۔

صحیح بخاری کے شارح علامہ قسطلانی بیان کرتے ہیں کہ مواخات دو مرتبہ ہوئی۔ پہلی مرتبہ ہجرت سے قبل مکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اپنے درمیان مواخات قائم فرمائی۔ دوسری مرتبہ ہجرت کے بعد مدینہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر میں پچاس مہاجرین اور پچاس انصار کے درمیان مواخات قائم فرمائی۔

غزوہ بدر پر روانگی سے قبل صحابہ کے پاس ستر (70) اونٹ تھے۔ ایک ایک اونٹ تین تین آدمیوں کے باری باری سوار ہونے کے لیے مقرر کیا گیا تھا۔ بدر کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابوسفیان کے تجارتی قافلے کی روک تھام کے لیے مدینہ سے نکلے جو شام کی طرف سے آ رہا تھا لیکن جب آپؐ کو خبر ملی کہ قریش کا ایک لشکر انتہائی تیز رفتاری سے اس قافلے کو بچانے کے لیے نکل پڑا ہے تو آپؐ نے صحابہ کرام سے مشورہ طلب فرمایا۔ ایک گروہ نے کہا کہ دشمن کو چھوڑ کر تجارتی قافلے کی طرف ہی جانا چاہئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کا رنگ متغیر ہو گیا۔ اس موقع پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بہت عمدہ گفتگو کی۔ حضرت مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! جس کا اللہ نے حکم دیا ہے اسی طرف چلیے۔ ہم آپؐ کے ہمراہ تلواروں سے لڑائی کرتے ہوئے چلتے چلے جائیں گے یہاں تک کہ برک الغماد پہنچ جائیں۔ برک الغماد مکہ سے پانچ رات کی مسافت پر ایک شہر ہے۔ اس بات پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک چمک اٹھا اور آپؐ اس بات پر بہت زیادہ مسرور ہوئے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دفعہ فرمایا کہ صحابہ میں سب سے زیادہ بہادر اور دلیر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ جنگِ بدر میں جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک علیحدہ چبوترہ بنایا گیا تو اس انتہائی خطرے کے موقع پر نہایت دلیری کے

ساتھ آپؐ کی حفاظت کا فرض حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ننگی تلوار سونتتے ہوئے آپؐ کے پاس کھڑے رہ کر سرانجام دیا جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رات بھر گریہ وزاری سے دعائیں کیں۔ سارے لشکر میں صرف آپؐ ہی تھے جو رات بھر جاگے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ بدر والے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہزار مشرکوں کے مقابلے پر تین سو انیس صحابہ کو دیکھا تو قبلے کی طرف منہ کیا اور دونوں ہاتھ پھیلا کر اپنے رب کو بلند آواز سے مسلسل پکارتے رہے کہ اے اللہ! تو نے میرے ساتھ جو وعدہ کیا ہے اسے پورا فرما۔ اگر تو نے مسلمانوں کا یہ گروہ ہلاک کر دیا تو زمین پر تیری عبادت نہیں کی جائے گی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا آپؐ کی اپنے رب کے حضور الحاح سے بھری ہوئی دعا کافی ہے وہ اپنے وعدے ضرور پورے فرمائے گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

اِذۡ تَسۡتَغِیۡثُوۡنَ رَبَّکُمۡ فَاسۡتَجَابَ لَکُمۡ اَنِّیۡ مُمِدُّکُمۡ بِاَلۡفٍ مِّنَ الۡمَلٰٓئِکَةِ مُرۡدِفِیۡنَ o (سورۃ الانفال 10:8)

یعنی (یاد کرو) جب تم اپنے رب سے فریاد کر رہے تھے تو اس نے تمہاری التجا کو قبول کر لیا (اس وعدہ کے ساتھ) کہ میں ضرور ایک ہزار قطار در قطار فرشتوں سے تمہاری مدد کروں گا۔ پس اللہ نے ملائکہ کے ساتھ آپؐ کی مدد فرمائی۔

جنگ بدر میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے عبدالرحمٰن کفار کی جانب سے لڑنے کے لیے آئے تھے۔ جب انہوں نے اسلام قبول کیا تو اپنے والد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا کہ بدر کے دن آپؓ میرے سامنے واضح نشان وہدف پر تھے لیکن میں نے آپؓ کو قتل نہ کیا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: خدا نے تجھے ایمان نصیب کرنا تھا اس لیے تو بچ گیا ورنہ خدا کی قسم! اگر میں تجھے دیکھ لیتا تو ضرور مار ڈالتا۔

مدینہ پہنچ کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مشورہ دیا کہ قیدیوں سے فدیہ لے کر چھوڑ دینا چاہئے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ کل کو انہی میں سے فدایانِ اسلام پیدا ہو جائیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس رائے کی مخالفت کی اور کہا کہ ان سب کو قتل کر دینا چاہئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے فطری رحم سے متاثر ہو کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے کو پسند فرمایا اور حکم دیا کہ جو مشرکین اپنا فدیہ وغیرہ ادا کر دیں انہیں چھوڑ دیا جاوے۔ چنانچہ بعد میں اسی کے مطابق الٰہی حکم نازل ہوا۔

غزوہ احد مسلمانوں اور قریش مکہ کے درمیان ہوا۔ ایک خواب کی بنا پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے اندر رہ کر مقابلہ کرنا مناسب سمجھا لیکن اکثر نوجوان صحابہ کے بڑے اصرار اور جوش کے ساتھ عرض کرنے پر شہر سے باہر نکل کر کھلے میدان میں مقابلہ کرنے کی بات مان لی۔ پھر جب آپؐ ہتھیار لگا کر اللہ کا نام لیتے ہوئے باہر تشریف لے گئے تو بعض صحابہ کے کہنے پر نوجوانوں کو اپنی غلطی کا احساس ہوا اور انہوں نے پشیمانی اور ندامت کے ساتھ یک زبان ہو کر عرض کیا کہ ہم سے غلطی ہو گئی ہے۔ آپؐ جس طرح مناسب خیال فرماتے ہیں اسی طرح کارروائی فرمائیں۔ آپؐ نے فرمایا: خدا کے نبی کی شان سے یہ بعید ہے کہ وہ ہتھیار لگا کر پھر اسے اتار دے قبل اس کے کہ خدا کوئی فیصلہ کرے۔ پس اب اگر تم نے صبر سے کام لیا تو یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ کی نصرت تمہارے ساتھ ہوگی۔

قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لکھا ہے کہ غزوہ احد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد جمع صحابہ نے جو جاں نثاریاں دکھائیں تاریخ ان کی نظیر لانے سے عاجز ہے۔ یہ لوگ پروانوں کی طرح آپؐ کی خاطر اپنی جان پر کھیل رہے تھے۔ جو وار بھی پڑتا تھا اپنے اوپر لیتے اور ساتھ ہی دشمن پر بھی وار کرتے جاتے تھے۔ ایک وقت ایسا آیا کہ آپؐ کے ارد گرد صرف دو آدمی ہی رہ گئے۔ ان جاں نثاروں میں حضرت ابوبکر، حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت سعد بن وقاص، حضرت ابودجانہ انصاری، حضرت سعد بن معاذ اور حضرت طلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نام خاص طور پر مذکور ہوئے ہیں۔

غزوہ احد کے دوران نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دندان مبارک شہید ہو چکے تھے اور چہرہ زخمی تھا۔ آپؐ کے رخسار مبارک میں خود کی کڑیاں دھنس چکی تھیں۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کڑیوں کو اپنے منہ سے نکالنے کی کوشش کی تو ان کے بھی سامنے والے دو دانت ٹوٹ گئے اور وہ سامنے کے ٹوٹے ہوئے دانتوں والے لوگوں میں سب سے زیادہ خوبصورت تھے۔ بعد ازاں حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے تو دیکھا کہ ان کے جسم پر نیزے، تلوار اور تیروں کے کم وبیش ستر (70) زخم تھے اور ان کی انگلی بھی کٹی ہوئی تھی تو انہوں نے ان کی مرہم پٹی کی۔

غزوہ احد میں ایک موقع پر جب دامنِ کوہ میں مسلمانوں کا بچا کچھا لشکر کھڑا تھا تو ابوسفیان نے بڑی زور دار آواز میں کہا کہ ہم نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو مار دیا۔ ابوبکرؓ، عمرؓ کو بھی مار دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر جب اسلامی لشکر سے کوئی جواب نہ دیا گیا تو کفار نے اپنے دعویٰ پر یقین کرتے ہوئے خوشی سے نعرہ لگایا اُعۡلُ ھُبَلۡ۔ اُعۡلُ ھُبَلۡ۔

ہمارے معزز بت ہبل کی شان بلند ہو کہ اس نے آج اسلام کا خاتمہ کر دیا ہے۔ جب خدائے واحد کی عزت کا سوال پیدا ہوا اور شرک کا نعرہ میدان میں مارا گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر صحابہ نے نہایت جوش سے جواب دیا۔ اَللّٰہُ اَعۡلٰی وَ اَجَلّ۔ اَللّٰہُ اَعۡلٰی وَ اَجَلّ۔

یعنی اللہ وحدہ لاشریک ہی معزز ہے اور اس کی شان بالا ہے۔

اِس جواب کا اثر کفار کے لشکر پر اتنا گہرا پڑا کہ ان کے دل اندر ہی اندر مرعوب ہو گئے اور جلدی جلدی مکہ کو لوٹ جانا ہی مناسب سمجھا۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احتیاطاً ستر (70) صحابہؓ کی ایک جماعت ان کے پیچھے روانہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر قریش اونٹوں پر سوار ہوں اور گھوڑوں کو خالی چلا رہے ہوں تو سمجھنا کہ وہ مکہ کی طرف واپس جا رہے ہیں اور اگر وہ گھوڑوں پر سوار ہوں تو سمجھنا ان کی نیت بخیر نہیں۔ پھر آپؐ نے بڑے جوش کی حالت میں فرمایا کہ اگر قریش نے اس وقت مدینہ پر حملہ کیا تو خدا کی قسم ہم ان کا مقابلہ کر کے انہیں اس حملہ کا مزا چکھا دیں گے۔ بہرحال جلد ہی یہ خبر مل گئی کہ قریش کا لشکر مکہ کی طرف جا رہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ان شاء اللہ تعالیٰ یہ ذکر آئندہ بھی چلے گا۔

خلاصہ خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 28؍جنوری 2022ء

واقعہ افک یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر منافقین کی طرف سے تہمت لگائے جانے والے واقعہ کا بیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے

مورخہ 28؍جنوری2022ءکومسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشادفرمایا جومسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسط سے پوری دنیامیں نشرکیا گیا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اورسورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر ہورہا تھا، آج بھی یہی ذکر چلے گا۔ غزوہ حمراء الاسد کے بارے میں لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہفتے کے دن احد سے تشریف لائے تو اگلے ہی روز علی الصبح حضرت عبداللہ بن عمرو بن عوف مزنی نے قریش کے دوبارہ حملے سے متعلق مشاورت اور تیاری کی خبر دی۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمرفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مشورے کے بعد دشمن سے مقابلے کے لیے روانگی کا فیصلہ کیا اور اعلان کروادیا کہ ہمارے ساتھ وہی نکلے جوگزشتہ روزلڑائی میں شامل تھا۔ اس موقعے پر آپؐ نے اپنا جھنڈا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا ایک اور روایت کے مطابق حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سپرد فرمایا۔ مسلمانوں کا یہ قافلہ ابھی مدینے سے آٹھ میل کے فاصلے پر حمراء الاسد ہی پہنچا تھا کہ مشرکین نے خوف محسوس کرتے ہوئے مدینے کا ارادہ ترک کردیا اور واپس مکے روانہ ہوگئے۔

غزوہ بنونضیر چار ہجری میں ہوا۔ نبی کریم ﷺ دس صحابہ بشمول حضرت ابوبکر بنوعامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دو مقتولوں کی دیت وصول کرنے یہودیوں کے پاس پہنچے تو انہوں نے آپؐ کو کھانے کی پیشکش کی۔ حضور ﷺ ایک دیوار کے ساتھ بیٹھے تھے کہ یہودیوں نے آپس میں سازش کی کہ آنحضرت ﷺ کو ختم کرنے کا اس سے بہتر موقع نہیں ملے گا۔ عمرو بن جحاش نے یہ حامی بھری کہ وہ مکان کی چھت پر چڑھ کر آپؐ پر ایک بڑا پتھر گرادے گا۔ سلام بن مشکم نامی ایک سردار نے یہود کو اس ارادے سے باز رہنے کا مشورہ دیا اور کہا کہ یہ بدعہدی ہے اور جو کچھ تم سوچ رہے ہو انہیں ضرور اس کی خبر مل جائے گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور آنحضرت ﷺ کے پاس آسمان سے اس سازش کی خبر آ گئی، حضور ﷺ فوراً اپنی جگہ سے اٹھے اور اپنے ساتھیوں کو وہیں چھوڑ کر تیزی سے مدینے تشریف لے آئے۔ آپؐ نے حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بنونضیر کے پاس اس پیغام کے ساتھ بھیجا کہ تم میرے شہر سے نکل جاؤ کیونکہ جو منصوبہ تم لوگوں نے بنایا تھا وہ غداری تھی۔ آنحضرت ﷺ نے یہود کو دس روز کی مہلت دی۔ یہودیوں نے انکار کردیا اور کہا کہ ہم اپنا وطن نہیں چھوڑیں گے۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے بنونضیر کے قلعوں کا سختی کے ساتھ محاصرہ کیا اور ان کی مدد کے لیے کوئی نہ آیا۔ خداتعالیٰ نے یہودیوں کے دلوں پر ایسا رعب ڈالا کہ آخروہ جلاوطنی کے لیے تیار ہوگئے۔ رسول اللہ ﷺ نے انصار کی اجازت سے غزوہ بنونضیر سے حاصل ہونے والا مالِ غنیمت مہاجرین میں تقسیم کردیا تو حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اے انصار کی جماعت اللہ تمہیں جزائے خیر عطا کرے۔

غزوہ بدرالموعد چار ہجری کا واقعہ ہے۔ ابوسفیان نے احد سے واپسی پر اعلان کیا تھا کہ آئندہ سال ہماری ملاقات بدرالصفرا کے مقام پر ہوگی ہم وہاں جنگ کریں گے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا اسے کہو ان شاء اللہ۔ بدر مدینے سے جنوب مغرب میں 150 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ زمانہ جاہلیت میں اس جگہ ہر سال یکم ذی قعدہ سے آٹھ روز تک ایک بڑا میلہ لگا کرتا تھا۔ اگلے سال جب وعدے کا وقت نزدیک آیا تو ابوسفیان مقابلے سے گھبرانے لگا اور تمام عرب میں یہ بات مشہور کردی کہ وہ مسلمانوں سے مقابلے کے لیے بہت بڑا لشکر تیار کررہا ہے تاکہ مسلمان اس تیاری کی خبر سے گھبرا جائیں اور مقابلے کے لیے نہ آئیں۔ آنحضور ﷺ پندرہ سو صحابہ کے ساتھ بدر روانہ ہوئے لیکن ابوسفیان لشکر کے ساتھ وہاں نہ آیا۔

قمرالانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اسلامی لشکر آٹھ دن بدر میں ٹھہرا رہا یہاں صحابہؓ نے میلے میں تجارت کرکے کافی نفع کمایا حتی کہ اپنے راس المال کو دوگنا کرلیا۔

غزوہ بنومصطلق شعبان پانچ ہجری میں ہوا۔ آنحضور ﷺ تک یہ خبر پہنچی تھی کہ بنومصطلق نے مسلمانوں پر حملے کا ارادہ کیا ہے اس پر حضور ﷺ نے سات سو اصحاب کے ساتھ پیش قدمی فرمائی۔ ایک روایت کے مطابق اس موقعے پر مہاجرین کا جھنڈا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھا۔

واقعہ افک

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنتِ حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر منافقین کی طرف سے تہمت لگائے جانے کا واقعہ غزوہ بنومصطلق سے واپسی پر پیش آیا۔ صحیح بخاری میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی روایت کے مطابق اس غزوہ سے واپسی پر ایک رات حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قضائے حاجت کے لیے گئیں۔ جب آپؓ واپس آئیں تو آپؓ نے اپنا اظفار کے نگینوں کا ہار گم پایا۔ آپؓ ہار تلاش کرنے گئیں اور جب واپس آئیں تو لشکر روانہ ہوچکا تھا۔ حضرت صفوان بن معطل ذکوانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو لشکر کے پیچھے تھے انہوں نے آپؓ کو احترام کے ساتھ اونٹنی پر سوار کرایا اور لشکر سے آملے۔ مدینے پہنچ کر آپؓ بیمار ہوگئیں اور منافقین میں طرح طرح کی باتیں پھیل گئیں۔ آپؓ فرماتی ہیں کہ میں ان سب باتوں سے بے خبر تھی لیکن مجھے بیماری میں یہ بات بے چین کرتی کہ میں نبی کریم ﷺ سے وہ مہربانی نہ دیکھتی تھی۔ جب آپ کو اس بات کا علم ہوا تو آپؓ کی بیماری اور بڑھ گئی چنانچہ آپؓ حضور ﷺ کی اجازت سے اپنے والدین کے گھر آگئیں۔ حضور ﷺ نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس معاملے کے متعلق رائے لی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں سارا دن روتی رہتی اور میرے آنسو نہ تھمتے نہ مجھے نیند آتی۔ ایک مہینہ اسی طرح گزرا اور پھر ایک روز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عائشہ! اگر تم بری ہو تو اللہ ضرور تمہاری بریت فرمائے گا اور اگر تم سے کوئی لغزش ہوگئی ہے تو اللہ سے مغفرت مانگو اور توبہ کرو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے والدین کو خاموش پاکر عرض کیا کہ بخدا! مجھے معلوم ہوگیا ہے کہ وہ بات آپ لوگوں کے دلوں میں بیٹھ گئی ہے۔ اللہ کی قسم! میں اپنی اور آپ لوگوں کی مثال یوسف کے باپ کی سی پاتی ہوں جنہوں نے کہا تھا کہ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ط وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ۔

یعنی اچھی طرح صبر کرنا ہی میرے لیے مناسب ہے اور جو بات تم بیان کرتے ہو اس کے تدارک کے لیے اللہ ہی سے مدد مانگی جاسکتی ہے۔

اس کے فوری بعد رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل ہوئی اور جب وحی کی کیفیت جاتی رہی تو آپؐ تبسم فرمارہے تھے اور پھر حضور ﷺ نے فرمایا کہ اے عائشہ! اللہ کی تعریف بیان کرو کہ جس نے تمہاری بریت فرمائی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی والدہ نے کہا کہ اے عائشہ! اٹھو اور رسول اللہ ﷺ کے پاس جاؤ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ نہیں اللہ کی قسم! میں آپؐ کے پاس نہیں جاؤں گی اور اللہ کے سوا کسی کی حمد نہیں کروں گی۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو مسطح بن اثاثہ کو بوجہ قریبی رشتے داری کے خرچ دیا کرتے تھے جب اللہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بریت نازل فرمادی تو حضرت ابوبکرصدیق

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قسم کھائی کہ وہ آئندہ مسطح بن اثاثہ کو خرچ نہیں دیں گے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ تم میں سے صاحبِ فضیلت اور صاحبِ توفیق اپنے قریبیوں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والوں کو کچھ نہ دینے کی قسم نہ کھائیں۔

اس آیت کے نزول کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسطح بن اثاثہ کا خرچ دوبارہ شروع کر دیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اگر وعید کے طور پر کوئی عہد کیا جائے تو اسے توڑنا حسنِ اخلاق میں داخل ہے۔

قریشِ مکہ اور مسلمانوں کے درمیان تیسرا بڑا معرکہ غزوہ احزاب شوال پانچ ہجری میں ہوا۔ بنو نضیر کے یہود جلاوطنی کے بعد خیبر چلے گئے تھے۔ وہاں جا کر انہوں نے قریشِ مکہ اور دیگر عرب قبائل سے معاہدے کیے اور دس ہزار کا لشکر تیار کر لیا۔ جب یہ خبر حضور ﷺ کو ملی تو آپؐ نے مشاورت کی اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشورے سے مدینے کی شمالی سمت جو کھلی تھی چھ دن میں اس جانب تقریباً ساڑھے تین میل خندق کھودی گئی۔ خندق کھودنے میں کوئی مسلمان پیچھے نہ رہا۔ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ٹوکریاں نہ ملتیں تو جلدی میں اپنے کپڑوں میں مٹی منتقل کرتے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمانوں کے ایک حصے کی قیادت کر رہے تھے اور بعد میں اس جگہ ایک مسجد بنا دی گئی جسے ''مسجدِ صدیق'' کہا جاتا تھا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر آئندہ جاری رہنے کا ارشاد فرمانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے درج ذیل تین مرحومین کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ پڑھانے کا اعلان فرمایا:

☆ محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ مختار احمد گوندل صاحب جو 11 جنوری 2022ء کو 93 برس کی عمر میں وفات پا گئی تھیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن. مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، غریب پرور، نیک اور جماعتی خدمات بجا لانے والی خاتون تھیں۔ آپ کے بیٹے افتخار احمد گوندل صاحب مربی سلسلہ سیرالیون میں خدمات کی توفیق پا رہے ہیں۔

☆ مکرم میر عبدالوحید صاحب جو 12 اور 13 جنوری 2022ء کی رات 58 برس کی عمر میں وفات پا گئے تھے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن.

مرحوم کے خاندان پر ستمبر 2020ء میں توہینِ رسالت کا جھوٹا مقدمہ بنایا گیا تھا۔ آپ کے ایک بیٹے عبدالمجید صاحب (عمر تقریباً بیس سال) اس وقت اسیرِ راہِ مولیٰ ہیں اور وہ اپنے والد کے جنازہ اور تدفین میں شریک بھی نہیں ہو سکے۔

☆ مکرم سید وقار احمد صاحب آف امریکہ جو 17 جنوری 2022ء کو 58 برس کی عمر میں وفات پا گئے تھے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن.

مرحوم کی اہلیہ قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پڑنواسی اور حضرت مرزا شریف احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پڑپوتی ہیں۔ مرحوم نہایت درجہ نیک، ملنسار، مخلص، سادہ مزاج، نظامِ جماعت اور مربیان کا احترام کرنے والے، خدمتِ خلق کے جذبے سے سرشار، مالی قربانیوں میں پیش پیش اور خلافت کی مثالی اطاعت کرنے والے تھے۔

حضور انور نے فرمایا کہ میں نے دیکھا ہے اور میں جانتا ہوں کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا عہد ہمیشہ نبھاتے رہے۔ کسی رشتے کی پرواہ نہیں کی اور خلافت کی اطاعت سے کبھی باہر قدم نہیں رکھا۔

حضور انور نے تمام مرحومین کی مغفرت اور بلندی درجات کے لیے دعا کی۔

(سہ روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 11، 18، 25 جنوری، یکم فروری 2022ء)

الٰہی جماعتوں میں اطاعت کی ضرورت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ مورخہ 27 اگست 2004ء میں فرماتے ہیں۔

''کسی بھی قوم یا جماعت کی ترقی کا معیار اور ترقی کی رفتار اس قوم یا جماعت کے معیارِ اطاعت پر ہوتی ہے۔ جب بھی اطاعت میں کمی آئے گی ترقی کی رفتار میں کمی آئے گی۔ اور الٰہی جماعتوں کی نہ صرف ترقی کی رفتار میں کمی آتی ہے بلکہ روحانیت کے معیار کے حصول میں بھی کمی آتی ہے۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں بے شمار دفعہ اطاعت کا مضمون کھولا ہے۔ اور مختلف پیرایوں میں مومنین کو یہ نصیحت فرمائی کہ اللہ کی اطاعت اس وقت ہوگی جب رسول کی اطاعت ہوگی۔ کہیں مومنوں کو یہ بتایا کہ بخشش کا یہ معیار ہے کہ وہ خدا اور اس کے رسول کی اطاعت کریں اور تمام احکامات پر عمل کریں تو پھر مغفرت ہوگی۔''

(روزنامہ الفضل لندن آن لائن۔ 14 / دسمبر 2021ء)

رَبَّنَاۤ اَفۡرِغۡ عَلَیۡنَا صَبۡرًا وَّثَبِّتۡ اَقۡدَامَنَا وَانۡصُرۡنَا عَلَی الۡقَوۡمِ الۡکٰفِرِیۡنَ○

(سورۃ البقرہ 2:251)

مکرم حافظ اسد اللہ وحیدؔ صاحب، سیرالیون

بغاوت، فسق، الزامات کی بھرمار دیکھو گے
منافق حامیوں پر مشتمل کردار دیکھو گے

پڑے ہو مخمصوں میں تم اگر تاریخ بھی پڑھ لو
خلافت کے تقدس پر بڑی یلغار دیکھو گے

کوئی مسند کی لالچ میں وفائیں بیچ بیٹھا ہے
کہیں پر حرص کے سرطان کے بیمار دیکھو گے

ملیں گے نکتہ چینی پر کمربستہ کبھی اپنے
کبھی ان کے لبادے میں چھپے اغیار دیکھو گے

بتائیں گے تمہیں کس چیز نے دنیا بدل ڈالی
خلافت کے پھلوں کے ہر طرف اشجار دیکھو گے

سمندر روکنے والوں کی حالت پر تعجب ہے
اسی کوشش میں جن کو ڈوبتا ہر بار دیکھو گے

جماعت دم بدم یک جان ہے رہبر کے سائے میں
اگرچہ دھوپ میں جھلسے ہوئے غدار دیکھو گے

دعائے رَبَّـنَـاۤ اَفۡرِغۡ عَلَیۡنَا ورد بنتے ہی
خطا جاتا ہوا دشمن کا ہر اک وار دیکھو گے

خلافت سے عداوت پالنے والو! ذرا سن لو
خدا کے کام میں ٹانگیں اڑا کر ہار دیکھو گے

23 مارچ۔ یومِ مسیح موعودؑ کے حوالہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریراتِ مبارکہ سے حضورؑ کی بعثت کی ضرورت، مقصد اور آپؑ کی صداقت کا بیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 26/ مارچ 2021ء سے انتخاب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 26 مارچ 2021ء کو مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ سورۃ الفاتحہ اور سورۃ الجمعہ کی آیات تین اور چار کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان آیاتِ مبارکہ کا درج ذیل ترجمہ پیش فرمایا:

وہی ہے جس نے اُمّی لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول مبعوث کیا وہ ان پر اس کی آیات کی تلاوت کرتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب کی اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے جب کہ اس سے پہلے وہ یقیناً کھلی کھلی گمراہی میں تھے۔

اور انہی میں سے دوسروں کی طرف بھی اسے مبعوث کیا ہے جو ابھی ان سے نہیں ملے۔ وہ کامل غلبہ والا اور صاحبِ حکمت ہے۔

(سورۃ الجمعہ 62:3-4)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

دو تین دن پہلے 23 مارچ کا دن گزرا ہے۔ جماعت احمدیہ میں یہ دن اس وجہ سے یاد رکھا جاتا ہے کہ اس دن جماعت کی بنیاد پڑی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیعت لی۔ پس ہمیں یہ دن ہر سال یہ بات یاد دلانے والا ہونا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کا مقصد قرآنی پیشگوئیوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق تجدید دین کرنا اور اسلام کی حقیقی تعلیم کو دنیا میں رائج کرنا ہے۔ اور ہم جو آپ کی بیعت میں شامل ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں ہم نے بھی اس اہم کام کی سرانجام دہی کے لیے اپنی اپنی صلاحیتوں کے مطابق اس میں حصہ دار بننا ہے اور بھٹکی ہوئی انسانیت کا تعلق خدا تعالیٰ سے جوڑنا ہے اور بندوں کو ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ دلانی ہے اور ظاہر ہے اس کے لیے سب سے پہلے ہمیں اپنی اصلاح کرنی ہوگی۔ ...

حضور انور نے یوم مسیح موعود کے حوالہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پُرشوکت تحریراتِ مبارکہ سے حضورؑ کی بعثت کی ضرورت، مقصد اور آپؑ کی صداقت پر ایمان افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا:

یہ آیات جو میں نے تلاوت کی ہیں اس کی وضاحت میں ایک جگہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

''اس آیت کا ماحصل یہ ہے کہ خدا وہ خدا ہے جس نے ایسے وقت میں رسول بھیجا کہ لوگ علم اور حکمت سے بے بہرہ ہو چکے تھے اور علومِ حکمیہ دینیہ جن سے تکمیلِ نفس ہو اور نفوسِ انسانیہ علمی اور عملی کمال کو پہنچیں بالکل گم ہوگئی تھی اور لوگ گمراہی میں مبتلا تھے۔ یعنی خدا اور اس کی صراطِ مستقیم سے بہت دور جا پڑے تھے۔ تب ایسے وقت میں خدا تعالیٰ نے اپنا رسول امی بھیجا۔ اور اس رسول نے ان کے نفسوں کو پاک کیا اور علم الکتاب اور حکمت سے ان کو مملو کیا یعنی نشانوں اور معجزات سے مرتبہ یقینِ کامل تک پہنچایا۔ اور خدا شناسی کے نور سے ان کے دلوں کو روشن کیا۔ اور پھر فرمایا کہ ایک گروہ اور ہے جو آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا۔ وہ بھی اول تاریکی اور گمراہی میں ہوں گے اور علم اور حکمت اور یقین سے دور ہوں گے تب خدا ان کو بھی صحابہ کے رنگ میں لائے گا۔ یعنی جو کچھ صحابہ نے دیکھا وہ ان کو بھی دکھایا جائے گا۔ یہاں تک کہ ان کا صدق اور یقین بھی صحابہ کے صدق اور یقین کی مانند ہو جائے گا۔ اور حدیث صحیح میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس آیت کی تفسیر کے وقت سلمان فارسی کے کاندھے پر ہاتھ رکھا اور فرمایا۔ لَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَيَّا لَنَالَهُ رَجُلٌ مِّنْ فَارِسَ۔ یعنی اگر ایمان ثریا پر یعنی آسمان پر بھی اٹھ گیا ہوگا تب بھی ایک آدمی فارسی الاصل اس کو واپس لائے گا۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ فرمایا کہ ایک شخص آخری زمانہ میں فارسی الاصل پیدا ہوگا۔ اس زمانہ میں جس کی نسبت لکھا گیا ہے کہ قرآن آسمان پر اٹھایا جائے گا یہی وہ زمانہ ہے جو مسیح موعود کا زمانہ ہے۔ یعنی اسلامی تعلیم، قرآن کی تعلیم بالکل بھول جائے گی اور یہ فارسی الاصل وہی ہے جس کا نام مسیح موعود ہے۔ کیونکہ صلیبی حملہ جس کے توڑنے کے لئے مسیح موعود کو آنا چاہئے وہ حملہ ایمان پر ہی ہے اور یہ تمام آثار صلیبی حملہ کے زمانہ کے لئے بیان کئے گئے ہیں اور لکھا ہے کہ اس حملہ کا لوگوں کے ایمان پر بہت برا اثر ہوگا۔ وہی حملہ ہے جس کو دوسرے لفظوں میں دجالی حملہ کہتے ہیں۔ آثار میں ہے کہ اس دجال کے حملہ کے وقت بہت سے نادان خدائے واحد لاشریک کو چھوڑ دیں گے اور بہت سے لوگوں کی ایمانی محبت ٹھنڈی ہو جائے گی اور مسیح موعود کا بڑا بھاری کام تجدید ایمان ہوگا کیونکہ حملہ ایمان پر ہے اور حدیث لوکان الایمان سے جو شخص فارسی الاصل کی نسبت ہے یہ بات ثابت ہے کہ وہ فارسی الاصل ایمان کو دوبارہ قائم کرنے کے لئے آئے گا۔ پس جس حالت میں مسیح موعود اور فارسی الاصل کا زمانہ بھی ایک ہی ہے اور کام بھی ایک ہی ہے یعنی ایمان کو دوبارہ قائم کرنا اس لئے یقینی طور پر ثابت ہوا کہ مسیح موعود ہی فارسی الاصل ہے اور اسی کی جماعت کے حق میں یہ آیت ہے۔ وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ۔ اس آیت کے معنے یہ ہیں کہ کمال ضلالت کے بعد ہدایت اور حکمت پانے والے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات اور برکات کو مشاہدہ کرنے والے صرف دو ہی گروہ ہیں۔ اول صحابہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے پہلے سخت تاریکی میں مبتلا تھے اور پھر بعد اس کے خدا تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے زمانہ نبوی پایا اور معجزات اپنی آنکھوں سے دیکھے اور پیشگوئیوں کا مشاہدہ کیا اور یقین نے ان میں ایک ایسی تبدیلی پیدا کی کہ گویا صرف ایک روح رہ گئے۔

دوسرا گروہ جو بموجب آیت موصوفہ بالا صحابہ کی مانند ہیں مسیح موعود کا گروہ ہے۔ کیونکہ یہ گروہ بھی صحابہ کی مانند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کو دیکھنے والا ہے اور تاریکی اور ضلالت کے بعد ہدایت پانے والا۔ اور آیت اٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ میں جو اس گروہ کو مِنْھُمْ کی

دولت سے یعنی صحابہ سے مشابہ ہونے کی نعمت سے حصہ دیا گیا ہے یہ اسی بات کی طرف اشارہ ہے۔

چنانچہ آج کل ایسا ہی ہوا کہ تیرہ سو برس بعد پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کا دروازہ کھل گیا اور لوگوں نے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا کہ خسوف کسوف رمضان میں موافق حدیث دارقطنی اور فتاویٰ ابنِ حجر کے ظہور میں آ گیا یعنی چاندگرہن اور سورج گرہن رمضان میں ہوا اور جیسا کہ مضمون حدیث تھا۔ اسی طرح پر چاند گرہن اپنے گرہن کی راتوں میں سے پہلی رات میں اور سورج گرہن اپنے گرہن کے دنوں میں سے بیچ کے دن میں وقوع میں آیا۔ ایسے وقت میں کہ جب مہدی ہونے کا مدعی موجود تھا۔ اور یہ صورت جب سے کہ زمین اور آسمان پیدا ہوا کبھی وقوع میں نہیں آئی کیونکہ اب تک کوئی شخص نظیر اس کی صفحہ تاریخ میں ثابت نہیں کر سکا۔ سو یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک معجزہ تھا جو لوگوں نے آنکھوں سے دیکھ لیا۔ پھر ذوالسنین ستارہ بھی جس کا نکلنا مہدی اور مسیح موعود کے وقت میں بیان کیا گیا تھا ہزاروں انسانوں نے نکلتا ہوا دیکھ لیا۔ ایسا ہی جاوا کی آگ بھی لاکھوں انسانوں نے مشاہدہ کی۔ ایسا ہی طاعون کا پھیلنا اور حج سے روکے جانا بھی سب نے بچشم خود ملاحظہ کر لیا۔ ملک میں ریل کا تیار ہونا، اونٹوں کا بے کار ہونا، یہ تمام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات تھے جو اس زمانہ میں اسی طرح دیکھے گئے جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے معجزات کو دیکھا تھا۔ اسی وجہ سے اللہ جلّ شانہ نے اس آخری گروہ کو مِنْھُمْ کے لفظ سے پکارا تا یہ اشارہ کرے کہ معائنہ معجزات میں وہ بھی صحابہ کے رنگ میں ہی ہیں۔ سوچ کر دیکھو کہ تیرہ سو برس میں ایسا زمانہ منہاجِ نبوت کا اور کس نے پایا۔ اِس زمانہ میں جس میں ہماری جماعت پیدا کی گئی ہے کئی وجوہ سے اِس جماعت کو صحابہ رضی اللہ عنہم سے مشابہت ہے۔ وہ معجزات اور نشانوں کو دیکھتے ہیں جیسا کہ صحابہ نے دیکھا۔ وہ خدا تعالیٰ کے نشانوں اور تازہ بتازہ تائیدات سے نور اور یقین پاتے ہیں جیسا کہ صحابہ نے پایا۔ وہ خدا کی راہ میں لوگوں کے ٹھٹھے اور ہنسی اور لعن طعن اور طرح طرح کی دلآزاری اور بدزبانی اور قطع رحم وغیرہ کا صدمہ اٹھا رہے ہیں جیسا کہ صحابہ نے اٹھایا۔ وہ خدا کے کھلے کھلے نشانوں اور آسمانی مددوں اور حکمت کی تعلیم سے پاک زندگی حاصل کرتے جاتے ہیں جیسا کہ صحابہ نے حاصل کی۔ بہتیرے ان میں سے ہیں کہ نماز میں روتے اور سجدہ گاہوں کو آنسوں سے تر کرتے ہیں جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم روتے تھے۔ بہتیرے ان میں ایسے ہیں جن کو سچی خوابیں آتی ہیں اور الہام الٰہی سے مشرف ہوتے ہیں جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم ہوتے تھے۔ بہتیرے ان میں ایسے ہیں کہ اپنے محنت سے کمائے ہوئے مالوں کو محض خدا تعالیٰ کی مرضات کے لئے ہمارے سلسلہ میں خرچ کرتے ہیں جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم خرچ کرتے تھے۔ ان میں ایسے لوگ کئی پاؤ گے کہ جو موت کو یاد رکھتے۔ یہ بھی بڑی اہم بات ہے موت ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے۔ اور دلوں کے نرم اور سچی تقویٰ پر قدم مار رہے ہیں۔'' جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی سیرت تھی۔ وہ خدا کا گروہ ہے جن کو خدا آپ سنبھال رہا ہے اور دن بدن ان کے دلوں کو پاک کر رہا ہے اور ان کے سینوں کو ایمانی حکمتوں سے بھر رہا ہے۔ پس ہمیں ٹٹولنا چاہئے۔ کیا یہ سب باتیں ہمارے اندر بھی پیدا ہو رہی ہیں؟ اور آسمانی نشانوں سے ان کو اپنی طرف کھینچ رہا ہے جیسا کہ صحابہ کو کھینچتا تھا۔ غرض اس جماعت میں وہ ساری علامتیں پائی جاتی ہیں جو اٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ کے لفظ سے مفہوم ہو رہی ہیں۔ اور ضرور تھا کہ خدا تعالیٰ کا فرمودہ ایک دن پورا ہوتا!!!'' (ایام الصلح۔ روحانی خزائن، جلد 14 صفحہ 304-307)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

''یہ زمانہ وہی زمانہ ہے جس میں خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ مختلف فرقوں کو ایک قوم بنادے۔ اور ان مذہبی جھگڑوں کو ختم کر کے آخر ایک ہی مذہب میں سب کو جمع کر دے۔ اور اسی زمانہ کی نسبت جو تلاطمِ امواج کا زمانہ ہے خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے۔ وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰھُمْ جَمْعًا (سورۃ الکھف 18: 100) اس آیت کو پہلی آیتوں کے ساتھ ملا کر یہ معنے ہیں کہ جس زمانہ میں دنیا کے مذاہب کا بہت شور اٹھے گا اور ایک مذہب دوسرے مذہب پر ایسا پڑے گا جیسا کہ ایک موج دوسری موج پر پڑتی ہے اور ایک دوسرے کو ہلاک کرنا چاہیں گے۔ تب آسمان و زمین کا خدا اِس تلاطمِ امواج کے زمانہ میں اپنے ہاتھوں سے بغیر دنیوی اسباب کے ایک نیا سلسلہ پیدا کرے گا اور اس میں ان سب کو جمع کرے گا جو استعداد اور مناسبت رکھتے ہیں۔ تب وہ سمجھیں گے کہ مذہب کیا چیز ہے اور ان میں زندگی اور حقیقی راستبازی کی روح پھونکی جائے گی اور خدا کی معرفت کا ان کو جام پلایا جائے گا اور ضرور ہے کہ یہ سلسلہ دنیا کا منقطع نہ ہو جب تک کہ یہ پیشگوئی کہ آج سے تیرہ سو برس پہلے قرآن شریف نے دنیا میں شائع کی ہے پوری نہ ہو جائے۔ اور خدا نے اس آخری زمانہ کے بارہ میں جس میں تمام قومیں ایک ہی مذہب پر جمع کی جائیں گی صرف ایک ہی نشان بیان نہیں فرمایا بلکہ قرآن شریف میں اور بھی کئی نشان لکھے ہیں۔ منجملہ ان کے ایک یہ کہ اس زمانہ میں دریاؤں میں سے بہت سی نہریں نکلیں گی اور ایک یہ کہ زمین کی پوشیدہ کانیں یعنی معدنیں بہت سی نکل آویں گی۔ اور زمینی علوم بہت سے ظاہر ہو جائیں گے اور ایک یہ کہ ایسے اسباب پیدا ہو جائیں گے جس کے ذریعہ سے کتابیں بکثرت ہو جائیں گی (یہ چھاپنے والے آلات کی طرف اشارہ ہے۔) اور ایک یہ کہ ان دنوں میں ایک ایسی سواری پیدا ہو جائے گی کہ اونٹوں کو بیکار کر دے گی۔ اور اس کے ذریعہ سے ملاقاتوں کے طریق سہل ہو جائیں گے۔ اور ایک یہ کہ دنیا کے باہمی تعلقات آسان ہو جائیں گے اور ایک دوسرے کو آسانی خبریں پہنچا سکیں گے۔ اور ایک یہ کہ ان دنوں میں آسمان پر ایک ہی مہینہ میں چاند اور سورج کو گرہن لگے گا۔ اور ایک یہ کہ اس کے بعد زمین پر سخت طاعون پھیلے گی یہاں تک کہ کوئی شہر اور کوئی گاؤں خالی نہ رہے گا جو طاعون سے آلودہ نہ ہو اور دنیا میں بہت موت پڑے گی۔ اور دنیا ویران ہو جائے گی۔ بعض بستیاں تو بالکل تباہ ہو جائیں گی۔ اور ان کا نام ونشان نہ رہے گا اور بعض بستیاں ایک حد تک عذاب میں گرفتار ہو کر پھر ان کو بچایا جائے گا۔ یہ دن خدا کے سخت غضب کے دن ہوں گے اس لئے کہ لوگوں نے خدا کے نشانوں کو جو اس کے فرستادہ کے لئے اس زمانہ میں ظاہر ہوئے قبول نہ کیا اور خدا کے نبی کو جو اصلاحِ خلق کے لئے آیا رد کر دیا اور اس کو جھوٹا قرار دیا۔ یہ سب علامتیں اِس زمانہ میں جس میں ہم ہیں پوری ہو گئیں۔ عقلمند کے لئے صاف اور روشن راہ ہے کہ ایسے وقت میں خدا نے مجھے مبعوث فرمایا جب کہ قرآن شریف کی لکھی ہوئی تمام علامتیں میرے ظہور کے لئے ظاہر ہو چکی ہیں۔'' (لیکچر لاہور۔ روحانی خزائن، جلد 20 صفحہ 182-184)

حضور فرماتے ہیں کہ تاریخ گواہ ہے کہ یہ ساری باتیں آپ کے زمانے میں پوری ہوئیں اور بعض ان میں سے اب تک پوری ہوتی چلی جا رہی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''جب خدا تعالیٰ نے زمانہ کی موجودہ حالت کو دیکھ کر اور زمین کو طرح طرح کے فسق اور معصیت اور گمراہی سے بھرا ہوا پا کر مجھے تبلیغ حق اور اصلاح کے لئے مامور فرمایا اور یہ زمانہ بھی ایسا تھا کہ اس دنیا کے لوگ تیرھویں صدی ہجری کو ختم کر کے چودھویں صدی کے سر پر پہنچ گئے تھے تب میں نے اس حکم کی پابندی سے عام لوگوں میں بذریعہ تحریری اشتہارات اور تقریروں کے یہ ندا کرنی شروع کی کہ اس صدی کے سر پر جو خدا کی طرف سے تجدید دین کے لئے آنے والا تھا وہ میں ہی ہوں تا وہ ایمان جو زمین پر سے اٹھ گیا ہے اس کو دوبارہ قائم کروں اور خدا سے قوت پا کر اسی کے ہاتھ کی کشش

سے دنیا کو اصلاح اور تقویٰ اور راستبازی کی طرف کھینچوں اور ان کی اعتقادی اور عملی غلطیوں کو دور کروں اور پھر جب اس پر چند سال گزرے تو بذریعہ وحی الٰہی میرے پر بتصریح کھولا گیا کہ وہ مسیح جو اس امت کے لئے ابتدا سے موعود تھا اور وہ آخری مہدی جو تنزل اسلام کے وقت اور گمراہی کے پھیلنے کے زمانہ میں براہ راست خدا سے ہدایت پانے والا اور اس آسمانی مائدہ کو نئے سرے انسانوں کے آگے پیش کرنے والا تقدیر الٰہی میں مقرر کیا گیا تھا جس کی بشارت آج سے تیرہ سو برس پہلے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی وہ میں ہی ہوں اور مکالمات الٰہیہ اور مخاطبات رحمانیہ اس صفائی اور تواتر سے اس بارے میں ہوئے کہ شک وشبہ کی جگہ نہ رہی۔ ہر ایک وحی جو ہوتی ایک فولادی میخ کی طرح دل میں دھنستی تھی اور یہ تمام مکالمات الٰہیہ ایسی عظیم الشان پیشگوئیوں سے بھرے ہوئے تھے کہ روز روشن کی طرح وہ پوری ہوتی تھیں اور ان کے تواتر اور کثرت اور اعجازی طاقتوں کے کرشمہ نے مجھے اس بات کے اقرار کے لئے مجبور کیا کہ یہ اسی وحدہ لاشریک خدا کا کلام ہے جس کا کلام قرآن شریف ہے اور میں اس جگہ توریت اور انجیل کا نام نہیں لیتا کیونکہ توریت اور انجیل تحریف کرنے والوں کے ہاتھوں سے اس قدر محرف ومبدل ہوگئی ہیں کہ اب ان کتابوں کو خدا کا کلام نہیں کہہ سکتے۔ غرض وہ خدا کی وحی جو میرے پر نازل ہوئی ایسی یقینی اور قطعی ہے کہ جس کے ذریعہ سے میں نے اپنے خدا کو پایا اور وہ وحی نہ صرف آسمانی نشانوں کے ذریعہ مرتبہ حق الیقین تک پہنچی بلکہ ہر ایک حصہ اس کا جب خدا تعالیٰ کے کلام قرآن شریف پر پیش کیا گیا تو اس کے مطابق ثابت ہوا اور اس کی تصدیق کے لئے بارش کی طرح نشان آسمانی برسے۔ انہی دنوں میں رمضان کے مہینہ میں سورج اور چاند کا گرہن بھی ہوا جیسا کہ لکھا تھا کہ اس مہدی کے وقت میں ماہ رمضان میں سورج اور چاند کا گرہن ہوگا اور انہی ایام میں طاعون بھی کثرت سے پنجاب میں ہوئی جیسا کہ قرآن شریف میں یہ خبر موجود ہے اور پہلے نبیوں نے بھی یہ خبر دی ہے کہ ان دنوں میں مری بہت پڑے گی اور ایسا ہوگا کہ کوئی گاؤں اور شہر اس مری سے باہر نہیں رہے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور ہو رہا ہے اور خدا نے اس وقت کہ اس ملک میں طاعون کا نام ونشان نہ تھا قریباً بائیس برس طاعون کے پھوٹنے سے پہلے مجھے اس کے پیدا ہونے کی خبر دی۔''

(تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن، جلد 20 صفحہ 3-4)

پھر اپنے دعوے کے متعلق آپؑ فرماتے ہیں:

''میں وہ شخص ہوں جو عین وقت پر ظاہر ہوا جس کے لئے آسمان پر رمضان کے مہینہ میں چاند اور سورج کو قرآن اور حدیث اور انجیل اور دوسرے نبیوں کی خبروں کے مطابق گرہن لگا اور میں وہ شخص ہوں (کہ) جس کے زمانہ میں تمام نبیوں کی خبر اور قرآن شریف کی خبر کے موافق اس ملک میں خارق عادت طور پر طاعون پھیل گئی اور میں وہ شخص ہوں جو حدیث صحیح کے مطابق اس کے زمانہ میں حج روکا گیا اور میں وہ شخص ہوں جس کے عہد میں وہ ستارہ نکلا جو مسیح ابن مریم کے وقت میں نکلا تھا اور میں وہ شخص ہوں جس کے زمانہ میں اس ملک میں ریل جاری ہو کر اونٹ بیکار کئے گئے اور عنقریب وہ وقت آتا ہے بلکہ بہت نزدیک ہے جب کہ مکہ اور مدینہ کے درمیان ریل جاری ہو کر وہ تمام اونٹ بیکار ہو جائیں گے۔ پہلے تو سڑکوں کے ذریعہ سے رابطہ تھا۔ اب وہاں بھی ریل کے ذریعہ سے ہو چکا ہے۔ وہ تمام اونٹ بیکار ہو جائیں گے جو تیرہ سو برس سے یہ سفر مبارک کرتے تھے۔ تب اس وقت ان اونٹوں کی نسبت وہ حدیث جو صحیح مسلم میں موجود ہے صادق آئے گی یعنی یہ کہ لَیُتْرَکَنَّ الْقِلَاصُ فَلَا یُسْعٰی عَلَیْھَا یعنی مسیح کے وقت میں اونٹ بیکار کئے جائیں گے اور کوئی ان پر سفر نہیں کرے گا۔ ایسا ہی میں وہ شخص ہوں جس کے ہاتھ پر صدہا نشان ظاہر ہوئے۔ کیا زمین پر کوئی ایسا انسان زندہ ہے کہ جو نشان نمائی میں میرا مقابلہ کر کے مجھ پر غالب آ سکے۔ مجھے اس خدا کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اب تک دو لاکھ سے زیادہ میرے ہاتھ پر نشان ظاہر ہو چکے ہیں اور شاید دس ہزار کے قریب یا اس سے زیادہ لوگوں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور آپ نے میری تصدیق کی اور اس ملک میں جو بعض نامی اہل کشف تھے جن کا تین تین، چار چار لاکھ مرید تھا ان کو خواب میں دکھلایا گیا کہ یہ انسان خدا کی طرف سے ہے اور بعض ان میں سے ایسے تھے کہ میرے ظہور سے تیس برس پہلے دنیا سے گزر چکے تھے۔...

جیسا کہ ایک بزرگ گلاب شاہ نام گلاب شاہ جس کا نام تھا ضلع لدھانہ میں تھا جس نے میاں کریم بخش مرحوم ساکن جمال پور کو خبر دی تھی کہ عیسیٰ قادیان میں پیدا ہو گیا اور وہ لدھانہ میں آئے گا۔ میاں کریم بخش ایک صالح موحد اور بڈھا آدمی تھا اس نے مجھ سے لدھانہ میں ملاقات کی اور یہ تمام پیشگوئی مجھے سنائی۔ اس لئے مولویوں نے اس کو بہت تکلیف دی مگر اس نے کچھ پروانہ کی۔ اس نے مجھے کہا کہ گلاب شاہ مجھے کہتا تھا کہ عیسیٰ بن مریم زندہ نہیں، وہ مر گیا ہے وہ دنیا میں واپس نہیں آئے گا۔ اس امت کے لئے مرزا غلام احمد عیسیٰ ہے جس کو خدا کی قدرت اور مصلحت نے پہلے عیسیٰ سے مشابہ بنایا ہے اور آسمان پر اس کا نام عیسیٰ رکھا ہے اور فرمایا کہ اے کریم بخش! یعنی اپنے اس مرید کو فرمایا کہ اے کریم بخش! جب وہ عیسیٰ ظاہر ہوگا تو تو دیکھے گا کہ مولوی لوگ کس قدر اس کی مخالفت کریں گے۔ وہ سخت مخالفت کریں گے لیکن نامراد رہیں گے اور آج تک نامراد رہ رہے ہیں۔ وہ اس لئے دنیا میں ظاہر ہوگا کہ تا وہ جھوٹے حاشیے جو قرآن پر چڑھائے گئے ہیں ان کو دور کرے اور قرآن کا اصل چہرہ دنیا کو دکھاوے۔ اس پیشگوئی میں اس بزرگ نے صاف طور پر یہ اشارہ کیا تھا کہ تو اس قدر عمر پائے گا کہ اس عیسیٰ کو دیکھ لے گا۔'' (تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن، جلد 20 صفحہ 35-37)

.. حضور انور فرماتے ہیں:

مسلمانوں نے اسلام کا کیا حال کر دیا ہے اور جو آنے والا ہے اس کو ماننے کو تیار نہیں۔ جو تجدید دین کے لیے آیا ہے۔

پھر حضرت اقدس علیہ السلام فرماتے ہیں:

''میں نے اپنی تحریروں کے ذریعہ پورے طور پر اس طریق کو پیش کیا ہے جو اسلام کو کامیاب اور دوسرے مذاہب پر غالب کرنے والا ہے۔ میرے رسائل امریکہ اور یورپ میں جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے اس قوم کو جو فراست دی ہے انہوں نے اس خداداد فراست سے اس امر کو سمجھ لیا ہے لیکن جب ایک مسلمان کے سامنے میں اِسے پیش کرتا ہوں تو اس کے منہ میں جھاگ آ جاتی ہے گویا وہ دیوانہ ہے یا قتل کرنا چاہتا ہے۔ اور عملاً آج کل تو یہ لوگ احمدیوں کے ساتھ یہ کر بھی رہے ہیں۔ حالانکہ قرآن شریف کی تعلیم تو یہی تھی اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ (سورۃ حٰمٓ السجدہ 41:35) یہ تعلیم اس لئے تھی کہ اگر دشمن بھی ہو تو وہ اس نرمی اور حسن سلوک سے دوست بن جاوے اور ان باتوں کو آرام اور سکون کے ساتھ سن لے۔ میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں اس کی طرف سے ہوں۔ وہ خوب جانتا ہے کہ میں مفتری نہیں، کذاب نہیں۔ اگر تم مجھے خدا تعالیٰ کی قسم پر بھی اور ان نشانات کو بھی جو اس نے میری تائید میں ظاہر کئے دیکھ کر مجھے کذاب اور مفتری کہتے ہو تو پھر میں تمہیں خدا تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کہ کسی ایسے مفتری کی نظیر پیش کرو کہ باوجود اس کے ہر روز افترا اور کذب کے جو وہ اللہ تعالیٰ پر کرے پھر اللہ تعالیٰ اس کی تائید اور نصرت کرتا جاوے۔'' چاہئے تو یہ تھا کہ اسے ہلاک کرے۔ (چاہئے تو تھا کہ اللہ تعالیٰ ایسے جھوٹے آدمی کو ہلاک کر دیتا۔)

حضور انور فرماتے ہیں:

دکھاؤ تو سہی کہ ایسا جھوٹا آدمی جو اللہ تعالیٰ پر افترا کر رہا ہے،

جھوٹ بول رہا ہے پھر اللہ تعالیٰ تائیدات بھی فرما رہا ہے۔ آج دنیا میں پھیلی ہوئی جماعت احمدیہ اس بات کی واضح ثبوت نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی تائیدات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ہیں!

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''مگر یہاں اس کے برعکس معاملہ ہے۔ میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں صادق ہوں اس کی طرف سے آیا ہوں مگر مجھے کذاب اور مفتری کہا جاتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ ہر مقدمہ اور ہر بلا میں جو قوم میرے خلاف پیدا کرتی ہے مجھے نصرت دیتا ہے اور اس سے مجھے بچاتا ہے اور پھر ایسی نصرت کی کہ لاکھوں انسانوں کے دل میں میرے لیے محبت ڈال دی۔ میں اس پر اپنی سچائی کو حصر کرتا ہوں۔

اگر تم کسی ایسے مفتری کا نشان دے دو کہ وہ کذاب ہو اور اللہ تعالیٰ پر اس نے افترا کیا ہو اور پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی ایسی نصرتیں کی ہوں اور اس قدر عرصہ تک اسے زندہ رکھا ہو اور اس کی مرادوں کو پورا کیا ہو۔ دکھاؤ۔'' (لیکچر لدھیانہ۔ روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 275-276)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

''مسلمانوں کو چاہئے کہ جو انوار و برکات اس وقت آسمان سے اتر رہے ہیں وہ ان کی قدر کریں اور اللہ تعالیٰ کا شکر کریں کہ وقت پر ان کی دستگیری ہوئی اور خدا تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے موافق اس مصیبت کے وقت ان کی نصرت فرمائی۔ لیکن اگر وہ خدا تعالیٰ کی اس نعمت کی قدر نہ کریں گے تو خدا تعالیٰ ان کی کچھ پروا نہ کرے گا۔ وہ اپنا کام کر کے رہے گا مگر ان پر افسوس ہوگا۔

میں بڑے زور سے اور پورے یقین اور بصیرت سے کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ دوسرے مذاہب کو مٹا دے اور اسلام کو غلبہ اور قوت دے۔ اب کوئی ہاتھ اور طاقت نہیں جو خدا تعالیٰ کے اس ارادہ کا مقابلہ کرے۔ وہ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ (سورۃ البروج 17:85) ہے۔ مسلمانو! یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ تمہیں یہ خبر (دے) دی ہے اور میں نے اپنا پیغام پہنچا دیا ہے۔ اب اس کو سننا نہ سننا تمہارے اختیار میں ہے۔ یہ سچی بات ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں اور میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جو موعود آنے والا تھا وہ میں ہی ہوں اور یہ بھی پکی بات ہے کہ اسلام کی زندگی عیسیٰ کے مرنے میں ہے۔''

(لیکچر لدھیانہ۔ روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 290)

پھر حضرت اقدس علیہ السلام فرماتے ہیں:

''میرے نادان مخالفوں کو خدا روز بروز انواع و اقسام کے نشان دکھلانے سے ذلیل کرتا جاتا ہے اور میں اسی کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جیسا کہ اس نے ابراہیمؑ سے مکالمہ مخاطبہ کیا اور پھر اسحٰقؑ سے اور اسمٰعیلؑ سے اور یعقوبؑ سے اور یوسفؑ سے اور موسیٰؑ سے اور مسیح ابن مریمؑ سے اور سب کے بعد ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہمکلام ہوا کہ آپؐ پر سب سے زیادہ روشن اور پاک وحی نازل کی۔ ایسا ہی اس نے مجھے بھی اپنے مکالمہ مخاطبہ کا شرف بخشا۔ مگر یہ شرف مجھے محض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے حاصل ہوا۔ اگر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت نہ ہوتا اور آپؐ کی پیروی نہ کرتا تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی میں کبھی یہ شرف مکالمہ مخاطبہ ہرگز نہ پاتا کیونکہ اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں، شریعت والا نبی کوئی نہیں آ سکتا۔ اور بغیر شریعت کے نبی ہوسکتا ہے مگر وہی جو پہلے امتی ہو۔ پس اسی بنا پر میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی۔ اور میری نبوت یعنی مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا ایک ظل ہے اور بجز اس کے میری نبوت کچھ بھی نہیں۔ وہی نبوتِ محمدیہؐ ہے جو مجھ میں ظاہر ہوئی ہے۔ اور چونکہ میں محض ظل ہوں اور امتی ہوں اس لئے آنجنابؐ کی اِس سے کچھ کسرِ شان نہیں۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سے کچھ کسرِ شان نہیں اور یہ مکالمہ الٰہیہ جو مجھ سے ہوتا ہے یقینی ہے۔ اگر میں ایک دم کے لئے بھی اِس میں شک کروں تو کافر ہو جاؤں اور میری آخرت تباہ ہو جائے۔ وہ کلام جو میرے پر نازل ہوا یقینی اور قطعی ہے۔ اور جیسا کہ آفتاب اور اس کی روشنی کو دیکھ کر کوئی شک نہیں کر سکتا کہ یہ آفتاب اور یہ اس کی روشنی ہے ایسا ہی میں اس کلام میں بھی شک نہیں کر سکتا جو خدا تعالیٰ کی طرف سے میرے پر نازل ہوتا ہے اور میں اس پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں جیسا کہ خدا کی کتاب پر۔''

(تجلیات الٰہیہ۔ روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 411-412)

پھر حضرت اقدس علیہ السلام فرماتے ہیں:

''وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقع ہوگئی ہے اس کو دور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں اور سچائی کے اظہار سے مذہبی جنگوں کا خاتمہ کر کے صلح کی بنیاد ڈالوں۔ اور وہ دینی سچائیاں جو دنیا کی آنکھ سے مخفی ہوگئی ہیں ان کو ظاہر کر دوں۔ اور وہ روحانیت جو نفسانی تاریکیوں کے نیچے دب گئی ہے اس کا نمونہ دکھاؤں اور خدا کی طاقتیں جو انسان کے اندر داخل ہو کر توجہ یا دعا کے ذریعہ سے نمودار ہوتی ہیں حال کے ذریعہ سے نہ محض مقال سے ان کی کیفیت بیان کروں اور سب سے زیادہ یہ کہ وہ خالص اور چمکتی ہوئی توحید جو ہر ایک قسم کی شرک کی آمیزش سے خالی ہے جو اب نابود ہو چکی ہے اس کا دوبارہ قوم میں دائمی پودا لگا دوں۔ اور یہ سب کچھ میری قوت سے نہیں ہوگا بلکہ اس خدا کی طاقت سے ہوگا جو آسمان اور زمین کا خدا ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ ایک طرف تو خدا نے اپنے ہاتھ سے میری تربیت فرما کر اور مجھے اپنی وحی سے شرف بخش کر میرے دل کو یہ جوش بخشا ہے کہ میں اس قسم کی اصلاحوں کے لئے کھڑا ہو جاؤں۔ اور دوسری طرف اس نے دل بھی تیار کر دیئے ہیں جو میری باتوں کے ماننے کے لئے مستعد ہوں۔ میں دیکھتا ہوں کہ جب سے خدا نے مجھے دنیا میں مامور کر کے بھیجا ہے اسی وقت سے دنیا میں ایک انقلاب عظیم ہو رہا ہے۔ یورپ اور امریکہ میں جو لوگ حضرت عیسیٰ کی خدائی کے دلدادہ تھے۔ اب ان کے محقق خود بخود اس عقیدہ سے علیحدہ ہوتے جاتے ہیں۔ اور اب تو بے شمار لوگ ایسے ہو گئے ہیں جو اس عقیدے کی نفی کرنے والے ہیں۔ اور وہ قوم جو باپ دادوں سے بتوں اور دیوتوں پر فریفتہ تھی بہتوں کو ان میں سے یہ بات سمجھ آ گئی ہے کہ بت کچھ چیز نہیں ہیں اور گو وہ لوگ ابھی روحانیت سے بے خبر ہیں اور صرف چند الفاظ کو رسمی طور پر لئے بیٹھے ہیں لیکن کچھ شک نہیں کہ ہزار ہا بیہودہ رسوم اور بدعات اور شرک کی رسیاں انہوں نے اپنے گلے پر سے اتار دی ہیں اور توحید کی ڈیوڑھی کے قریب کھڑے ہوگئے ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ کچھ تھوڑے زمانہ کے بعد عنایاتِ الٰہی ان میں سے بہتوں کو اپنے ایک خاص ہاتھ سے دھکا دے کر سچی اور کامل توحید کے اس دارالامان میں داخل کر دے گی جس کے ساتھ کامل محبت اور کامل خوف اور کامل معرفت عطا کی جاتی ہے۔ یہ امید میری محض خیالی نہیں ہے بلکہ خدا کی پاک وحی سے یہ بشارت مجھے ملی ہے۔ اس ملک میں خدا کی حکمت نے یہ کام کیا ہے تا جلد تر متفرق قوموں کو ایک قوم بنا دے اور صلح اور آشتی کا دن لاوے۔ ہر ایک کو اس ہوا کی خوشبو آ رہی ہے کہ یہ تمام متفرق قومیں کسی دن ایک قوم بننے والی ہے۔''

(لیکچر لاہور۔ روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 180-181)

(باقی صفحہ 27)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کنبہ۔ایک وسوسہ کا جواب

مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ و مدیر اعلیٰ احمدیہ گزٹ کینیڈا

آج کل فتنہ پرداز منکرینِ خلافت درجِ ذیل تحریر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب کرکے پیش کرتے ہیں اور یہ وسوسے چھوڑتے ہیں کہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے موجودہ خاندان کے بارہ میں ہے اور آپؑ کی یہ پیشگوئی آپؑ کے اِس خاندان کے افراد پر پوری ہورہی ہے۔ان لوگوں کی پیش کردہ وہ تحریر یہ ہے:

میرے رب نے مجھے خبر دی کہ میرا کنبہ ایک دفعہ پھر فساد کی طرف لوٹ جائے گا اور وہ خباثت اور عناد میں بڑھ جائے گا۔پس اسی دن رب العباد اپنا فیصلہ جو اس نے مقدر کیا ہے اس کو صادر فرمائے گا۔اس کی عطا کو کوئی نہیں روک سکتا۔اور میں دیکھتا ہوں کہ وہ اپنی پہلی خصلتوں کی طرف مائل ہوگئے ہیں اور ان کے دل سخت ہوگئے ہیں جیسے جاہلوں کی عادت ہے۔انہوں نے خوفِ خدا کے ایام کو فراموش کردیا اور وہ تکذیب اور زیادتی میں بڑھ گئے۔پس اللہ اس وقت اپنا امر نازل کرے گا جب وہ دیکھے گا کہ وہ غلو میں بڑھ گئے اور اللہ ایسا نہیں کہ وہ کسی قوم کو عذاب دے جب کہ وہ اس سے ڈرنے والی ہو۔

اس تحریر کا حوالہ انجامِ آتھم۔روحانی خزائن، جلد 11، صفحہ 223-224 دیا گیا ہے۔لیکن قارئینِ کرام! یہ تحریر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نہیں، یہ ترجمہ آپؑ کا ہے نہ آپؑ کا منظور شدہ۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اصل تحریر عربی میں ہے اور اس کا فارسی ترجمہ بھی کتاب میں ساتھ ساتھ موجود ہے۔یہ فارسی ترجمہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظور شدہ اور آپؑ کی زندگی میں شائع شدہ ہے۔آپؑ کی اصل تحریر حسبِ ذیل ہے۔

وَمَا قُلْتُ اِلَّا بَعْدَ مَا اُنْبِئْتُ مِنْ رَبِّی ۔ وَاِنَّ عَشِیْرَتِی سَیَرْجِعُوْنَ مَرَّۃً اُخْرٰی اِلَی الْفَسَادِ ۔ وَیَتَزَایَدُوْنَ فِی الْخُبْثِ وَالْعِنَادِ ۔ فَیَنْزِلُ یَوْمَئِذٍ الْاَمْرُ الْمُقَدَّرُ مِنْ رَبِّ الْعِبَادِ ۔ لَا رَآدَّ لِمَا قَضٰی ۔ وَلَا مَانِعَ لِمَا اَعْطٰی ۔ وَاِنِّی اَرَاھُمْ اَنَّھُمْ قَدْ مَالُوْا اِلٰی سِیَرِھِمُ الْاُوْلٰی ۔ وَقَسَتْ قُلُوْبُھُمْ کَمَا ھِیَ عَادَۃُ النَّوْکٰی ۔ وَنَسُوْا اَیَّامَ الْفَزَعِ وَعَادُوْا اِلَی التَّکْذِیْبِ وَ الطَّغْوٰی ۔ فَیَنْزِلُ اَمْرَ اللّٰہِ اِذَا رَأٰی اَنَّھُمْ یَتَزَایَدُوْنَ ۔ وَمَا کَانَ اللّٰہُ اَنْ یُّعَذِّبَ قَوْمًا وَھُمْ یَخَافُوْنَ.

(انجامِ آتھم۔روحانی خزائن، جلد 11، صفحہ 223-224)

عبارت کا تجزیاتی مطالعہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس عبارت کا تجزیہ کریں تو معلوم ہوجاتا ہے کہ تلبیس کاروں نے اس تحریر کے ساتھ دو کام کئے ہیں۔اوّل یہ کہ اس عبارت کو اس کے غلط موقع پر چسپاں کیا ہے۔دوسرے یہ کہ اس کے ایک بنیادی لفظ عشیر کے ترجمہ میں تلبیس کی ہے۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عبارت کو اس کے غلط موقع پر چسپاں کرنے کی تفصیل یہ ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

وَمَا قُلْتُ اِلَّا بَعْدَ مَا اُنْبِئْتُ مِنْ رَبِّی ۔ یہ خبر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے دی تھی۔یعنی یہ ایسی سچائی تھی جو کسی انسانی جذبات یا خواہشوں پر مشتمل نہیں تھی۔

وَاِنَّ عَشِیْرَتِی آپؑ کا قبیلہ۔آپؑ کا خاندان۔اس لفظ کا ترجمہ فارسی میں اسی کتاب میں اسی لفظ کے نیچے 'قبیلہ' کیا گیا ہے۔قبیلہ لفظ اردو میں بھی وہی معنی رکھتا ہے جو عربی اور فارسی میں ہے۔اس لفظ کے معنے انہوں نے قبیلہ کی بجائے 'کنبہ' کیا ہے۔اس سے انہوں نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ اس سے مراد آپؑ کا وہ خاندان ہے جو اس وقت آپؑ کے گھر میں تھا۔

ان منکرین خلافت نے اصل ترجمہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اپنا کیا ہوا ہے یا آپؑ کا منظور شدہ ہے، ترک کردیا ہے اور وہ لفظ جو جھوٹ کے تقاضوں میں ان لوگوں کا کچھ ساتھ دے سکتا تھا وہ اختیار کرلیا۔اس سے ان کی دیانتداری کا حال سمجھ آجاتا ہے۔

سَیَرْجِعُوْنَ مَرَّۃً اُخْرٰی ۔ وہ ایک دفعہ پھر لوٹیں گے۔یعنی وہ پہلے بھی کوئی کام کرچکے ہیں جس کی طرف انہوں نے لوٹنا ہے۔پہلے جن کاموں اور پرانی عادتوں کی طرف انہوں نے لوٹنا تھا وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حسبِ ذیل بیان فرمائی ہیں۔

اِلَی الْفَسَادِ۔ فساد کی طرف

وَیَتَزَایَدُوْنَ فِی الْخُبْثِ ۔ وہ خبث اور خباثت میں بڑھیں گے۔

وَالْعِنَادِ۔ اور عناد (دشمنی) میں

اَنَّھُمْ قَدْ مَالُوْا اِلٰی سِیَرِھِمُ الْاُوْلٰی ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (نظرِ کشفی میں) انہیں اپنی پہلی عادتوں اور اپنے پہلے عملوں کی طرف لوٹتے ہوئے دیکھا ہے۔

وَقَسَتْ قُلُوْبُھُمْ کَمَا ھِیَ عَادَۃُ النَّوْکٰی ۔ ان کے دل جاہلوں کے طریق کی طرح سخت ہوچکے ہیں۔

وَنَسُوْا اَیَّامَ الْفَزَعِ ۔ وہ اپنے (جزع) فزع کے دن بھول گئے ہیں۔یعنی کم از کم ایک دفعہ ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ضرور مار پڑ چکی تھی جس پر وہ ماتم کناں رہے تھے۔

وَعَادُوْا اِلَی التَّکْذِیْبِ ۔ وہ تکذیب کی طرف لوٹ گئے ہیں۔

وَ الطَّغْوٰی ۔ اور سرکشی کی طرف۔یعنی پہلے بھی وہ آپؑ کی تکذیب کرچکے تھے۔اس تکذیب اور سرکشی کی طرف وہ دوبارہ لوٹ رہے تھے جس میں وہ پہلے مبتلا تھے۔

یہ ساری عبارت یا تمام الفاظ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے اپنی تصنیف انجام آتھم میں تحریر فرمائے ہیں۔ یہ کتاب آپؑ نے 1896 - 97 میں تحریر فرمائی تھی۔اس سال تک 1897ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی زوجہ مطہرہ حضرت نصرت جہاں بیگم رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں اور آپ کے بچے تھے۔سب سے بڑا بیٹا حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد تھے۔جن کی عمر اس وقت زیادہ سے زیادہ 9 سال تھی۔باقی سب ان سے چھوٹے تھے۔

کیا منکرینِ خلافت بتا سکتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کے اس کنبے نے ماضی میں کونسا فساد کیا تھا؟ کونسی تکذیب کی تھی؟ کونسی سرکشی کی تھی؟ کونسی خباثت کی تھی؟ کونسی دشمنی

کی تھی؟ اس کی کونسی پہلی عادتیں تھیں جو جاہلوں والی تھیں جس کی طرف وہ دوبارہ لوٹ رہے تھے؟ اور انہیں وہ کونسے عذاب پہنچے تھے کہ جن پر ان کی جزع فزع کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حوالہ دیا تھا؟

لفظ عشیرہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہاں عشیر کا لفظ تحریر فرمایا ہے۔ یہ لفظ دیگر معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ مگر دیگر بہت سے الفاظ کی طرح یہ لفظ بھی اپنے ماحول، منظر اور سیاق وسباق کے مطابق معنے مہیا کرتا ہے۔ کتاب انجام آتھم کی اس عبارت میں سیاق وسباق کے عین مطابق اور معین طور پر صرف اور صرف وہ خاندان مذکور ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آبائی خاندان اور قبیلہ تھا۔ اس میں آپؑ کے ذریعہ شروع ہونے والے نئے خاندان اور کنبے کا ذکر ممکن ہی نہیں۔ یہ اس عبارت کی اندرونی، بیرونی اور واقعاتی شہادتیں ثابت کرتی ہیں۔

یہ لفظ 'عشیرۃ' اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں رسول اللہ ﷺ کے لئے استعمال فرمایا ہے جس سے آسانی سے سمجھا جاسکتا ہے کہ اس کے معانی کیا ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ آپ کو فرماتا ہے: وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ۔ (سورۃ الشعرا 215:26) کہ اپنے خاندان وقبیلہ کو آگاہ کر۔ جب یہ حکم نازل ہوا، اس وقت رسول اللہ ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور آپ کے بچے تھے۔ جن میں سب سے بڑی بیٹی حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں جن کی عمر کم وبیش 9 سال تھی۔ اس سے واضح ہے کہ یہاں بھی لفظ 'عشیر' سے صرف اور صرف رسول اللہ ﷺ کا آبائی خاندان وقبیلہ ہی مخاطب تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو اپنے بیوی بچوں کو آگاہ کرنے کے لئے نہیں فرمایا تھا بلکہ وسیع خاندان اور قبیلے کو آگاہ کرنے کی ہدایت فرمائی تھی۔ اس فرمانِ الٰہی کے مطابق آپؐ نے اپنے قبیلے اور آبائی خاندان کے افراد کو بلا کر آگاہ کیا تھا۔ آپؐ نے اپنی زوجہ مطہرہ اور اپنے بچوں کو انذار نہیں فرمایا تھا۔ اسی طرح انجام آتھم کی اس تحریر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے یہ لفظ اپنے بچوں اور اہل وعیال کے بارہ میں نہیں لکھا تھا بلکہ رسول کریم ﷺ کے عشیر کی طرح اپنے قبیلہ اور پہلے خاندان کے لیے تحریر فرمایا تھا۔ چنانچہ اس تحریر سے پہلے متعدد بار محمدی بیگم والے خاندان کا تفصیلی ذکر فرمایا ہے اور اس زیر بحث عبارت سے ایک صفحہ پہلے مرزا احمد بیگ کا نام لکھ کر نشاندہی فرمائی ہے کہ یہ وہی پرانا وسیع خاندان تھا نہ کہ آپؑ کی ذریت پر مشتمل نیا کنبہ۔ چنانچہ پہلی تفصیل، پس منظر اور سیاق وسباق سے اس عبارت کو الگ کر کے اپنی تکذیب اور تلبیسانہ راہوں کو کشادہ کرنے کی کوشش کرنا محض جھوٹوں کا کام ہے، یہ سچوں کا کام نہیں ہے۔ قرآن کریم کے مطابق یہ ایک ثابت شدہ سچائی ہے کہ صادقوں کی تکذیب کے لئے جھوٹ تراشنا پڑتا ہے اور یہ کام منکرین ومکفرین جھوٹوں کا ہی کام ہے۔ ان سے ہوشیار رہنا ضروری ہے۔

ایک الٰہی شہادت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا: يَنْقَطِعُ آبَائُكَ وَيُبْدَءُ مِنْكَ (الہام) 1883ء کہ تیرا آبائی خاندان (تجھ سے) منقطع ہوجائے گا اور (تیرا خاندان) تجھ سے شروع ہوگا۔ اس الہام کے ذریعہ کتاب انجام آتھم کی تصنیف سے 13 سال پہلے آپؑ سے آپؑ کا پہلا قبیلہ آپؑ سے کلی منقطع کر دیا گیا تھا اور اب آپؑ سے آپؑ کے خاندان کی بنیاد رکھی گئی۔ وہ خاندان اور کنبہ جو اللہ تعالیٰ نے حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن سے آپ کی ذریت بنا کر شروع فرمایا ہے اس کے تقدس کی اظہر من الشمس دلیل یہ ہے کہ اس میں سے وہ اب تک چار خلفائے راشدین قائم فرما چکا ہے۔ جن کے ساتھ وہ اپنی فعلی شہادت مہیا کرتے ہوئے ہر قدم پر اپنی تائید ونصرت ظاہر کرتا ہے۔ ان کے علاوہ اس برگزیدہ خاندان کے مرد وخواتین مبارکہ میں سے بکثرت پاک اور مخلصین ہیں جو دن رات دینِ مصطفی ﷺ کی بے لوث خدمت کرنے والے ہیں اور اپنی پوری زندگیاں اسی میں صرف کرنے والے ہیں۔

الغرض یہ الہام منکرین خلافت اور معترضین کو پرلے درجہ کا جھوٹا ثابت کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آبائی خاندان جس کا آپؑ نے اس تحریر میں ذکر فرمایا ہے، اس 'عشیرۃ' سے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کلی طور پر الگ اور مختلف کر دیا ہے اور اب آپؑ کا کنبہ آپؑ سے شروع کیا ہے۔ پس کتاب انجامِ آتھم کی تحریر کو آپؑ سے شروع ہونے والے کنبہ کی طرف منسوب کرنا ایک جھوٹی اور تلبیسی کارروائی ہے۔

دوسرا پہلو

یہ مذکورہ بالا تفصیل تو جسمانی خاندان کی بات تھی۔ اب سوال یہ باقی رہ جاتا ہے کہ:

کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان میں سے کوئی فرد آپؑ کی تعلیم اور ارشادات کے خلاف کردار کا حامل نہیں ہو سکتا؟ اور کیا اس کے بد کردار سے خلافتِ حقہ پر کوئی الزام آسکتا ہے؟

قبل اس کے کہ اس کے جواب کی طرف جائیں، عرض ہے کہ اولاد کی غلطیوں یا گناہوں سے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپؑ کے مقدس خلفاء کو متہم کر کے ان سے انکار کی ترغیب دلانے والوں کو پہلے قرآن میں بیان شدہ انبیوں اور تاریخ میں خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بچوں اور گھر کے افراد کا ذکر دیکھ لینا چاہئے۔ پھر سوچنا چاہئے کہ جس بنیاد اور معیار کے مطابق وہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلفاء کی تکذیب کرنے کی کوشش کرتے ہیں، کیا وہ ان گزشتہ واقعات میں موجود تو نہیں۔ چنانچہ اس مطالعہ سے ان معترضین کے اعتراضوں کی زد نہ صرف اللہ تعالیٰ کے مقدس انبیاء علیہم السلام پر ان کی اولاد کے حوالے سے پڑتی ہے بلکہ رسول اللہ ﷺ کے سب سے پہلے خلیفہ راشد پر بھی پڑتی ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے محمد بن ابی بکر نے منکرین خلافت اور باغیوں کے ساتھ مل کر حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی داڑھی کھینچ کر جو کردار ادا کیا، کیا اس سے صداقتِ اسلام مشتبہ ہوجاتی ہے؟ کیا اس کی اس خبیث حرکت کی وجہ سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ زیرِ الزام آتے ہیں؟ کیا اس ایک کی بد حرکت سے سارے خاندان کو بد کردار کہنا جائز ہوسکتا ہے؟ اگر نہیں ہے اور لازماً نہیں ہے تو اس دور کے الزام تراشوں کے یہ بد حملے کس طرح جائز ہوسکتے ہیں؟ آج اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں خلافتِ راشدہ پر ان کے اعتراض کسی طور پر بھی سچے نہیں مانے جاسکتے۔

باقی رہا یہ سوال تو اس کا جواب قرآن کریم نے ایک سے زائد بار مہیا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے ایک بیٹے کو ظالم اور قاتل کے طور پر پیش فرمایا ہے۔ اسی طرح حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے اور بیوی کو آپ کا منکر اور آپ کے دشمنوں کے ساتھی نیز حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی کو بھی آپ کی منکر اور دشمنوں کے ساتھ پیچھے رہ جانے والی کے طور پر پیش فرمایا ہے۔ ان کے، ان اعمال کی وجہ سے باوجود ان کے جسمانی رشتوں کے، اہلیت سے نکال دیا ہے بلکہ باوجود بیٹے کے صلبی ہونے کے اسے نوح علیہ السلام کی اولاد سے باہر قرار دیا ہے۔ یعنی یہ قانون واضح فرما دیا اور نافذ کر دیا کہ جو خاندان یا افراد روحانی لحاظ سے آپ کے ساتھ ہیں وہ آپ کا اصل خاندان ہے۔ اسے عربی میں اور خصوصاً قرآن کریم میں اہل اور آل کے الفاظ سے یاد کیا گیا ہے۔ پس حضرت مسیح موعود

علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان، عیال اور آپ کی ذریت میں سے بھی جو اہل یا آل کے تحت ہوگا قرآن کریم کے مطابق وہی آپ کے کنبہ میں شمار ہوگا۔ اس کے برعکس جو آپ کی صلبی ذریت اور عیال سے ہونے کے باوجود آپ کی تعلیمات اور احکام کی اتباع سے غافل یا دور ہوگا وہ قرآن کریم کے پیش کردہ اصول کے مطابق آپ کے کنبے سے باہر ہوگا۔

حضرت نوح علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے ان کے صلبی بیٹے کے نافرمان اور منکر ہونے کی وجہ سے إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ ۚ إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ (سورۃ ھود 47:11)، فرما کر آپ کی اولاد سے نکال دیا تھا کہ وہ آپ کا بیٹا نہیں ہے، آپ کے گھر کا نہیں ہے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ غیر صالح تھا۔ پس بیوی بچوں میں سے کوئی بھی ہو اگر وہ غیر صالح ہوتا ہے تو نبی کی آل یا اہل سے نکل جاتا ہے۔ یہ ایک ایسا الٰہی فیصلہ ہے جس کو اس نے نافذ کر کے قرآن کریم میں ایک اصول کے طور پر لکھ دیا ہے۔ ان کی وجہ سے نبیوں پر یا خلفاء پر کوئی الزام دینے اور بدزبانی کرنے کا کوئی جواز قرآن کریم نے نہیں چھوڑا۔ کوئی مومن ایسا کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا کہ نبی یا خلیفہ راشد کی اولاد یا ان کے کنبہ میں سے کسی فرد کی غلطی، جرم یا گناہ وغیرہ سے اس نبی یا خلیفہ کو زیر الزام لائے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان میں سے کسی ایک کی برائی سے دوسرے سب کو برا کہنا اور خلفاء پر زبان دراز کرنا ان بدلوگوں کا کام ہو سکتا ہے جو قرآن کریم کے طے شدہ الٰہی فیصلوں سے منہ موڑتے ہیں۔ یہ کام مومنوں کا نہیں ہو سکتا۔

یہ بھی مدنظر رکھنا چاہئے کہ اگر کسی نبی پر یا پاک ذات پر بدکردار لوگوں کے الزام اور اعتراضات سے ان کے دامن داغدار ثابت ہو سکتے ہوتے تو اللہ تعالیٰ انبیاء علیہم السلام اور دیگر مقدس ہستیوں پر لگنے والے الزامات کے واقعات قرآن کریم میں بیان فرما کر ان کی بریت ظاہر نہ فرماتا۔ اللہ تعالیٰ ان کے اذکار سے یہی بات ثابت فرماتا ہے کہ ایسے الزام دھرنے والے بدزبان و بدکردار ہیں اور اس کی لعنت کے سزاوار ہیں جب کہ اس کے پاک بندے اس کے برگزیدہ اور مقرب ہیں اور پاکوں کے رہنما ہیں۔

آخر میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک حقیقت افروز خطبہ کے چند حصے پیش ہیں۔ جن سے یہ پہلو علیٰ وجہ الاتم واضح ہو جاتا ہے۔ آپؓ فرماتے ہیں:

''آج سارے مسلمان ان فتنہ پردازوں کو برا سمجھتے ہیں جو حضرت عثمانؓ کے خلاف کھڑے ہوئے تھے۔ مگر اس وقت مسلمان ان کی باتوں کو سن کر ہنستے رہے اور کسی نے نہ سمجھا کہ ایسے منافقین کا مقابلہ کرنا چاہئے صرف اس لئے کہ محمد بن ابی بکر اس میں شامل تھا۔ انہوں نے خیال کر لیا کہ جب رسول کریم ﷺ کے خلیفہ اول کا لڑکا اس میں شامل ہے تو اب کیا ہو سکتا ہے۔ حالانکہ نظام اسلام پر دس ہزار ابوبکرؓ بھی قربان کیا جا سکتا ہے۔ ... بے شک محمد رسول اللہ ﷺ نے ابوبکرؓ کی بڑی تعریف فرمائی ہے۔ ... مگر پھر بھی ابوبکرؓ کی بڑائی اور ابوبکرؓ کا تقویٰ ان کے لڑکے کو نہ بچا سکا۔ اور ہر شخص جو تاریخ میں ان واقعات کو پڑھتا ہے۔ ان کے لڑکے پر لعنتیں ڈالتا ہے کہ وہ حضرت عثمانؓ کے قاتلوں میں شامل ہو گیا۔ ... ابوبکرؓ ... رسول کریم ﷺ کے خلیفہ تھے۔ ... مگر ان کے اس درجہ نے بھی ان کی اولاد کو نہ بچایا اور ان میں سے ایک نے ایسا فعل کیا کہ چاہے ابوبکرؓ کا لحاظ کر کے ہم بولیں نہیں مگر ہمارے دل اس پر لعنت کرتے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ ابوبکرؓ بھی قیامت کے دن اس پر لعنتیں ہی ڈالیں گے۔ ... خدا کی لعنت آتی ہے تو نوح جیسے عظیم الشان نبی کے بیٹے پر بھی آ گرتی ہے۔ ... جب خدا کسی کی عزت کو کھونا چاہے تو پھر کوئی شخص اسے عزت نہیں دے سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا تھا کہ اِنِّیْ مُہِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ میں اس شخص کو ذلیل کروں گا جو تیری ذلت اور اہانت کا ارادہ کرے گا۔ ...

محمد بن ابی بکر نے جو گناہ کیا اس کی وجہ سے ابوبکرؓ پر کوئی الزام نہیں آ سکتا۔ ... آخر نوح کے بیٹے کا قرآن کریم میں بھی ذکر آتا ہے مگر کیا اس کے بعد ہمارا اختیار ہے کہ ہم نوح کو برا بھلا کہنا شروع کر دیں۔ اگر ہم ایسا کریں گے تو کافروں میں شامل ہو جائیں گے۔ ... جب ہم خلیفہ اول رضی اللہ عنہ سے پڑھا کرتے تھے تو جب بھی کربلا کے واقعات کا ذکر آتا۔ آپؓ آہ بھر کر فرمایا کرتے تھے کہ مجھے ہمیشہ اس بات کے تصور سے شدید صدمہ ہوتا ہے کہ امام حسینؓ پر کس شخص کے بیٹے نے حملہ کیا۔ آپ پر حملہ کرنے والا اس شخص کا بیٹا تھا جو عشرہ مبشرہ میں شامل تھا۔ ... پس آپؓ ہمیشہ آہ بھرتے اور فرماتے جب سعد (بن ابی وقاص) کے ہاں یہ بیٹا پیدا ہوا ہوگا تو اسے کیا پتا تھا کہ ایک دن یہی بیٹا میرے آقا کے نواسہ کو مارے گا۔ ... محض کسی بڑے آدمی کی طرف منسوب ہونا کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ اصل بات جو دیکھنے والی ہوتی ہے۔ وہ یہ ہوتی ہے کہ بڑا آدمی جس راستہ پر چلا تھا، آیا وہی راستہ چھوٹے نے بھی اختیار کیا ہے یا نہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہی دیکھ لو۔ آپؑ ایک طرف تو یہ لکھتے ہیں کہ خدا کی قسم مجھے اپنی وحی کی صداقت اور اس کے منجانب اللہ ہونے پر ویسا ہی یقین ہے جیسے قرآن کی صداقت پر یقین ہے۔ مگر پھر دوسری طرف آپؑ یہ بھی فرماتے ہیں کہ اگر میری وحی قرآن کے خلاف ہو تو اسے تھوک کی طرح پھینک دو۔ اسی طرح اگر کسی بڑے آدمی کی اولاد مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کو توڑنا چاہے یا مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد محمد رسول اللہ ﷺ کے مشن کو توڑنا چاہے تو ہم بغیر کسی ڈر کے اس پر لعنت کرنے کے لیے کھڑے ہو جائیں گے۔ اور کہیں گے کہ یہ بدبخت جس درخت کے سایہ میں بیٹھا ہوا ہے اسی درخت کی جڑ پر تبر رکھنا چاہتا اور اسے کاٹ پھینک دینا چاہتا ہے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 27 جولائی 1956ء بمقام مری۔ مطبوعہ روزنامہ الفضل ربوہ۔ 2/اگست 1956ء، صفحہ 2 تا 4)

یارو خودی سے باز بھی آؤ گے یا نہیں؟

کلام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یارو خودی سے باز بھی آؤ گے یا نہیں؟
خو اپنی پاک صاف بناؤ گے یا نہیں؟

باطل سے میل دل کی ہٹاؤ گے یا نہیں؟
حق کی طرف رجوع بھی لاؤ گے یا نہیں؟

کب تک رہو گے ضد و تعصب میں ڈوبتے؟
آخر قدم بصدق اٹھاؤ گے یا نہیں؟

کیونکر کرو گے رد جو محقق ہے ایک بات؟
کچھ ہوش کر کے عذر سناؤ گے یا نہیں؟

سچ سچ کہو اگر نہ بنا تم سے کچھ جواب
پھر بھی یہ منہ جہاں کو دکھاؤ گے یا نہیں؟

(درثمین، صفحہ 4، مطبوعہ 1996ء)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعاوی کے بارہ میں جاوید احمد غامدی صاحب کے کچھ نظریات کا تاریخی تجزیہ

مکرم ابونائل صاحب

مکرم جاوید احمد غامدی صاحب کی ایک ویڈیو آج کل سوشل میڈیا پر گردش کر رہی ہے اور اسے ایک لاکھ کے قریب لوگ دیکھ چکے ہیں اس میں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی کا زمانی لحاظ سے جائزہ پیش کیا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا ذکر کرنے سے پہلے وہ یہ ذکر کر رہے تھے کہ پرانے صوفیا کے کلام میں اکثر یہ ذکر مل جاتا ہے کہ امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے افراد کو نبوت کے کمالات حاصل ہوتے رہے ہیں لیکن ان کے دعاوی کو نبوت کا دعویٰ نہیں سمجھا گیا تھا۔ مناسب ہوگا اگر تفصیلات درج کرنے سے پہلے، اس ویڈیو میں بیان کردہ نکات کا خلاصہ درج کر دیا جائے۔ غامدی صاحب نے فرمایا:

1۔ 1885ء تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر صوفیانہ رنگ لیے ہوئے تھی۔ جیسا کہ پرانے بزرگ صوفیا کا انداز ہوتا تھا ویسا ہی آپ کا انداز تھا۔ اور آپ محض یہ فرماتے تھے کہ میں دین کی تجدید کے لیے آیا ہوں اور اس سے زائد آپ کا کوئی دعویٰ نہیں تھا۔

2۔ 1885ء میں آپ کی ملاقات حضرت مولوی نورالدین صاحب سے ہوئی اور ان سے آپ کی خط و کتابت شروع ہوئی۔ اس کے بعد آپ کے دعاوی کے اظہار میں تبدیلی آنی شروع ہوئی۔

3۔ 24 جنوری 1891ء کو حضرت مولوی نورالدین صاحب نے آپ کو ایک خط لکھا کہ آپ کے صوفیانہ کمالات اور الہامات ایسے ہیں کہ اگر آپ مسیح ہونے کا دعویٰ کر دیں تو مناسب ہوگا۔ اور اس کے بعد اس تجویز کے زیر اثر رفتہ رفتہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسیح ہونے کا دعویٰ کیا۔ (نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ ذٰلِکَ)

اس ویڈیو میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کے کچھ حوالے دکھائے گئے اور اس کے ساتھ یہ بھی بیان کیا گیا کہ یہ تحریر کس سال کی ہے۔

ہر شخص کو اپنی رائے رکھنے کا حق ہے اور جماعت احمدیہ کی ہمیشہ یہ روایت رہی ہے کہ وہ دلیل اور رواداری کے ساتھ تبادلہ خیالات کا خیر مقدم کرتی ہے۔ لیکن کسی رائے کو صحیح یا غلط قرار دینے سے قبل یہ دیکھنا ضروری ہے کہ جن بیان کردہ حقائق کی بنا پر وہ رائے قائم کی جا رہی ہے کیا وہ درست بھی ہیں کہ نہیں۔

اس مضمون میں صرف اس ایک پہلو کو مدنظر رکھتے ہوئے اس ویڈیو کا تجزیہ پیش کیا جائے گا تاکہ حقائق واضح ہو جائیں۔

1۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جو الہامات دعویٰ مسیح موعودؑ سے قبل شائع ہو کر مشہور ہو چکے تھے، ان کے مطالعہ سے ہی یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ آپؑ کا مقام محض کسی عام صوفی یا بزرگ کی طرح کا نہیں تھا بلکہ اس سے بالکل منفرد تھا۔ یہاں صرف قبل از دعویٰ آپؑ کے مکتوبات میں سے دو مثالیں درج کی جاتی ہیں۔ یہ دونوں مکتوب آپؑ نے میر عباس علی لدھیانوی صاحب کے نام تحریر فرمائے تھے۔ آپؑ نے 12 جون 1883 کو میر عباس علی لدھیانوی صاحب کے نام ایک خط میں فرمایا:

اور یہ آیت

وَجَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ (سورۃ آل عمران 56:3)

بار بار الہام ہوئے اور اس قدر متواتر ہوئے کہ جس کا شمار خدا ہی کو معلوم ہے اور اس قدر زور سے ہوئے کہ میخ فولادی کی طرح دل میں داخل ہے۔ اس سے یقیناً معلوم ہوا کہ خداوند کریم ان سب دوستوں کو جو اس عاجز کے طریق پر قدم ماریں بہت سی برکتیں دے گا۔ اور ان کو دوسرے طریقوں کے لوگوں پر غلبہ بخشے گا اور یہ غلبہ قیامت تک رہے گا۔ اور اس عاجز کے بعد کوئی مقبول آنے والا نہیں جو اس طریق کے خلاف قدم مارے۔ اور جو مخالف قدم مارے گا خدا اس کو تباہ کرے گا اور اس کے سلسلہ کو پائیداری نہیں ہوگی۔

(مکتوبات احمدؑ۔ جلد اول صفحہ 534)

اسی طرح اس خط کے چند ماہ کے بعد 18 جنوری 1884ء کو آپ نے میر عباس علی صاحب کے نام تحریر فرمایا:

بہتر یہ ہے کہ آں مخدوم اس عاجز کی تکلیف بیعت کے لئے بہت زور نہ دیں کہ کئی اندیشوں کا محل ہے۔ یہ عاجز معمولی زاہدوں اور عابدوں کے مشرب پر نہیں اور نہ ان کی رسم و عادت کے مطابق اوقات رکھتا ہے بلکہ ان کے پیرایہ سے نہایت بیگانہ اور دور ہے۔ سَیَفْعَلُ اللّٰہُ مَا یَشَآءُ اگر خدا نے چاہا تو وہ قادر ہے کہ اپنے خاص ایما سے اجازت فرماوے۔ ہر ایک کو اس جگہ کے آنے سے روک دیں اور جو پردہ غیب میں مخفی ہے اس کے ظہور کے منتظر ہیں۔

(مکتوبات احمدؑ۔ جلد اول صفحہ 589)

یہ بھی قابلِ غور امر ہے کہ جس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریریں منظرِ عام پر آنی شروع ہوئیں تو اس وقت ہندوستان میں بھی کئی سلسلوں سے وابستہ صوفی منش احباب موجود تھے، کئی مسلمان علماء موجود تھے، کتنے ہی مصنفین کی کتب شائع ہو رہی تھیں لیکن ان میں سے کتنے ایسے تھے جنہوں نے تمام ادیان کے نمایاں افراد کے نام چیلنج شائع کیا ہو کہ اگر وہ اپنی مقدس کتب میں سے اُن معارف کا پانچواں حصہ بھی ثابت کر دیں جو کہ وہ قرآن کریم سے ثابت کر کے دکھائیں گے تو ان کی خدمت میں انعام پیش کیا جائے گا۔

2۔ مکرم جاوید احمد غامدی صاحب نے اس ویڈیو میں بیان کیا کہ 1885ء میں حضرت مولوی نورالدین صاحب کی حضرت مسیح موعود سے خط و کتابت شروع ہوئی۔ اس وقت تک حضرت مسیح موعود ویسی ہی باتیں بیان فرما رہے تھے جیسا کہ عموماً صوفیاء کرتے ہیں۔ لیکن اس کے بعد 1890ء میں حضرت مسیح موعود نے یہ بیان کرنا شروع کیا کہ آیت هُوَالَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ وَلَوْ کَرِهَ الْمُشْرِکُوْنَ○ (سورۃ الصف 10:61) کا ظہور میرے ذریعہ ہونے والا ہے اور غامدی صاحب نے کہا کہ بانی سلسلہ احمدیہ نے ابتدا یہاں سے کر دی۔ انہوں نے براہین احمدیہ کا یہ حوالہ پڑھا:

هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ وَلَوْ کَرِهَ الْمُشْرِکُوْنَ○

یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیشگوئی ہے۔ اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا۔ اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے

دین اسلام جمیع آفاق واقطار میں پھیل جائے گا لیکن اس عاجز پر ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ خاکسار اپنی غربت اور انکسار اور توکل اور ایثار اور آیات اور انوار کے رو سے مسیح کی پہلی زندگی کا نمونہ ہے اور اس عاجز کی فطرت اور مسیح کی فطرت باہم نہایت ہی متشابہ واقع ہوئی ہے گویا ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے یا ایک ہی درخت کے دو پھل ہیں اور بحدے اتحاد ہے کہ نظر کشفی میں نہایت ہی باریک امتیاز ہے۔

(براہین احمدیہ حصہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 593، حاشیہ در حاشیہ نمبر 3)

اس ویڈیو میں مکرم جاوید احمد غامدی صاحب نے اس حوالے کی جو تاریخ بیان کی ہے کہ یہ حوالہ 1890ء کا ہے، یہ درست نہیں۔ یہ حوالہ براہین احمدیہ جلد چہارم کا ہے۔ اور براہین احمدیہ جلد چہارم 1884ء میں شائع ہو چکی تھی۔ اور یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ اس سے بہت قبل یہ کتاب تحریر ہو کر پریس میں شائع ہونے کے لیے جا چکی تھی۔ جب کہ غامدی صاحب نے بیان کیا ہے کہ 1885ء میں حضرت مسیح موعود اور حضرت حکیم نورالدین صاحب کی خط وکتابت شروع ہوئی اور اس کے بعد 1890ء میں حضرت مسیح موعود نے یہ اپنی کتاب میں تحریر فرمایا کہ میں مسیح کی پہلی زندگی کا نمونہ ہوں۔ تاریخی طور پر یہ نظریہ درست نہیں ہو سکتا۔

3۔ غامدی صاحب نے یہ نظریہ پیش کیا کہ حضرت مسیح موعود اور حضرت حکیم نورالدین صاحب کی خط وکتابت شروع ہوئی تو معلوم ہوتا ہے کہ اس میں حضرت حکیم نورالدین صاحب نے بانی سلسلہ احمدیہ کو ایسی باتیں لکھیں کہ اگر آپ خود مسیح ہونے کا دعویٰ کر دیں تو مناسب ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس خط وکتابت کے آغاز سے قبل ہی حضرت مسیح موعود یہ اعلان فرما چکے تھے اور یہ اعلان شائع بھی ہو چکا تھا کہ مجھ پر اللہ تعالیٰ نے یہ ظاہر کیا ہے کہ مجھ میں اور حضرت مسیح علیہ السلام میں گہری مماثلت ہے۔ اس لیے عقل اس نظریہ کو قبول نہیں کر سکتی۔

غامدی صاحب نے یہ نتائج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خطوط کا شائع کردہ مجموعہ مکتوباتِ احمدؑ کے مطالعہ سے اخذ کیے ہیں۔ اور اس بات کا ذکر انہوں نے اس ویڈیو میں کیا ہے اور مکتوباتِ احمدؑ کے کچھ صفحات اس ویڈیو میں دکھائے بھی جا رہے تھے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ اس ویڈیو میں مکتوباتِ احمدؑ میں شامل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہ پہلا خط بھی دکھایا گیا ہے جو کہ حضرت حکیم نورالدین صاحب کے نام لکھا گیا تھا۔ یہ خط 8 مارچ 1885ء کو لکھا گیا تھا۔ اس خط میں آپؑ نے لکھا:

یہ عاجز (مؤلف براہین احمدیہ) حضرت جل جلالہ کی طرف سے مامور ہوا ہے کہ نبی ناصری اسرائیلی کی طرز پر کمال مسکینی اور فروتنی اور غربت اور تذلل اور تواضع سے اصلاح خلق کے لئے کوشش کرے۔ (مکتوباتِ احمدؑ۔ جلد 2، صفحہ 9)

اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ سے خط وکتابت کے آغاز میں ہی بلکہ پہلے ہی خط سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ واضح فرما دیا تھا کہ آپؑ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے گہری مماثلت رکھتے ہیں۔ گو آپؑ نے ابھی اللہ تعالیٰ کے اذن سے یہ اعلان نہیں فرمایا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپؑ ہی بطور مسیح موعود مبعوث ہوئے ہیں۔ اس حقیقت کی موجودگی میں یہ نتیجہ کس طرح نکالا جا سکتا ہے کہ آپؑ کا یہ دعویٰ نعوذ باللہ حضرت حکیم نورالدین صاحبؓ کی کسی تجویز کا نتیجہ تھا۔

4۔ اس کے بعد غامدی صاحب بیان کرتے ہیں کہ کچھ عرصہ بعد حضرت حکیم نورالدین صاحب نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کو ایک خط لکھا جو کہ دستیاب نہیں لیکن اس کا جو جواب مرزا صاحب نے 24 جنوری 1891ء کو تحریر کیا وہ محفوظ ہے۔ مرزا صاحب کے جواب سے معلوم ہوتا ہے کہ حکیم نورالدین صاحب نے مرزا صاحب کو یہ مشورہ دیا کہ جو آپ کے متصوفانہ کمالات ہیں اور جو الہامات ہو رہے ہیں۔ اس کی روشنی میں اگر مسیح ہونے کا دعوی کر دیا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ لہٰذا جواب سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ مشورہ انہوں نے دیا۔ اس کے بعد غامدی صاحب نے حضرت مسیح موعود کے خط کا یہ اقتباس پڑھا:

جو کچھ آں مخدوم نے تحریر فرمایا ہے کہ اگر دمشقی حدیث کے مصداق کو علیحدہ چھوڑ کر الگ مثیلِ مسیح کا دعوی ظاہر کیا جائے تو اس میں حرج کیا ہے؟ درحقیقت اس عاجز کو مثیلِ مسیح بننے کی کچھ حاجت نہیں۔ یہ بندا چاہتا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے عاجز اور مطیع بندوں میں شامل کر لیوے۔ لیکن ہم ابتلا سے کسی طرح بھاگ نہیں سکتے۔

(مکتوباتِ احمدؑ۔ جلد 2، صفحہ 98-99)

پھر غامدی صاحب یہ نتیجہ اخذ فرماتے ہیں کہ اس خط کے کچھ ہی عرصہ بعد رفتہ رفتہ مرزا صاحب نے مسیح ہونے کا دعوی کر دیا۔ گویا یہ نتیجہ نکالا جا رہا ہے کہ نعوذ باللہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا مسیح موعود ہونے کے دعوے کے پیچھے دراصل حضرت حکیم نورالدین صاحب کے مشوروں کا عمل دخل تھا۔

اول تو اس خط کی عبارت سے ہی ظاہر ہے کہ اس دعوے کو پیش کرنے کا مطلب یہ تھا کہ عظیم آزمائش کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اور اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کسی ذاتی خواہش کا تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا تھا۔ بہر حال تمام اعتقادات اور عقیدت کو ایک طرف رکھ کر صرف بیان کردہ تاریخوں کی بنیاد پر اس نظریہ کا تجزیہ پیش کیا جاتا ہے۔

پہلی بات یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے الہامات کی بنا پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق مسیح موعود ہونے کا اعلان اپنی تصنیف فتح اسلام میں فرمایا تھا۔ اور اس کے ساتھ ہی مخالفت اور فتووں کا طوفان امڈ آیا تھا۔ کتاب فتح اسلام کے پہلے ایڈیشن کے سرورق پر اس کی تاریخ اشاعت جمادی الاوّل 1308 ہجری لکھی ہوئی ہے۔ اور انٹرنیٹ پر ہجری تاریخوں کو عیسوی تاریخوں میں بدلنے کی بہت سی سائٹس موجود ہیں۔ ان سے چیک کیا جا سکتا ہے کہ جمادی الاول 1308 کا مہینہ 13 دسمبر 1890ء سے شروع ہو کر 11 جنوری 1891ء کو ختم ہو جاتا ہے۔ اب جس خط کا غامدی صاحب حوالہ دے رہے ہیں وہ 25 جنوری 1891ء کو لکھا گیا تھا۔ اور خود غامدی صاحب اقرار کر رہے ہیں کہ اس وقت حضرت حکیم نورالدین صاحب نے مرزا صاحب کو یہ مشورہ دیا تھا کہ اگر آپ مسیح ہونے کا دعویٰ کر دیں تو مناسب ہو گا لیکن آپ اس پر آمادہ نہیں تھے اور لکھ رہے تھے کہ میں صرف خدا کے عاجز بندوں میں شامل ہونا چاہتا ہوں لیکن اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے حکم ہو جائے تو پھر یہ ایک ابتلا ہوگا۔ حقیقت یہ ہے کہ اس وقت تک حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا یہ دعویٰ کہ آپ ہی مسیح موعود ہیں اور آپ ہی مثیلِ مسیح ہیں شائع ہو کر اپنے اور غیروں کے ہاتھ میں پہنچ چکا تھا۔ اور آپ فتح اسلام میں یہ اعلان بھی فرما چکے تھے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ اور مخالفت کا طوفان بھی برپا ہو چکا تھا۔ اور ظاہر ہے کہ جب اس تاریخ تک یہ کتاب شائع ہو چکی تھی تو پریس میں اس سے بھی کافی پہلے کی ہوگی کیونکہ اس وقت کتاب کی اشاعت پر بھی کافی وقت لگتا تھا۔ اور پریس میں جانے سے بھی کافی پہلے اس کا مسودہ تیار ہو کر اس کی کتابت ہوئی ہوگی۔ اس وقت ہاتھ سے کتابت کی جاتی تھی اور اس عمل پر کافی وقت خرچ ہوتا تھا۔ یہ سب قرائن ثابت کرتے ہیں کہ 24 جنوری 1891ء کے اس خط سے قبل ہی اس دعوے کا اعلان ہو چکا تھا۔

5۔ صرف یہی ایک نکتہ اس نظریہ کو غلط ثابت کر دینے کے لیے کافی ہے۔ لیکن جیسا کہ جماعت احمدیہ کی روایت ہے مذہبی مباحثات میں وسیع البنیاد تحقیق پیش کرنی چاہئے تا کہ دوسرے

مسالک سے وابستہ احباب کے دلوں کو بھی پوری تسلی ہو جائے۔

چنانچہ اب ہم اس نظریہ کا ایک اور پہلو سے جائزہ لیتے ہیں۔

غامدی صاحب نے اس ویڈیو میں اپنے اس نظریہ کے حق میں مکتوباتِ احمدؑ میں شائع کردہ خطوط کو پیش کیا ہے۔ غامدی صاحب نے حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کے جس خط کا حوالہ پیش کیا ہے اس کے آخر میں لکھا ہے:

معلوم نہیں کہ آنمکرم نے ابھی تک وہ خطوط جن کا وعدہ آپ نے فرمایا تھا، روانہ کئے ہیں یا نہیں۔ رسالہ ازالہ اوہام میں یہ بحث اس قدر مبسوط ہے کہ شاید دوسرے کسی رسالہ میں نہ ہو۔ اگر آپ کی طرف سے کوئی خاص تحریر آپ کی اس وقت پہنچی تو میں مناسب سمجھتا ہوں۔ اس کو رسالہ ازالہ اوہام میں چھاپ دوں۔ مضمون اگر اردو عبارت میں ہو تو بہتر ہے تا عام لوگ اسے پڑھ لیں۔

(مکتوباتِ احمدؑ۔ جلد 2، صفحہ 99)

حضرت مسیح موعودعلیہ السلام نے اپنی تصنیف فتح اسلام میں یہ اعلان فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق اللہ تعالیٰ نے مجھے مسیح موعود کے طور پر مبعوث فرمایا ہے۔ اس کے معاً بعد آپؑ نے دو مزید تصنیفات توضیح مرام اور ازالہ اوہام شائع فرمائیں۔ اور ان کتب میں بھی اپنے ان دعاوی کو تفصیل اور ثبوتوں کے ساتھ بیان فرمایا۔ خط کے آخری حصہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ جس وقت یہ خط لکھا گیا۔ اس وقت فتح اسلام اور توضیح مرام تصنیف ہو چکی تھیں اور ازالہ اوہام کی تصنیف اپنے آخری مراحل پر تھی یا مکمل ہو چکی تھی۔ اور پہلی دو تصانیف میں حضرت مسیح موعودعلیہ السلام اپنے ان دعاوی کو تفصیل سے بیان کر چکے تھے۔

5۔ اس خط سے پہلے 20 دسمبر 1890ء کو بھی حضرت مسیح موعودعلیہ السلام نے حضرت حکیم نورالدین صاحبؓ کو ایک خط لکھا۔ اس خط میں آپؑ تحریر فرماتے ہیں:

چونکہ کتاب فتح اسلام کسی قدر بڑھائی گئی ہے اور مطبع امرتسر میں چھپ رہی ہے اس لئے جب تک کل چھپ نہ جائے روانہ نہیں ہو سکتی۔ امید ہے کہ بیس روز تک چھپ کر آ جائے گی۔

(مکتوباتِ احمدؑ۔ جلد 2، صفحہ 97)

اس خط سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت حکیم نورالدین صاحب کو دسمبر 1890ء میں یہ علم ہو چکا تھا کہ کتاب فتح اسلام شائع ہونی شروع ہو چکی ہے اور اس میں حضرت مسیح موعودعلیہ السلام نے اپنے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ فرمایا ہے۔ اس لیے یہ عجیب وغریب نظریہ قابلِ قبول نہیں رہتا کہ اس کے بھی ایک ماہ بعد تک نعوذ باللہ حضرت حکیم نورالدین صاحب آپؑ کو تجویز دے رہے تھے کہ آپؑ کو مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کر دینا چاہئے اور آپؑ اس پر آمادہ نہیں تھے۔

6۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی عرض کی ہے کہ اس کتاب میں حضرت مسیح کی وفات اور اس دعوے کی اشاعت تو ایک آخری مرحلہ تھا۔ اس سے کئی ماہ پہلے یہ کتاب تصنیف ہوئی ہو گی اور چھپنے کے لیے پریس میں گئی ہو گی۔ چنانچہ غالب امکان یہی ہے کہ کم از کم ایک حلقے میں یہ خبر مشہور ہو چکی تھی کہ آپؑ نے یہ دعویٰ فرمایا ہے۔ اور اس کی خبر ایسے طبقے کو بھی ہوئی ہو گی جس نے اس دعوے کی بہر حال مخالفت کرنی تھی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعودعلیہ السلام نے 15 جولائی 1890ء کو حضرت حکیم نورالدین صاحب کو ایک خط لکھا۔ اس میں آپؑ تحریر فرماتے ہیں:

مولوی محمد حسین صاحب نے پختہ ارادہ مخالفانہ تحریر کا کر لیا ہے اور اس عاجز کے ضال ہونے کی نسبت زبانی اشاعت کر رہے ہیں۔ مرزا خدا بخش صاحب جو محمد علی خان صاحب کے ساتھ آئے ہیں، ذکر کرتے ہیں کہ میں نے بھی ان کی زبانی ضال کا لفظ سنا ہے۔ کل بمشورہ مرزا خدا بخش صاحب اور محمد علی خان صاحب ان کی طرف خط لکھا گیا ہے کہ پہلے ملاقات کر کے اپنے شکوک پیش کرو۔ معلوم نہیں کیا جواب لکھیں۔ میں نے یہ بھی لکھ دیا ہے کہ اگر آپ نہ آ سکیں تو میں خود آ سکتا ہوں۔ مگر ان کے اس فقرے سے سب کو تعجب آیا کہ میں عقلی طور پر مسیح کا آسمان سے اترنا ثابت کر دوں گا۔

(مکتوباتِ احمدؑ۔ جلد 2، صفحہ 93)

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ فتح اسلام کی اشاعت سے بھی چھ ماہ قبل زبانی طور پر آپؑ کا دعویٰ مشہور ہو چکا تھا اور اس کی مخالفت بھی شروع ہو چکی تھی۔ اور یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ یہ خط غامدی صاحب کے علم میں بھی ہے کیونکہ وہ اسی ویڈیو میں اس کے ایک فقرے کا حوالہ دیتے ہیں اور وہ فقرہ یہ ہے:

اور میں نے سنا ہے کہ ان لوگوں نے کچھ دبی زبان سے کافر کہنا شروع کر دیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ ایک بڑے امر کو ظاہر کرنا چاہتا ہے۔ (مکتوباتِ احمدؑ۔ جلد 2، صفحہ 93)

7۔ یہ حقائق بہت واضح ہیں لیکن شاید کوئی صاحب یہ اعتراض کریں کہ یہ تمام حوالے تو جماعت احمدیہ کے لٹریچر سے دیے گئے ہیں۔ اس لیے احتیاطاً ایک حوالہ مخالفین کے لٹریچر سے دینا مناسب ہو گا۔ ہماری گزارش ہے کہ اس غرض کے لیے جماعت احمدیہ کے چوٹی کے مخالف مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے رسالہ اشاعۃ السنۃ نمبر 1 جلد نمبر 13 کو ملاحظہ فرمالیں۔ یہ شمارہ اور اس کے بعد کے کئی شمارے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت اور آپؑ کے خلاف فتووں سے بھرے ہوئے ہیں۔ اس شمارے کے صفحہ 13 پر مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب نے حضرت حکیم نورالدین صاحب کے نام اپنا ایک خط شائع کیا ہے۔ یہ خط 10 فروری 1891ء کو لکھا گیا تھا۔ اور اس میں حضرت مسیح موعود کے اس دعوے کے متعلق مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب زہر فشانی کر رہے ہیں۔ اور اس سے پہلے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ اس خط سے قبل وہ حضرت مسیح موعود کو ان کے دعاوی کے بارے میں خطوط لکھ چکے ہیں۔ اس سے واضح ہے کہ فروری 1891ء سے کافی پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس دعوے کی خبر مشہور ہو چکی تھی۔ اور فروری میں تو مباحثوں کے چیلنج تک نوبت آ چکی تھی۔ اس پس منظر میں یہ دعویٰ کس طرح کیا جا سکتا ہے کہ جنوری 1891ء کے آخر تک نعوذ باللہ حضرت مولوی نورالدین صاحب بانی سلسلہ کو آمادہ کرنے کی کوشش کر رہے تھے کہ مناسب ہو گا کہ آپؑ مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کر دیں اور آپؑ آمادہ نہیں ہو رہے تھے۔

یہ نظریہ پہلی مرتبہ پیش نہیں کیا گیا بلکہ پہلے بھی کئی مرتبہ اس قسم کے خیالات بیان ہوتے رہے ہیں۔ لیکن اگر تمام اعتقادی پہلو پیش نظر نہ ہوں تب بھی تاریخی حقائق مکمل طور پر اس نظریہ کی تردید کر رہے ہیں۔ بلکہ یہ بات حیران کن ہے کہ ان واضح حقائق کی موجودگی میں اس قسم کے نظریات کو کن بنیادوں پر پیش کیا جا رہا ہے۔ جیسا کہ پہلے عرض کی گئی تھی کہ کسی نظریہ کو صحیح یا غلط قرار دینے سے پہلے یہ جائزہ لینا ضروری ہوتا ہے کہ جن حقائق کی بنیاد پر وہ نظریہ پیش کیا جا رہا ہے، وہ بیان کردہ حقائق درست ہیں کہ نہیں۔ جب یہ حقائق ہی درست نہیں تو ان کی بنیاد پر پیش کردہ نظریہ کس طرح درست ہو سکتا ہے؟

وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ

مضمون نگار حضرات سے ایک درخواست

مضمون نگار حضرات سے درخواست ہے کہ وہ اپنا مضمون بھجواتے وقت اپنی ایک عدد رنگین تصویر یعنی color portrait Jpeg format میں بھجوا دیا کریں تا کہ ان کے مضمون کے ساتھ شائع کی جا سکے۔ اسلامی شعار اور جماعتی روایات کے پیش نظر تصویر ٹوپی کے ساتھ فرنٹ پوز میں ہو تو بہتر ہو گا۔ (ادارہ)

خلافت سے محبت، اصلاحِ نفس کا ذریعہ

مکرم مولانا شمشاد احمد قمؔر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ جرمنی

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّہُمۡ فِی الۡاَرۡضِ کَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ ۪ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَہُمۡ دِیۡنَہُمُ الَّذِی ارۡتَضٰی لَہُمۡ وَلَیُبَدِّلَنَّہُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ خَوۡفِہِمۡ اَمۡنًا ؕ یَعۡبُدُوۡنَنِیۡ لَا یُشۡرِکُوۡنَ بِیۡ شَیۡئًا ؕ وَمَنۡ کَفَرَ بَعۡدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ۝

(سورۃ النور 56:24)

زندہ قومیں اپنے اندر زندگی کی علامات رکھتی ہیں۔ ان علامات میں قومی زندگی میں ترقی کا ارادہ، عزم و ہمت، اصلاح نفس کی طرف توجہ اور نظام کی مضبوطی بنیادی حیثیت رکھتی ہیں۔ یہ نظام ایک مرکز سے وابستہ ہو کر سب افراد کو وحدت کی لڑی میں اس طرح پرو دیتا ہے کہ اس کے ایک حصہ پر حملہ ہو تو باقی حصے بھی تکلیف محسوس کرتے ہیں۔ اسلامی نظام میں اس مرکز کا نام خلافت ہے۔ جیسے پہاڑوں کی بلندیوں پہ چڑھنے کے لئے لوگ رسوں اور میخوں کا سہارا لیتے ہیں جو ان کی حفاظت کا سبب بنتے ہیں۔ اسی طرح روحانی دنیا میں رفعتوں اور بلندیوں کو حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن بندوں کو خلافت کی رسی عطا کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔

آنحضور ﷺ نے بھی آخری زمانے میں دنیا کی اصلاح کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اور خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کے قیام کی پیشگوئی فرمائی تھی۔ (مسند احمد بن حنبل۔ جلد 4 صفحہ 273، مشکوٰۃ: باب الانذار والتحذیر) جو اس بات کا ثبوت ہے کہ آخری زمانے میں خلافت ایک مستقل اصلاح نفس کا ذریعہ ہوگی۔ لفظ صالح کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

یاد رکھو کہ صلاح کا لفظ وہاں آتا ہے جہاں فساد کا بالکل نام و نشان نہ رہے۔ انسان کبھی صالح نہیں کہلا سکتا جب تک وہ عقاید ردیہ اور فاسدہ سے خالی نہ ہو اور پھر اعمال بھی فساد سے خالی ہو جائیں۔

(ملفوظات۔ جلد اول، صفحہ 119)

یعنی ہم دیکھتے ہیں کہ صحت مند جسم کے لئے صالح خون اور صالح اعضاء ضروری ہیں اور اگر جسم صالح نہ ہو تو بیماری میں مٹھاس بھی کڑوی لگتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

اسی طرح پر جب تک انسان صالح نہیں بنتا اور ہر قسم کی بدیوں سے نہیں بچتا اور خراب مادے نہیں نکلتے، اس وقت تک عبادت کڑوی معلوم ہوتی ہے۔ نماز پڑھتا ہے لیکن اسے کوئی لذت اور سرور نہیں آتا۔ … عبادت میں مزا اسی وقت آتا ہے جب گندے مواد اندر سے نکل جاتے ہیں۔ پھر انس اور ذوق و شوق پیدا ہوتا ہے۔ اصلاح انسانی اس درجہ سے شروع ہوتی ہے۔

(الحکم 24 مئی 1905ء)

خلافت کا وعدہ انہیں لوگوں سے ہے جن کے اعمال ہر قسم کے فتنہ و فساد سے پاک ہوں۔ اس پاکیزگی کے لئے اللہ تعالیٰ انبیاء اور خلفاء مقرر فرماتا ہے۔ ان وجودوں سے محبت اور ان کی پیروی سے ہی انسانی نفس کی اصلاح ممکن ہے اور ان وجودوں سے دوری اور بے وفائی نفس کے فساد کا موجب بنتی ہے۔ چنانچہ خلافت سے محبت کا دعویٰ کرنے سے پہلے یہ سمجھ لینا ضروری ہے کہ محبت کہتے کسے ہیں؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

درحقیقت جو شخص کسی سے کامل محبت کرتا ہے تو گویا اسے پی لیتا ہے۔ … اور اس کے اخلاق اور اس کے چال چلن کے ساتھ رنگین ہو جاتا ہے۔ … یہاں تک کہ اسی کا روپ ہو جاتا ہے جس سے وہ محبت کرتا ہے۔ یہی بھید ہے کہ جو شخص خدا سے محبت کرتا ہے وہ ظلی طور پر بقدر اپنی استعداد کے اس نور کو حاصل کر لیتا ہے جو خدا تعالیٰ کی ذات میں ہے۔ اور شیطان سے محبت کرنے والے وہ تاریکی حاصل کر لیتے ہیں جو شیطان میں ہے۔

(نور القرآن، نمبر 2۔ روحانی خزائن، جلد 9، صفحہ 430)

محبت کی حقیقت بالالتزام اس بات کو چاہتی ہے کہ انسان سچے دل سے اپنے محبوب کے تمام شمائل اور اخلاق اور عبادات پسند کرے اور ان میں فنا ہونے کے لئے بدل و جان ساعی ہو، تا اپنے محبوب میں ہو کر وہ زندگی پاوے جو محبوب کو حاصل ہے۔ … محبت ایک عربی لفظ ہے اور اصل معنی اس کے پُر ہو جانا ہے۔ … حب جو دانہ کو کہتے ہیں وہ بھی اسی سے نکلا ہے جس سے یہ مطلب ہے کہ وہ پہلے دانہ کی تمام کیفیت سے بھر گیا۔

(نور القرآن، نمبر 2۔ روحانی خزائن، جلد 9، صفحہ 431-432)

یعنی جس چیز کا دانہ ہے، اس دانے سے اسی چیز کے خواص ظاہر ہوں گے۔ گندم کا دانہ جب بھی اُگے گا اس سے گندم ہی اُگے گی۔ جَو کے دانہ سے جَو کا پودا ہی پھوٹے گا۔ اسی طرح جس ہستی سے محبت کا دعویٰ ہے، اس شخص کے قول اور فعل اور عادت اور خلق کا اثر اپنے دل پر ڈالنے کا نام محبت ہے۔

چنانچہ خلافت سے محبت کا مطلب صرف زبانی دعویٰ نہیں بلکہ اپنے وجود سے ان صفات کی عکاسی کرنا ہے جو اللہ، اس کا رسول اور خلیفۂ وقت ہم میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ اللہ فرماتا ہے کہ قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ (سورۃ آل عمران 32:3) کہ اے نبی انہیں بتا دے کہ اللہ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو میری پیروی کرو۔ اسی طرح آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ عَلَیۡکُمۡ بِسُنَّتِیۡ وَسُنَّۃِ الۡخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیۡنَ الۡمَھۡدِیِّیۡنَ کہ تم پر میری اور میرے خلفاء راشدین کی سنت پر عمل کرنا ضروری ہے۔ لہٰذا آج اصلاح نفس کے لئے خلافت کی پیروی اور محبت ضروری ہے۔ کیونکہ خلافت سے محبت میں رسول کی محبت اور رسول کی محبت میں اللہ کی محبت کا راز پنہاں ہے۔ آنحضور ﷺ نے اپنے بعد خلافت کے دو ہی زمانوں کا ذکر فرمایا ہے۔ ایک اپنے فوراً بعد قائم ہونے والی خلافت اور دوسری امت میں بگاڑ کے بعد آخری زمانے میں قائم ہونے والی خلافت۔ پس خلافت کے یہ دونوں دور خُلَفَاءِ الرَّاشِدِیۡنَ الۡمَھۡدِیِّیۡنَ کے دور ہیں جن کے ذریعے انسان اپنی اصلاح کر سکتا ہے۔ اسی لئے آنحضور ﷺ نے اپنی سنت کے ساتھ ساتھ خلفائے راشدین کی سنت پر عمل کو بھی ضروری قرار دیا۔

محبت کے مفہوم سے ظاہر ہے کہ خلافت کی محبت سے مراد خلیفۂ وقت سے ایسا دلی تعلق ہے کہ انسان اپنے محبوب میں فنا ہو کر اس میں کھو جائے۔ یعنی ہماری ہر حرکت و سکون خلافت کی مرضی و منشاء کے مطابق ہو جائے۔ خلافت کا درد ہمارا درد ہو۔ خلافت کی خوشی ہماری خوشی ہو۔ ہماری خواہشات، ہمارے قول اور ہمارے فعل ایسے ہوں کہ ہمیں زبان سے نہ بتانا پڑے کہ ہم خلیفۂ وقت سے محبت کرتے

ہیں بلکہ ہمارے اعمال اس محبت اور وفا کی عملی گواہی دے رہے ہوں۔

خلافت سے محبت اور اصلاح نفس ایک دوسرے کے لئے لازم وملزوم ہیں کیونکہ اگر خلافت سے محبت ہے تو خلافت کی پیروی میں اصلاح نفس ضروری ہے اور اصلاح نفس کے لئے خلافت سے محبت اور وفا ضروری ہے۔

جب اللہ فرماتا ہے کہ وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّہُمۡ فِی الۡاَرۡضِ کہ ایمان اور عمل صالح کرنے والوں سے اللہ کا وعدہ ہے کہ انہیں خلافت عطا فرمائے گا تو مطلب یہ ہے کہ خلافت کی برکتیں ان لوگوں کو ملیں گی جو نبی کی پیروی میں احکام شریعت پر عمل کرتے ہوئے اپنے نفس کی اصلاح کریں گے اور ایسے اعمال بجالائیں گے جس میں کوئی فساد نہ ہوگا اور ہر عمل میں اپنی بھلائی کے ساتھ ساتھ قومی اور اجتماعی بھلائی کو پیش نظر رکھیں گے۔ لیکن اگر کوئی فتنہ وفساد والی حرکتیں کرے گا وہ خلافت کی حقیقی برکات سے محروم رہے گا۔ بیعت سے نکلنے والا جہالت کا شکار ہوجائے گا۔ جیسا کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جو اس حالت میں فوت ہوا کہ اس کی گردن میں کسی کی بیعت نہ تھی فَقَدْمَاتَ مِیتَۃً جَاھِلِیَّۃً ۔ (صحیح مسلم۔ کتاب الامارۃ، باب بلزوم الجماع عند ظھور الفتن) وہ جہالت کی موت مرا۔ نیز فرمایا یَدُ اللہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ وَمَنْ شَذَّ شُذَّ اِلَی النَّارِ (جامع ترمذی۔ کتاب الفتن، باب لزوم الجماع) کہ اللہ کی مدد جماعت کے ساتھ ہوا کرتی ہے جو شخص جماعت سے الگ ہوا وہ گویا آگ میں پھینکا گیا۔ نیز آپؐ نے آخری زمانے کے فتنوں کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا کہ فَاِنْ رَأَیْتَ یَوْمَئِذٍ خَلِیْفَۃَ اللہِ فِی الْاَرْضِ فَالْزِمْہُ وَ اِنْ نُھِکَ جِسْمُکَ وَ اُخِذَ مَالُکَ (مسند احمد بن حنبل۔ حدیث نمبر 22333) اگر تم اس وقت زمین میں اللہ کا خلیفہ دیکھو تو اس سے چمٹ جانا۔ خواہ تمہارا جسم تار تار کردیا جائے اور تمہارا مال لوٹ لیا جائے۔ یعنی آنحضور ﷺ نے تاکید فرمائی کہ اس دور میں خلافت سے محبت اور وفا کرنا خواہ اس کے لئے تمہیں جان اور مال کی قربانی ہی کیوں نہ دینی پڑے۔ کیونکہ محبت کا دعویٰ کرنا تو آسان ہے لیکن جب قربانی کا موقع آتا ہے تو شیطان انسانی نفس کو دھوکہ میں مبتلا کردیتا ہے۔ وہ کبھی آباواجداد کی جھوٹی عزت کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے، کبھی اولاد، رشتہ داروں یا دوستوں کی طرفداری کی شکل میں، کبھی مال اور تجارت کی حرص اور کبھی عالیشان گاڑیوں اور جائیداد کے لالچ کی صورت میں انسانی نفس کے سامنے کھڑا ہوجاتا ہے اور انسان خدا کو چھوڑ کر شیطان کی راہ اپنالیتا ہے۔ اسی لئے فرمایا کہ قُلۡ اِنۡ کَانَ اٰبَآؤُکُمۡ وَاِخۡوَانُکُمۡ وَاَزۡوَاجُکُمۡ وَعَشِیۡرَتُکُمۡ وَاَمۡوَالُ ۣاقۡتَرَفۡتُمُوۡہَا وَتِجَارَۃٌ تَخۡشَوۡنَ کَسَادَہَا وَمَسٰکِنُ تَرۡضَوۡنَہَاۤ اَحَبَّ اِلَیۡکُمۡ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوۡلِہٖ وَجِہَادٍ فِیۡ سَبِیۡلِہٖ فَتَرَبَّصُوۡا حَتّٰی یَاۡتِیَ اللّٰہُ بِاَمۡرِہٖ ؕ وَاللّٰہُ لَا یَہۡدِی الۡقَوۡمَ الۡفٰسِقِیۡنَ ۝ (سورۃ التوبہ 24:9) کہ اے نبی! کہہ دے کہ اگر تمہارے باپ دادا، تمہارے بیٹے، بھائی، بیویاں، رشتہ دار اور تمہارے اموال جو تم کماتے ہو اور تجارت (یا کاروبار) جس کے گھاٹے سے تم ڈرتے ہو اور وہ گھر جنہیں تم پسند کرتے ہو۔ اگر یہ سب کچھ تمہیں اللہ اور اس کے رسول سے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ محبوب ہیں تو پھر انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا فیصلہ لے آئے اور اللہ فاسقوں کو پسند نہیں کرتا۔

خلافت کے وعدے اور پیشگوئیوں سے ظاہر ہے کہ جس طرح پہلے دور میں صحابہ نے آنحضور ﷺ اور خلافت کی محبت میں قربانیاں دیں۔ آخرین میں بھی حقیقی مومن خلافت کے ساتھ محبت کرتے ہوئے اس سے چمٹے رہیں گے اور ہر قسم کی قربانیاں دینے کے لئے تیار ہوں گے۔

قرآن کریم میں بیان فرمودہ برکاتِ خلافت میں سے ایک یہ بیان ہوئی ہے کہ یَعۡبُدُوۡنَنِیۡ لَا یُشۡرِکُوۡنَ بِیۡ شَیۡئًا کہ وہ میری عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اللہ کی عبادت اور شرک سے پرہیز اصلاح نفس کی بنیادی کنجی ہے جس سے روحانی آسمان کے دروازے کھلتے ہیں اور انسان شیطان سے دور ہوکر ان الٰہی انعامات کا وارث بن سکتا ہے جن کی سورۃ فاتحہ میں دعا سکھلائی گئی ہے۔

سورۃ فاتحہ میں انسان اللہ تعالیٰ کی ربوبیت اور رحمانیت کا ذکر کرکے خدا کے حضور عرض کرتا ہے اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ۝ اِہۡدِ نَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ۝ کہ اے خدا چونکہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں لہٰذا تو ہی ہمیں صراط مستقیم دکھا جو انعام یافتہ لوگوں کا راستہ ہو اور مَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ اور ضَّآلِّیۡنَ کا راستہ نہ ہو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں واضح فرماتا ہے کہ ضَّآلِّیۡنَ کے راستے سے بچ کر صراط مستقیم کیسے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ چنانچہ فرمایا کہ:

اَلَمۡ اَعۡہَدۡ اِلَیۡکُمۡ یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ اَنۡ لَّا تَعۡبُدُوا الشَّیۡطٰنَ ۚ اِنَّہٗ لَکُمۡ عَدُوٌّ مُّبِیۡنٌ ۝ وَّ اَنِ اعۡبُدُوۡنِیۡ ؕ ہٰذَا صِرَاطٌ مُّسۡتَقِیۡمٌ ۝ وَلَقَدۡ اَضَلَّ مِنۡکُمۡ جِبِلًّا کَثِیۡرًا ؕ اَفَلَمۡ تَکُوۡنُوۡا تَعۡقِلُوۡنَ ۝ (سورۃ یٰسین 61:36۔63)

کہ اے بنی آدم! کیا میں نے تم پر یہ ذمہ داری نہیں ڈالی تھی کہ شیطان کی عبادت نہ کیا کرو وہ تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے اور میری عبادت کیا کرو۔ یہی صراط مستقیم ہے اور شیطان تم میں سے بہت سی مخلوق کو گمراہ کرچکا ہے کیا تم عقل نہیں کرتے؟

یعنی سورۃ فاتحہ کی دعا کا جواب دے دیا کہ تم صراط مستقیم چاہتے ہو تو سنو اس کی اول شرط یہ ہے کہ پہلے شیطان کی عبادت سے انکار کرو۔ پھر یہ کہ صرف میری عبادت کرو۔ ھٰذَا صِرَاطٌ مُّسۡتَقِیۡمٌ ۔ یہ صراط مستقیم ہے۔ پرہیز کے بغیر دوا فائدہ نہیں دیتی۔ انسان زہر کھاتا جائے تو تریاق بھی بے کار رہوگا۔ اگر شیطان کی عبادت کا زہر کھاتے رہوگے تو تمہارے نفس سے شیطان کی ہی عکاسی ہوگی اس کی کبھی اصلاح نہیں ہوگی اور خدا کی رحمت کا تریاق تمہیں عطا نہیں ہوگا کیونکہ وَلَقَدۡ اَضَلَّ مِنۡکُمۡ جِبِلًّا کَثِیۡرًا (سورۃ یٰسین 63:36) ۔ اس نے تم میں بہت سی مخلوق کو ضالین بنادیا ہے۔ یعنی جہاں خدا تعالیٰ کی عبادت کے نتیجے میں صراط مستقیم حاصل ہوتا ہے وہاں شیطان کی عبادت کے نتیجے میں ضالین کا مقدر ملتا ہے۔

یاد رہے کہ عبادت صرف ظاہری نماز، روزے کا ہی نام نہیں بلکہ انسان کا ہر عمل عبادت ہے۔ اور ہر انسان، ہر وقت عبادت کررہا ہے۔... کہتے ہیں کہ رمضان کے مہینے میں ایک ضعیف بزرگ جو روزہ نہ رکھ سکتا تھا، گلی کے کونے میں، آڑ میں بیٹھا کھانا کھارہا تھا۔ دو منچلے نوجوانوں کو شرارت سوجھی تو پاس جاکے پوچھنے لگے کہ بابا جی روزہ ہے؟ بزرگ نے کہا جی بیٹا میرا روزہ ہے۔ اس پہ نوجوان کھل کھلا کے ہنس پڑے کہ بابا جی کھانا بھی کھارہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ میرا روزہ ہے۔ بابا جی نے ان کو ہنستے دیکھ کر فرمایا کہ بیٹا! میرے دل میں صبح سے کوئی برا خیال نہیں آیا۔ میرے دماغ میں کسی کے خلاف کوئی فسادی سوچ پیدا نہیں ہوئی۔ میری آنکھوں نے بدنظری نہیں کی۔ نہ میں نے زبان سے کسی کی برائی کی اور نہ میرے کانوں نے کسی کی برائی سنی۔ اور نہ ہی میں نے اپنے ہاتھ اور زبان سے کسی کو تکلیف پہنچائی۔ لہٰذا میرے دل کا بھی روزہ ہے۔ میرے دماغ کا بھی روزہ ہے۔ میری آنکھوں کا، میرے کانوں کا، میری زبان کا، میرے ہاتھوں اور پاؤں کا بھی روزہ ہے۔ لیکن بیٹا! بڑھاپے میں بیماری اور کمزوری کی وجہ سے بس میرا معدہ روزہ نہیں رکھ سکتا۔ باقی تو اللہ کے فضل سے پورے جسم کا روزہ ہے۔... پھر بابا جی نے انہیں پوچھا کہ بیٹا کیا آپ کا بھی روزہ ہے؟ تو وہ شرمندہ ہوکر بولے بابا

جی! ہمارا تو صرف معدے کا ہی روزہ ہے۔

انسان کے دل میں اٹھنے والا ہر خیال عبادت ہے۔ دماغ میں آنے والی ہر سوچ عبادت ہے۔ آنکھوں سے دیکھا جانے والا ہر منظر عبادت ہے۔ زبان سے نکلنے والا ہر لفظ عبادت ہے اور جسم سے سرزد ہونے والا ہر عمل عبادت ہے۔ لیکن عبادت ہے کس کی؟ یہ فیصلہ ہمیں کرنا ہے۔ کیونکہ اگر انسان کے دل میں اٹھنے والے خیالات اچھے ہیں تو یہ اللہ کی طرف سے ہیں اور اگر برے ہیں تو وہ شیطان کی طرف سے ہیں۔ شیطانی خیالات دماغ میں آ کر فساد پر مبنی سوچ کی شکل اختیار کرتے ہیں۔ یہی خیالات پھر زبان پہ آتے ہیں تو شیطانی اقوال اور جسم سے عملی صورت میں ظاہر ہوں تو شیطانی اعمال بن جاتے ہیں۔ غرض اگر کسی کے دل کے خیالات، دماغ کے تصورات، اس کی زبان کے اقوال اور جسم کے اعمال سے شیطانی مقاصد کی عکاسی ہو رہی ہے تو اس کا مطلب ہے کہ وہ اللہ کی نہیں بلکہ شیطان کی عبادت کر رہا ہے۔ اور اگر ان سب اعضاء سے اللہ کا رنگ جھلکتا ہے تو وہ اللہ کی عبادت کر رہا ہے۔ شیطان کی عبادت کرنے والے اولیاء الشیطان اور اللہ کی عبادت کرنے والے اولیاء اللہ کہلاتے ہیں۔ پس ہمارا فرض ہے کہ ہم شیطان کی عبادت چھوڑ دیں اور اس کے اولیاء کو پہچانیں اور اپنی مجلسوں کی حفاظت کریں۔ بدکردار، جھوٹے، خائن اور خدا اور اس کے رسول اور خلافت کے خلاف بدزبانی اور تدبیریں کرنے والوں سے ہوشیار رہیں اور ان کی صحبت سے بچیں۔

جو لوگ جھوٹ، خیانت، بددیانتی اور دھوکہ دہی سے کام لیتے ہوئے شیطانی ذرائع کو اپنے رزق اور کامیابی کا ذریعہ بناتے ہیں۔ ان کا خدا تعالیٰ کی ربوبیت سے رشتہ کٹ جاتا ہے۔ پس ان آیات میں اللہ تعالیٰ واضح فرما رہا ہے کہ میں نے تمہیں منع کیا تھا کہ شیطان کی عبادت نہ کرنا، صرف میری عبادت کرنا۔ یہ صراط مستقیم ہے۔ جب کہ تم نے اپنے اعمال و افعال میں تو شیطان کو معبود بنا کر رکھا ہے اور ریاکاری سے مجھے کہتے ہو۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ؟ جاؤ جس شیطان کی عبادت کر رہے ہو اسی سے مدد مانگو۔

پس جب خدا نے خلافت کی برکات میں فرمایا کہ یَعۡبُدُوۡنَنِیۡ وہ صرف میری عبادت کریں گے۔ لَا یُشۡرِکُوۡنَ بِیۡ شَیۡـًٔا میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ تو اس سے واضح ہو گیا کہ خلافت سے محبت کرنے والے اپنے کسی قول یا فعل میں شیطان کی عبادت کر کے اسے اللہ کا شریک نہیں بناتے۔ خلافت سے محبت اور وابستگی کے نتیجے میں ان کا نفس شیطانی تسلط سے آزاد ہو جاتا ہے اور ان کی ہر حرکت و سکون اللہ کی عبادت کا اظہار کر رہی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَالَّذِیۡنَ اجۡتَنَبُوا الطَّاغُوۡتَ اَنۡ یَّعۡبُدُوۡھَا وَ اَنَابُوۡۤا اِلَی اللّٰہِ لَھُمُ الۡبُشۡرٰی (سورۃ الزمر 39: 18) کہ جو لوگ سرکش اور شیطانی ہستیوں کی عبادت سے اجتناب کرتے ہیں اور اللہ کی طرف جھکتے ہیں ان کے لئے خوشخبری ہے۔

یعنی یہ نہیں ہو سکتا کہ تم بیک وقت شیطانوں اور سرکش لوگوں کے بندے بھی بن جاؤ اور اللہ کے بندے بھی۔ تمہیں ان میں سے ایک کی بندگی چھوڑنی پڑے گی۔ اگر تم اللہ کے عبادت گزار بننا چاہتے ہو تو شیطان کی بندگی چھوڑ دو۔ اگر شیطان کے پیچھے چلو گے تو تمہارا خدا سے تعلق ٹوٹ جائے گا اور تمہاری عبادتیں محض ریاکاری ہوں گی۔ اور ایسی عبادتیں تمہارے نفس کی اصلاح کرنے کی بجائے، اسے ہلاک کرنے کا باعث ہوں گی۔ جیسے فرمایا۔ فَوَیۡلٌ لِّلۡمُصَلِّیۡنَ ۙo الَّذِیۡنَ ھُمۡ عَنۡ صَلَاتِھِمۡ سَاھُوۡنَ o (سورۃ الماعون 107: 5-6) کہ جو لوگ نماز کی حقیقت سے بے خبر ہو کر نماز پڑھتے اور محض ریاکاری کرتے ہیں، ان کے لئے ہلاکت ہے۔

پس جب خلافت کے متعلق فرمایا کہ یَعۡبُدُوۡنَنِیۡ لَا یُشۡرِکُوۡنَ بِیۡ شَیۡـًٔا یہ واضح ہو گیا کہ خدا تعالیٰ کے حضور خلافت سے محض ریاکاری کی محبت کام نہیں آئے گی بلکہ ایسی محبت جس سے آپ کا نفس شیطانی اعمال سے پاک نظر آئے اور اس میں الٰہی رنگ جھلکتا ہو۔ یہ اصل محبت ہے۔

آپ جانتے ہیں کہ آنحضور ﷺ نے آخری زمانہ میں دجال کے عظیم فتنے کا ذکر فرمایا ہے جس کی ہلاکت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھوں مقدر ہے۔ آنحضرت ﷺ نے دجال کے فتنے سے محفوظ رہنے کے لئے سورۃ کہف کی پہلی اور آخری دس آیات پڑھنے کی تلقین فرمائی۔ سورۃ کہف کی پہلی آیات پر غور کریں تو یہ واضح ہو جاتا ہے کہ دجال کون ہے۔ اس کا مقابلہ کرنے والے کون ہیں۔

ان آیات پہ غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ دجال وہی ضالین ہیں جو خدا کا بیٹا بناتے ہیں۔ جن کو شیطان نے گمراہ کر دیا اور وہ شیطانی اعمال میں مبتلا ہو گئے اور فرمایا وَیُبَشِّرُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ الَّذِیۡنَ یَعۡمَلُوۡنَ الصّٰلِحٰتِ (سورۃ بنی اسرائیل 17:10) ان کے مقابل پہ بشارت ہے ان کے لئے جو مومن اور عمل صالح کرنے والے ہیں۔ یعنی جو خلافت کے ساتھ وابستہ ہوں گے۔ مراد یہ کہ آنے والا مسیح موعود دجال کے شیطانی اعمال کے مقابلے میں اصلاح نفس کرنے والی جماعت قائم کرے گا اور دلائل کے ساتھ انسانیت سے دجالیت کے اثر کو مٹانے کی بنیاد رکھ دے گا۔ اور یہ روحانی جہاد اللہ کی قائم کردہ قدرتِ ثانیہ کی قیادت میں جاری رہے گا۔ شیطان گمراہی کے جال پھینکے گا لیکن خلافت کی قیادت میں شیطانی تدبیریں خاک میں ملا دی جائیں گی۔ بالآخر ایمان اور عمل صالح کرنے والوں، یعنی خلافت کے پیروکاروں کو اللہ تعالیٰ کامیابی کی بشارت دے رہا ہے۔

پس خلافت سے محبت کا دعویٰ ہے تو ہمیں شیطان کے اندرونی دجل، جھوٹ، فریب اور ملمع سازی کے بت بھی پاش پاش کرنا ہوں گے۔ اگر ہمارے اندر یہ جڑ پکڑ رہے ہیں تو پھر خلافت سے محبت کے زبانی دعووں کی ملمع سازی ہمارے کسی کام نہ آئے گی۔ بلعم باعور بھی ظاہری نیکی اور تقویٰ میں کم نہ تھا۔ لیکن اپنی نیکیوں کے زعم میں حکومت وقت کے ساتھ مل کر جب وہ حضرت موسیٰ کے مقابلہ پر آیا تو ہلاکت اس کا مقدر بن گئی۔

قرآن کریم میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ بیان ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے پوچھا کہ اے موسیٰ! یہ تیرے ہاتھ میں کیا ہے۔ آپ نے عرض کی کہ یہ میرا عصا ہے۔ اللہ نے فرمایا کہ اسے زمین پہ پھینک دے۔ آپ نے پھینک دیا۔ تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ سانپ بن گیا ہے۔ آپ گھبرائے تو اللہ نے فرمایا ڈرنا نہیں اسے پکڑ لے۔ (تیرے ہاتھ میں آئے گا تو) ہم اسے واپس اصل حالت میں لوٹا دیں گے۔ حضرت موسیٰ کے ہاتھ میں آنے پر وہ دوبارہ عصا بن گیا۔ یہ ایک کشفی نظارہ تھا۔ عصا سے مراد دراصل جماعت ہوتی ہے۔ اس میں بتایا گیا کہ اگر قوم نبی یا خلیفہ کے ہاتھ میں رہے گی تو صالح اور مضبوط ہوگی اگر اس سے روگردانی کرے گی تو روحانی طور پر سانپ کی طرح زہریلی بن جائے گی۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ قوم کی اصلاح کا حقیقی ذریعہ صحبت صلحاء ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے خلافت کا قیام فرما کر اس دور میں اصلاح نفس کا ایک بہترین ذریعہ عطا فرمایا ہے جس کی قدر کرنا ہمارا فرض ہے کیونکہ اللہ فرماتا ہے کہ لَئِنۡ شَکَرۡتُمۡ لَاَزِیۡدَنَّکُمۡ وَلَئِنۡ کَفَرۡتُمۡ اِنَّ عَذَابِیۡ لَشَدِیۡدٌ o (سورۃ ابراہیم 14: 8) اگر تم شکر کرو گے تو میں مزید عطا کروں گا اور اگر انکار کرو گے تو میرا عذاب بہت سخت ہے۔

چنانچہ تاریخ بتاتی ہے کہ حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی نے انکار کیا تو خدا کی نظروں سے گر گئی۔ حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے نے انکار کیا اور تباہ و برباد ہو گیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا

بیٹا حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے مقابل پر آیا، تو تاریخ میں اس کا یہ فعل نفرت کی نگاہ سے یاد رکھا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے نے خلافت کے مقابل پہ کھڑا ہو کے بدنامی و رسوائی کے سوا کیا حاصل کیا؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے کہ اِنِّی مُعِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِعَانَتَکَ وَاِنِّی مُھِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ ۔ کہ جو تیری مدد کرے گا میں اس کی مدد کروں گا اور جو تیری اہانت کرے گا میں اسے ذلیل و رسوا کر دوں گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

تم یقیناً یاد رکھو اگر تم میں وفاداری اور اخلاص نہ ہو تو تم جھوٹے ٹھہرو گے۔ اور خدا تعالیٰ کے حضور راستباز نہیں بن سکتے۔ ایسی صورت میں دشمن سے پہلے وہ ہلاک ہو گا جو وفاداری کو چھوڑ کر غداری کی راہ اختیار کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ فریب نہیں کھا سکتا اور نہ اسے کوئی فریب دے سکتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ تم سچا اخلاص اور صِدق پیدا کرو۔ (ملفوظات۔ جلد 2، صفحہ 138)

پھر فرمایا:

صادقوں کی صحبت میں رہنا ضروری ہے۔ بہت سے لوگ ہیں جو دور بیٹھ رہتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ کبھی آئیں گے۔ اِس وقت فرصت نہیں ہے۔ بھلا تیرہ سو سال کے موعود سلسلہ کو جو لوگ پالیں اور اس کی نصرت میں شامل نہ ہوں اور خدا اور رسول کے موعود کے پاس نہ بیٹھیں، وہ فلاح پا سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ ... ہم نے بار ہا اپنے دوستوں کو نصیحت کی ہے اور پھر کہتے ہیں کہ وہ بار بار یہاں آ کر رہیں۔ اور فائدہ اٹھائیں، مگر بہت کم توجہ کی جاتی ہے۔ لوگ ہاتھ میں ہاتھ دے کر دین کو دنیا پر مقدم کر لیتے ہیں مگر اس کی پرواہ کچھ نہیں کرتے۔ ... اللہ تعالیٰ سے مکر کرنا مومن کا کام نہیں۔ جب موت کا وقت آ گیا پھر ساعت آگے پیچھے نہ ہوگی۔ وہ لوگ جو اس سلسلہ کی قدر نہیں کرتے اور ... یہاں آ کر میرے پاس کثرت سے نہیں رہتے اور ان باتوں کو جو خدا تعالیٰ ہر روز اپنے سلسلہ کی تائید میں ظاہر کرتا ہے نہیں سنتے اور دیکھتے، وہ اپنی جگہ پر کیسے ہی نیک اور متقی اور پرہیزگار ہوں۔ مگر میں یہی کہوں گا کہ جیسا چاہئے انہوں نے قدر نہیں کی۔ ... پس اگر تم واقعی اس سلسلہ کو شناخت کرتے ہو اور خدا پر ایمان لاتے ہو اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا سچا وعدہ کرتے ہو تو میں پوچھتا ہوں کہ اس پر کیا عمل ہوتا ہے؟ کیا کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ ○ (سورۃ التوبہ 9: 119) کا حکم منسوخ ہو چکا ہے؟ اگر واقعی تم ایمان لاتے ہو اور سچی خوش قسمتی یہی ہے تو اللہ تعالیٰ کو مقدم کر لو۔ اگر ان باتوں کو ردی اور فضول سمجھو گے تو یاد رکھو! خدا تعالیٰ سے ہنسی کرنے والے ٹھہرو گے۔

(ملفوظات۔ جلد اول، ایڈیشن 2003ء قادیان، صفحہ 124، 125)

اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد آپؑ کا یہ ارشاد آپؑ کی خلافت کے ذریعہ قائم ہے کہ خلیفہ وقت کی صحبت میں بیٹھ کر آپ کی باتیں سنی جائیں اور ان پر کماحقہ عمل کر کے اپنی اصلاح کی جائے۔

آج بزرگانِ امت کی صدیوں پہلے کی گئی پیشگوئیاں اس شان کے ساتھ پوری ہو رہی ہیں کہ انکار کی گنجائش ہی باقی نہیں رہی۔

حضرت امام باقر رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس وقت آسمان سے ایک منادی امام مہدی کے نام کا اعلان کرے گا۔ اس کو مشرق و مغرب کے سب لوگ سنیں گے۔ اس آواز سے سوئے ہوئے لوگ جاگ جائیں گے اور بیٹھے ہوئے اٹھ کھڑے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے گا جو اِس آواز پر توجہ دیتے ہوئے اِسے قبول کرلے گا۔ (بحار الانوار۔ جلد 52، صفحہ 230۔ دارالاحیا التراث العربی بیروت)

اسی طرح حضرت امام جعفر صادق رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک منادی امام مہدی کا نام لے کر آواز دے گا۔ یہ آواز عام ہوگی۔ اور اسے ہر قوم اپنی اپنی زبان میں سنے گی۔

(بحارالانوار۔ جلد 52، باب 25۔ علامات ظہور امام علیہ السلام من السفیانی و الدجال، صفحہ 448)

اسی طرح امام جعفر صادق رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ امام مہدی کے دور میں اگر کوئی مومن مشرق میں ہوگا تو وہ اپنے مغرب میں بیٹھے ہوئے بھائی کو دیکھ لے گا اور مغرب والا مشرق والے کو دیکھ لے گا۔ (ایضاً۔ صفحہ 448)

آج خلیفۂ وقت ان پیشگوئیوں کے مطابق ایم ٹی اے کی شکل میں امام مہدی کے نام کی منادی کر رہے ہیں گویا آسمان سے آواز آ رہی ہے کہ:

اِسْمَعُوْا صَوْتَ السَّمَاءِ جَاءَ الْمَسِیْح جَاءَ الْمَسِیْح
نیز بشنو از زمیں آمد امام کامگار
آسماں بارد نشاں الوقت می گوید زمیں
ایں دو شاہد از پئے من نعرہ زن چوں بے قرار

آج خدا نے ایم ٹی اے کے ذریعے خلیفۂ وقت اور عوام کے درمیان فاصلہ ختم کر دیا ہے۔ اور اگر آپ حالات کے پیشِ نظر خلیفۂ وقت کی خدمت میں حاضر نہیں ہو سکتے تو خلیفۂ وقت ایم ٹی۔ اے کی برکت سے ہر روز آپ کے گھر میں جلوہ افروز ہوتے ہیں۔ جتنا قریب سے آج خلیفۂ وقت کو دیکھنے اور آپ کی باتیں سننے کا موقع ہے، یہ موقع انسانی تاریخ میں کسی نبی یا خلیفہ کے دور میں نہیں آیا۔ لہٰذا اب اگر کوئی اپنے گھر میں بھی وقت نکال کے خلیفۂ وقت کی باتوں کو نہیں سنتا اور نہیں دیکھتا تو وہ بزرگانِ امت کی پیشگوئیوں کی قدر کرنے سے انکاری ہے اور بقول حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایسے لوگ خواہ اپنی جگہ پر کیسے ہی نیک اور متقی اور پرہیزگار ہوں، وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلافت کی بے قدری کر کے خدا سے استہزا کرنے والے ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

’’ایک بہت بڑی تعداد اللہ کے فضل سے خلافت سے وفا اور اخلاص کا تعلق رکھتی ہے۔ لیکن یاد رکھیں یہ ریزولیوشنز، یہ خط، یہ وفاؤں کے دعوے تب سچے سمجھے جائیں گے۔ ... جب آپ ان دعووں کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنالیں۔ یہ کہ وقتی جوش کے تحت نعرہ لگا لیا اور جب مستقل قربانیوں کا وقت آئے۔ ... تو سامنے سو سو مسائل کے پہاڑ کھڑے ہو جائیں۔ پس اگر یہ دعویٰ کیا ہے کہ آپ کو خدا تعالیٰ کی خاطر خلافت سے محبت ہے تو پھر... خلیفۂ وقت کی طرف سے تقویٰ پر قائم رہنے کی جو تلقین کی جاتی ہے۔ ... اس پر عمل کریں۔ ... تو پھر تمہاری کامیابیاں ہیں۔ ورنہ پھر کھوکھلے دعوے ہیں کہ ہم یہ کر دیں گے اور ہم وہ کر دیں گے ہم آگے بھی لڑیں گے اور پیچھے بھی لڑیں گے۔‘‘ (خطبات مسرور، جلد 5 صفحہ 393)

اللہ تعالیٰ ہمیں خلافت سے حقیقی محبت کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے اقوال و افعال خلافت سے وفا کا عملی نمونہ پیش کرنے والے ہوں۔ آمین!

ایک تصحیح

احمدیہ گزٹ کینیڈا فروری 2022ء کے صفحہ 25 پر مکرم مولانا لئیق احمد مشتاق صاحب مبلغ انچارج سرینام جنوبی امریکہ کی صاحبزادی محترمہ لبنیٰ لئیق صاحبہ کے نکاح اور تقریب شادی کا اعلان شائع ہوا تھا۔ سہواً ان کا حق مہر تین ہزار امریکن ڈالر کی بجائے پانچ ہزار امریکن ڈالر چھپ گیا ہے۔ احباب جماعت کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ محترمہ موصوفہ کے نکاح کا حق مہر تین ہزار امریکن ڈالر ($3000) ہی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عشقِ قرآن

مکرم ظہیر احمد طاہر صاحب، نائب صدر مجلس انصار اللہ جرمنی

وہ لوگ جنہیں ابتداء سے ہی دستِ قدرت تھام لیتا ہے۔ اُن کی سوچوں، اُن کے ارادوں اور اُن کے کاموں کا مرکز ومحور اللہ تعالیٰ کی ذاتِ اقدس ہو جاتی ہے۔ اُن کا اٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا، سونا جاگنا، بولنا اور خاموش رہنا گویا ہر حرکت وسکون اللہ تعالیٰ کی مرضی اور اُس کی رضا کے تابع ہو جاتا ہے۔ ایسے میں جب وہ بولتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اُن کی زبان اور قلم سے حقائق ومعارف کا ایک نہ ختم ہونے والا خزانہ جاری کر دیتا ہے جو زندگی بخش تاثیرات سے پُر اور اپنے اندر خارق عادت رنگ لئے ہوتا ہے۔

جو ہمارا تھا وہ دلبر کا سارا ہوگیا
آج ہم دلبر کے اور دلبر ہمارا ہوگیا

اللہ تعالیٰ کے کام بہت پُر حکمت اور نرالے ہیں۔ جن کی کنہ کو ایک عام آدمی نہیں پہنچ سکتا۔ ہر کام کے لئے ایک وقت مقرر ہے اور جب وہ مقررہ وقت آ پہنچتا ہے تو پھر وہ کام کُنْ سے فَیَکُوْن کے دائرے میں داخل ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق اپنی تکمیل کے مراحل طے کرنے لگتا ہے۔ آسمان پر کسی تبدیلی کا فیصلہ ہو جائے تو زمینی حالات خود بخود ساز گار ہو جایا کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ صاحبِ بصیرت ہواؤں کے رخ سے موسم کی تبدیلی کا اندازہ لگا لیتے ہیں۔

ہم مریضوں کی ہے تمہیں پہ نظر
تم مسیحا بنو خدا کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد اُسی آسمانی نظام کا حصہ ہے جو اس سے پہلے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کے ذریعہ دنیا میں جاری ہو چکا ہے۔ یہ نظام امن وآشتی، صلح وخیر، محبت و اخوت اور بھلائی و بھائی چارے کا پیغام ہے جو آپسی نفرتوں کو مٹا کر توحید کے پیغام کو عام کرنے کے لئے قائم ہوا ہے تا کہ دنیا کے انسانوں کو اللہ تعالیٰ کے نام پر ایک جگہ جمع کیا جا سکے۔ پس آپ کی آمد کا اصل مقصد اپنے آقا ومطاع حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کی متابعت میں قرآن شریف کی تعلیم کو از سرِ نو پھیلانا اور اس کی زندگی بخش تاثیرات کو دنیا میں عام کرنا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے مختلف طریقوں کے ذریعہ تعلیم قرآن کو عام کرنے کی سعی اور کوشش کی۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’خدا نے اپنی کتاب میں بہت جگہ اشارہ فرمایا ہے کہ میں اپنے ڈھونڈنے والوں کے دل نشانوں سے منور کروں گا۔ یہاں تک کہ وہ خدا کو دیکھیں گے اور میں اپنی عظمت انہیں دکھلاؤں گا یہاں تک کہ سب عظمتیں ان کی نگاہ میں ہیچ ہو جائیں گی۔ ... ہم نے اس حقیقت کو جو خدا تک پہنچاتی ہے قرآن سے پایا ہم نے اس خدا کی آواز سنی اور اس کے پُر زور بازو کے نشان دیکھے جس نے قرآن کو بھیجا۔ سو ہم یقین لائے کہ وہی سچا خدا اور تمام جہانوں کا مالک ہے۔ ہمارا دل اس یقین سے ایسا پُر ہے جیسا کہ سمندر کی زمین پانی سے۔ سو ہم بصیرت کی راہ سے اس دین اور اس روشنی کی طرف ہر ایک کو بلاتے ہیں ہم نے اس نورِ حقیقی کو پایا جس کے ساتھ سب ظلماتی پردے اٹھ جاتے ہیں اور غیر اللہ سے درحقیقت دل ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔‘‘ (کتاب البریہ۔ روحانی خزائن، جلد13، صفحہ 65)

تقریباً ساڑھے چودہ سو سال پہلے حکیم مطلق نے ضرورتِ انسانی کے عین مطابق اپنا شفا بخش کلام نازل فرمایا تھا تا کہ اُس کے بندے اس بابرکت کلام کی رہنمائی میں تاریکی کی اتھاہ گہرائیوں سے نکل کر ہدایت کی روشنی میں آ جائیں اور تقویٰ شعار زندگی گزارتے ہوئے خدا تعالیٰ کے پاک چہرے کو دیکھ سکیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

’’قرآن شریف وہ کتاب ہے جو عین ضرورت کے وقت آئی اور ہر ایک تاریکی کو دُور کیا اور ہر ایک فساد کی اصلاح کی اور توریت وانجیل کے غلط اور محرّف بیانات کو رد کیا اور علاوہ معجزات کے توحید باری پر عقلی دلائل قائم کیں۔‘‘

(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن، جلد23، صفحہ 270)

نیز فرمایا:

’’قرآن شریف معارف و حقائق کا ایک دریا ہے اور پیشگوئیوں کا ایک سمندر ہے اور ممکن نہیں کہ کوئی انسان بجز ذریعہ قرآن شریف کے پورے طور پر خدا تعالیٰ پر یقین لا سکے کیونکہ یہ خاصیت خاص طور پر قرآن شریف میں ہی ہے کہ اُس کی کامل پیروی سے وہ پردے جو خدا میں اور انسان میں حائل ہیں سب دور ہو جاتے ہیں۔ ہر ایک مذہب والا محض قصّہ کے طور پر خدا کا نام لیتا ہے مگر قرآن شریف اس محبوبِ حقیقی کا چہرہ دکھلا دیتا ہے اور یقین کا نور انسان کے دل میں داخل کر دیتا ہے اور وہ خدا جو تمام دنیا سے پوشیدہ ہے وہ محض قرآن شریف کے ذریعہ سے دکھائی دیتا ہے۔‘‘

(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن، جلد23، صفحہ 271-272)

بدقسمتی سے ایک لمبے عرصہ سے عالم اسلام علم پروری اور عقل دوستی سے دوری کے سبب یا یوں کہئے کہ علم دشمنی اور جہل دوستی کی وجہ سے پسماندگی کا شکار ہے۔ اور جب سے انہوں نے ہدایت اور نور کے سرچشمے اور خدائے بزرگ وبرتر کے بابرکت کلام قرآن کریم کو مہجور کی طرح چھوڑا ہوا ہے وہ جہالت کی اتھاہ گہرائیوں میں گر چکے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ انسانی عقل کا تعلق زمین سے ہے جبکہ وحی و الہام آسمان سے نازل ہوتے ہیں اور اِن دونوں کے اتصال سے کامل نور وجود پکڑتا ہے۔ جیسا کہ زمینی آنکھ آسمانی سورج سے روشنی لے کر نور پکڑتی ہے۔ پس وحی والہام کے بغیر نہ تو یقین کامل پیدا ہو سکتا ہے اور نہ ہی وہ نورِ فراست حاصل ہو سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی ذاتِ اقدس والا صفات کو پہچان سکے۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’جو لوگ وحی ولایت عظمیٰ کی روشنی سے منور ہیں اور لا المطهرون کے گروہ میں داخل ہیں ان سے بلا شبہ عادت اللہ یہی ہے کہ وہ وقتاً فوقتاً دقائق مخفیہ قرآن کے ان پر کھولتا رہتا ہے...... سو اس معرفت کے پانے سے اعجاز قرآن کریم ان پر کھل جاتا ہے۔‘‘

(مباحثہ لدھیانہ۔ روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 81)

وہ روشنی جو پاتے ہیں ہم اس کتاب میں
ہوگی نہیں کبھی وہ ہزار آفتاب میں

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے الہام وکلام کی روشنی میں قرآن شریف کے پُر حکمت لطائف ونکات، اُس کی صداقتوں، بلاغتوں اور حقائق ومعارف پر اطلاع پا کر یقین کی آنکھ سے اپنے محبوب حقیقی کے چہرے کو دیکھا اور پھر خدا تعالیٰ کی طرف سے ودیعت کئے گئے علم کلام کے ذریعہ کلام الٰہی کی تاثیرات و برکات کو ایسے منفرد اور دلنشین انداز میں دنیا کے سامنے پیش کیا جس کی نظیر تاریخ اسلام میں ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملتی۔ یہی وجہ ہے

کہ جس نے بھی آپ کی روحانی تحریرات کو فراست کی آنکھ سے پڑھا اور بصیرت کی روشنی میں پرکھا وہ ان کا گرویدہ ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔

حضور علیہ السلام قرآن شریف کی ضرورتِ نزول کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''قرآن شریف ایسے وقت میں آیا ہے کہ جب تمام اُمتوں نے اُصولِ حقّہ کو چھوڑ دیا تھا اور کوئی دین روئے زمین پر ایسا نہ تھا کہ جو خدا شناسی اور پاک اعتقادی اور نیک عملی پر قائم اور بحال ہوتا بلکہ سارے دین بگڑ گئے تھے اور ہر یک مذہب میں طرح طرح کا فساد دخل کر گیا تھا اور خود لوگوں کے طبائع میں دنیا پرستی کی محبت اس قدر بھر گئی تھی کہ بجز دنیا اور دنیا کے ناموں اور دنیا کے آراموں اور دنیا کی عزتوں اور دنیا کی راحتوں اور دنیا کے مال و متاع کے اور کچھ ان کا مقصد نہیں رہا تھا اور خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کے ذوق اور شوق سے بکلّی بے بہرہ اور بے نصیب ہو گئے تھے اور رسوم اور عادت کو مذہب سمجھا گیا تھا پس خدا نے جس کا یہ قانون قدرت ہے کہ وہ شدّتوں اور صعوبتوں کے وقت اپنے عاجز بندوں کی خبر لیتا ہے اور جب کسی سختی سے جیسے اِمساکِ باراں وغیرہ سے اس کے بندے قریب ہلاکت کے ہو جاتے ہیں بارانِ رحمت سے اُن کی مشکل کشائی کرتا ہے نہ چاہا کہ خلق اللہ ایسی بلا میں مبتلا رہے جس کا نتیجہ ہلاکت دائمی اور ابدی ہے سو اُس نے بہ تعمیل اپنے قانون قدیم کے کہ جو جسمانی اور روحانی طور پر ابتدا سے چلا آتا ہے قرآن شریف کو خلق اللہ کی اصلاح کے لئے نازل کیا۔''

(براہین احمدیہ، حصہ چہارم۔روحانی خزائن، جلد 1، صفحہ 658-660)

حقیقت یہ ہے کہ قرآن کریم کی عظمتِ شان اور بلندیٔ مراتب کو صحیح طور پر وہی جان سکتا ہے جس نے الہام و کلام کا مصفا آسمانی پانی پیا ہو اور وہ اُس منبع سے آشنا ہو جو عرفان و ایقان کی وادیوں سے نکلتا ہے۔ قرآن شریف ایسا معجز نما کلام ہے جو بعید از قیاس استعاروں سے پاک دقائق مخفیہ سے پُر کلام ہے جس کا ایک ایک لفظ اپنی خوبی و لطافت میں بے مثال ہے۔

کلامِ پاک یزداں کا کوئی ثانی نہیں ہرگز
اگر لولوئے عمّاں ہے وگر لعلِ بدخشاں ہے

خدا کے قول سے قولِ بشر کیونکر برابر ہو
وہاں قدرت یہاں درماندگی فرقِ نمایاں ہے

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

''قرآن شریف وہ کتاب ہے جس نے اپنی عظمتوں اپنی حکمتوں اپنی صداقتوں اپنی بلاغتوں اپنے لطائف و نکات اپنے انوارِ روحانی کا آپ دعویٰ کیا ہے اور اپنا بے نظیر ہونا آپ ظاہر فرما دیا ہے۔''

(براہین احمدیہ، حصہ چہارم۔روحانی خزائن، جلد 1، حاشیہ نمبر 11، صفحہ 662)

ملائک جس کی حضرت میں کریں اقرار لاعلمی
سُخن میں اُس کے ہمتائی، کہاں مقدورِ انساں ہے

قرآن کریم کی تعلیم رہتی دنیا تک نوع انسان کے لئے چراغ راہ اور دائمی نمونۂ عمل ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات پڑھنے والے جانتے ہیں کہ آپؑ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے تعلیم قرآن کو ہاتھ میں لیا اور دنیا کے تمام مذاہب سابقہ کو بار بار چیلنج دیا کہ وہ قرآن کریم کے مقابل پر اپنی اپنی الہامی کتابوں کو پیش کر کے اُن کے اوصاف اور خوبیاں دنیا کو دکھلائیں لیکن کسی بھی مذہب کے ماننے والے کو اس کی جرأت نہ ہوئی جب کہ اس کے مقابل پر آپؑ نے 80 سے زائد اپنی تصانیف میں قرآن کریم کے حقائق معارف کا بیش بہا خزانہ کھول کر دنیا کے سامنے پیش کیا اور براہین قطعیہ اور دلائل عقلیہ و نقلیہ سے قرآن شریف کا بے نظیر و بے مثل ہونا ثابت کیا۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

''زندہ مذہب وہی ہوتا ہے جس پر ہمیشہ کے لئے زندہ خدا کا ہاتھ ہو سو وہ اسلام ہے۔ قرآن میں دو نہریں اب تک موجود ہیں ایک دلائل عقلیہ کی نہر دوسری آسمانی نشانوں کی نہر۔''

(کتاب البریّہ۔روحانی خزائن، جلد 13، صفحہ 92-93)

کلام پاک پر انگشت نمائی اور زبان طعن دراز کرنا روزِ اوّل سے دشمنانِ اسلام کا وطیرہ رہا ہے۔ حضور علیہ السلام کے دل میں شانِ اسلام اور عظمتِ قرآن کے لیے جو انتہا درجہ غیرت اور دلی جوش پایا جاتا تھا وہ کس طرح برداشت کرسکتا تھا کہ کوئی انسان کلام پاک پر زبانِ طعن دراز کرے اور آپ اُس کا جواب نہ دیں۔ چنانچہ آپ نے اپنی ساری زندگی کے دوران کمال جرأت اور بغیر خوف لومۃ لائم دشمنان اسلام کی طرف سے قرآن شریف پر کئے گئے تمام اعتراضات کا ایک ایک کر کے نہ صرف جواب دیا بلکہ مسکت دلائل اور اعجاز نما براہین سے غیروں کے منہ بند کر کے قرآن شریف کو عجائبات روحانیہ کا ایک حسین مرقع ثابت کیا۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:

''قرآن شریف تو بجائے خود ایک عظیم الشان معجزہ ہے اور نہ صرف معجزانہ بلاغت و فصاحت رکھتا ہے بلکہ معجزات اور پیشگوئیوں سے بھرا ہوا ہے اور جن قوی دلائل سے وہ خدا تعالیٰ کے وجود کا ثبوت دیتا ہے وہ ثبوت نہ توریت کی رُو سے مل سکتا ہے نہ انجیل کی رُو سے حاصل ہو سکتا ہے۔'' (چشمہ معرفت۔روحانی خزائن، جلد 23، صفحہ 271)

نیز فرمایا:

''قرآن کریم صرف اپنی بلاغت و فصاحت ہی کے رُو سے بینظیر نہیں بلکہ اپنی ان تمام خوبیوں کی رُو سے بینظیر ہے جن خوبیوں کا جامع وہ خود اپنے تئیں قرار دیتا ہے اور یہی صحیح بات بھی ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے جو کچھ صادر ہے اُس کی صرف ایک خوبی ہی بیمثل نہیں ہونی چاہئے بلکہ ہر یک خوبی بیمثل ہو گی۔۔۔ خدا تعالیٰ کی پاک اور سچی کلام کو شناخت کرنے کی یہ ایک ضروری نشانی ہے کہ وہ اپنی جمیع صفات میں بے مثل ہو۔''

(کرامات الصادقین۔روحانی خزائن، جلد 7، صفحہ 60)

بنا سکتا نہیں اِک پاؤں کیڑے کا بشر ہرگز
تو پھر کیونکر بنانا نورِ حق کا اُس پہ آساں ہے

ارے لوگو کرو کچھ پاس شانِ کبریائی کا
زباں کو تھام لو اب بھی اگر کچھ بُوئے ایماں ہے

سو جاننا چاہئے کہ کوئی چیز اُسی وقت قابل توجہ سمجھی جائے گی جب وہ اپنی اس غرض کو اچھے رنگ میں پورا کرے جو اُس کے وجود کی علت غائی ہے۔ کسی بھی آسمانی کتاب کی اصل غرض یہ ہونی چاہئے کہ وہ اپنی پیروی کرنے والوں کو اپنی تعلیم، اپنی تاثیرات، اپنی قوت اصلاح اور اپنی روحانی خاصیت سے گناہ کی زندگی سے پاک کر کے اُن کے پیدا کرنے والے کی شناخت کروائے اور انہیں کامل بصیرت عطا کرے تا کہ وہ محبت اور عشق کے دائرے میں داخل ہو کر گناہ آلود زندگی سے نجات پائیں اور آسمانی آبِ حیات پی کر ابدی زندگی سے ہمکنار ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''سب سے سیدھی راہ اور بڑا ذریعہ جو انوار یقین اور تواتر سے بھرا ہوا اور ہماری روحانی بھلائی اور ترقی علمی کے لئے کامل رہنما ہے قرآن کریم ہے جو تمام دنیا کے دینی نزاعوں کے فیصل کرنے کا متکفل ہو کر آیا ہے جس کی آیت آیت اور لفظ لفظ ہزار ہا طور کا تواتر اپنے ساتھ رکھتی ہے اور جس میں بہت سا آبِ حیات ہماری زندگی کے لئے بھرا ہوا ہے اور بہت سے نادر اور بیش قیمت جواہر اپنے اندر مخفی رکھتا ہے جو ہر روز ظاہر ہوتے جاتے ہیں۔ یہی ایک عمدہ محک ہے جس کے ذریعہ سے ہم راستی اور ناراستی میں فرق کر سکتے ہیں۔ یہی ایک روشن چراغ ہے جو عین سچائی کی راہیں دکھاتا ہے۔ بلاشبہ جن لوگوں کو راہ راست سے مناسبت اور ایک قسم کا رشتہ ہے اُن کا دل قرآن شریف کی طرف کھنچا چلا جاتا ہے اور خدائے کریم نے اُن کے دل ہی اس طرح کے بنا رکھے ہیں کہ وہ عاشق کی طرح اپنے اس

محبوب کی طرف جھکتے ہیں اور بغیر اس کے کسی جگہ قرار نہیں پکڑتے اور اس سے ایک صاف اور صریح بات سن کر پھر کسی دوسرے کی نہیں سنتے اس کی ہر یک صداقت کو خوشی سے اور دوڑ کر قبول کر لیتے ہیں اور آخر وہی ہے جو موجب اشراق اور روشن ضمیری کا ہو جاتا ہے اور عجیب در عجیب انکشافات کا ذریعہ ٹھہرتا ہے اور ہر یک کو حسب استعداد معراج ترقی پر پہنچاتا ہے۔''

(ازالہ اوہام، حصہ دوم۔ روحانی خزائن، جلد 3، صفحہ 381-382)

قرآن شریف کی یہ معجزانہ شان ہے کہ وہ صدق سے اپنی طرف آنے والوں کے دلوں سے ظلمت کی تاریکی دُور کر کے انہیں منور کر دیتا ہے۔ قرآن کریم کی اسی خوبی و لطافت کو ایک عاشق صادق نے محسوس کیا، سمجھا اور دنیا کے سامنے کھول کھول کر بیان کیا تا کہ وہ بھی اس قیمتی خزانے سے اپنی جھولیاں بھر لیں۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

''ہمارا مشاہدہ اور تجربہ اور اُن سب کا جو ہم سے پہلے گزر چکے ہیں اس بات کا گواہ ہے کہ قرآن شریف اپنی روحانی خاصیت اور اپنی ذاتی روشنی سے اپنے سچے پیرو کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور اُس کے دل کو منور کرتا ہے اور پھر بڑے بڑے نشان دکھلا کر خدا سے ایسے تعلقات مستحکم بخش دیتا ہے کہ وہ ایسی تلوار سے بھی ٹوٹ نہیں سکتے جو ٹکڑہ ٹکڑہ کرنا چاہتی ہے۔ وہ دل کی آنکھ کھولتا ہے اور گناہ کے گندے چشمہ کو بند کرتا ہے اور خدا کے لذیذ مکالمہ مخاطبہ سے شرف بخشتا ہے اور علوم غیب عطا فرماتا ہے اور دعا قبول کرنے پر اپنے کلام سے اطلاع دیتا ہے اور ہر ایک جو اُس شخص سے مقابلہ کرے جو قرآن شریف کا سچا پیرو ہے خدا اپنے ہیبت ناک نشانوں کے ساتھ اس پر ظاہر کر دیتا ہے کہ وہ اُس بندہ کے ساتھ ہے جو اس کے کلام کی پیروی کرتا ہے۔'' (چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن، جلد 23، صفحہ 308-309)

اے عزیزو سنو کہ بے قرآں
حق کو پاتا نہیں کبھی انساں
جن کو اس نور کی خبر ہی نہیں
اُن کی اس یار پہ نظر ہی نہیں
ہے یہ فرقاں میں ایک عجیب اثر
کہ بناتا ہے عاشقِ دلبر

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

''مجھے بھیجا گیا ہے تا میں ثابت کروں کہ ایک اسلام ہی ہے جو زندہ مذہب ہے۔ اور وہ کرامات مجھے عطا کئے گئے ہیں جن کے مقابلہ سے تمام غیر مذہب والے اور ہمارے اندرونی اندھے بھی عاجز ہیں۔ میں ہر یک مخالف کو دکھلا سکتا ہوں کہ قرآن شریف اپنی تعلیموں اور اپنے علوم حکمیہ اور اپنے معارف دقیقہ اور بلاغت کاملہ کی رو سے معجزہ ہے۔ موسیٰ کے معجزہ سے بڑھ کر اور عیسیٰ کے معجزات سے صدہا درجہ زیادہ۔ میں بار بار کہتا ہوں اور بلند آواز سے کہتا ہوں کہ قرآن اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت رکھنا اور سچی تابعداری اختیار کرنا انسان کو صاحب کرامات بنا دیتا ہے اور اسی کامل انسان پر علوم غیبیہ کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔''

(ضمیمہ رسالہ انجام آتھم۔ روحانی خزائن، جلد 11، صفحہ 345)

سچے عشق کا تقاضا ہے کہ انسان جس سے محبت کرتا ہے اپنے آپ کو اس کے رنگ میں رنگین کر لے اور اپنے وجود کو مٹا کر اپنے معشوق میں گم ہو جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت کا مطالعہ کرنے والے جانتے ہیں کہ آپ کی اوّلین محبت خدا تعالیٰ کی ذات سے تھی اور آپ نے اپنے وجود کو اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کے عشق میں فنا کر لیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے بعد محبتِ رسول ﷺ آپ کے جسم و جان میں خون کی طرح دوڑ رہی تھی کیونکہ اس پاک وجود کے ذریعہ آپؑ نے اپنے ربّ کو پہچانا تھا اور کلام پاک سے آپؑ کا عشق اپنے محبوب کا کلام ہونے کی وجہ سے تھا۔ چنانچہ آپ کی تحریر و تقریر اور نظم و نثر میں عشق و محبت کے یہ تینوں رنگ بہت نمایاں ہیں۔ حضور علیہ السلام قرآن کی روحانی تاثیرات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''وہ خدا جس کے ملنے میں انسان کی نجات اور دائمی خوشحالی ہے، وہ بجز قرآن شریف کی پیروی کے ہرگز نہیں مل سکتا۔ کاش جو میں نے دیکھا ہے لوگ دیکھیں اور جو میں نے سنا ہے وہ سنیں اور قصوں کو چھوڑ دیں اور حقیقت کی طرف دوڑیں۔ وہ کامل علم کا ذریعہ جس سے خدا نظر آتا ہے۔ وہ میل اتارنے والا پانی جس سے تمام شکوک دور ہو جاتے ہیں، وہ آئینہ جس سے اس برتر ہستی کا درشن ہو جاتا ہے، خدا کا وہ مکالمہ اور مخاطبہ ہے جس کا میں ابھی ذکر کر چکا ہوں۔ جس کی روح میں سچائی کی طلب ہے وہ اٹھے اور تلاش کرے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر روحوں میں سچی تلاش پیدا ہو اور دلوں میں سچی پیاس لگ جائے تو لوگ اس طریق کو ڈھونڈیں اور اس راہ کی تلاش میں لگیں۔ مگر یہ راہ کس طریق سے کھلے گی اور حجاب کس دوا سے اٹھے گا۔ میں سب طالبوں کو یقین دلاتا ہوں کہ صرف اسلام ہی ہے جو اس راہ کی خوشخبری دیتا ہے۔ اور دوسری قومیں تو خدا کے الہام پر مدت سے مہر لگا چکی ہیں۔ سو یقیناً سمجھو کہ یہ خدا کی طرف سے مہر نہیں بلکہ محرومی کی وجہ سے انسان ایک حیلہ پیدا کر لیتا ہے۔ اور یقیناً سمجھو کہ جس طرح یہ ممکن نہیں کہ ہم بغیر آنکھوں کے دیکھ سکیں یا بغیر کانوں کے سن سکیں یا بغیر زبان کے بول سکیں اسی طرح یہ بھی ممکن نہیں کہ بغیر قرآن کے اس پیارے محبوب کا منہ دیکھ سکیں۔ میں جوان تھا۔ اب بوڑھا ہوا مگر میں نے کوئی نہ پایا جس نے بغیر اس پاک چشمہ کے اس کھلی کھلی معرفت کا پیالہ پیا ہو۔''

(اسلامی اصول کی فلاسفی۔ روحانی خزائن، جلد 10، صفحہ 442-443)

پس جن دلوں میں کلام پاک کی روحانی تاثیرات داخل ہو جائیں اُن دلوں پر اللہ کے فضل موسلا دھار بارش کی طرح نازل ہوتے ہیں اور وہ اللہ کے نور سے منور ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں زمانے کے امام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق قرآن شریف کو سمجھنے اور اُس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے تا کہ ہم بھی اُن روحانی تاثیرات سے حصہ پانے والے ہوں جو قرآن شریف کے ساتھ وابستہ ہیں۔ آمین!

بقیہ از خطبہ جمعہ فرمودہ 26 مارچ 2021ء سے انتخاب

حضور انور نے خطبہ جمعہ کے آخر میں فرمایا:

اللہ تعالیٰ کرے کہ دنیا میں بسنے والے لوگ خاص طور پر مسلمان اس حقیقت کو سمجھنے والے ہوں۔ آپؑ کے دعوے کو سمجھنے والے ہوں۔ اور جلد وہ اس مسیح و مہدی کی بیعت میں آ جائیں جسے اللہ تعالیٰ نے اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لیے دنیا میں بھیجا ہے اور ہمیں بھی اپنا حقِ بیعت ادا کرنے والا بنائے۔

پھر حضور انور نے دعاؤں کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:

دنیا کے ہر ملک میں جہاں بھی کوئی احمدی کسی بھی قسم کی تکلیف میں ہے اپنی حفاظت میں رکھے۔ لیکن ساتھ ہی احمدیوں کو بھی توجہ کرنی چاہئے کہ وہ پہلے سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کی طرف جھکیں۔ اپنی عبادتوں کے حق ادا کرنے والے ہوں اور حقوق العباد کو بھی ادا کرنے والے ہوں۔ اپنی حالتوں کو بہتر کرنے والے ہوں اور خدا سے خاص تعلق جوڑنے والے بنیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین!)

(سہ روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 16 اپریل 2021ء، صفحہ 5-9)

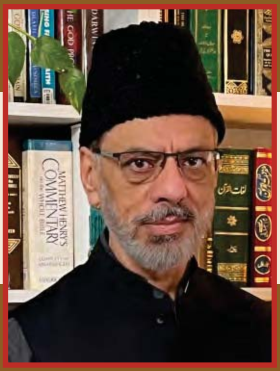

کیا صرف کتاب ہدایت دے سکتی ہے؟

مکرم انصر رضا صاحب، واقفِ زندگی

ہمارے زمانے میں بعض لوگ یہ نکتہ اٹھاتے ہیں کہ ہمیں قرآن کریم جیسی اکمل کتاب کی موجودگی میں کسی پیغمبر اور ہادی کی ضرورت نہیں اور اب ہم اپنی تمام ضروریات اسی کتاب سے پوری کر سکتے ہیں۔ اس دعویٰ کے برعکس قرآن کریم کتاب اور استاد کو ایک دوسرے کے لئے لازم و ملزوم ٹھہراتا ہے۔

سورۃ ابراہیم کی مندرجہ ذیل آیت میں کہا گیا ہے کہ لوگوں کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لانا رسول کا کام ہے جو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ کتاب کی مدد سے کرتا ہے:

الٓرٰ قف کِتٰبٌ اَنۡزَلۡنٰهُ اِلَيۡكَ لِتُخۡرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوۡرِ ۙ بِاِذۡنِ رَبِّهِمۡ اِلٰى صِرَاطِ الۡعَزِيۡزِ الۡحَمِيۡدِ o (سورۃ ابراہیم 2:14)

الف لام را۔ یہ ایک کتاب ہے جو ہم نے تیری طرف اتاری ہے تاکہ تو لوگوں کو ان کے رب کے حکم سے اندھیروں سے نور کی طرف نکالتے ہوئے اس راستہ پر ڈال دے جو کامل غلبہ والے (اور) صاحب حمد کا راستہ ہے۔

یہ دعویٰ کرنا کہ ہم خود کتاب پڑھ کر ہدات پاسکتے ہیں منکرین کا شیوہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ہماری عبرت اور نصیحت کے لئے نقل کیا ہے۔ گو ان کے نزدیک نبی کی حیثیت ایک ڈاکیہ سے زیادہ نہیں جس کا کام صرف کتاب پہنچانا ہے۔

سورۃ بنی اسرائیل کی مندرجہ ذیل آیت میں کفار مکہ کے نبی اکرم ﷺ سے جو مطالبات اللہ تعالیٰ نے بیان کئے ہیں ان میں ایک مطالبہ یہ بھی تھا کہ آپؐ آسمان پر جا کر ہمارے لئے ایک کتاب لے آئیں جسے ہم پڑھیں۔

اَوۡ يَكُوۡنَ لَكَ بَيۡتٌ مِّنۡ زُخۡرُفٍ اَوۡ تَرۡقٰى فِى السَّمَآءِ ؕ وَلَنۡ نُّؤۡمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَيۡنَا كِتٰبًا نَّقۡرَؤُهٗ ؕ قُلۡ سُبۡحَانَ رَبِّىۡ هَلۡ كُنۡتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوۡلًا o

(سورۃ بنی اسرائیل 94:17)

یا تیرے لئے سونے کا کوئی گھر ہو تو آسمان میں چڑھ جائے۔ مگر ہم ترے چڑھنے پر بھی ہرگز ایمان نہیں لائیں گے یہاں تک کہ تو ہم پر ایسی کتاب اتارے جسے ہم پڑھ سکیں۔ تو کہہ دے کہ میرا رب (ان باتوں سے) پاک ہے (اور) میں تو ایک بشر رسول کے سوا کچھ نہیں۔

اس آیت کریمہ میں لفظ ''نقرؤہ'' بڑا غور طلب ہے۔ اس لفظ کا مطلب ہے ''ہم پڑھیں''۔ یعنی آپؐ کتاب لا کر ہمارے حوالے کردیں اسے پڑھنے اور سمجھنے کا کام ہم خود کرلیں گے۔

کفار مکہ کے اس مطالبہ اور استاد کی ضرورت کے انکار کے خیال کے برعکس اللہ تعالیٰ نے مندرجہ ذیل آیت کریمہ میں بیان فرمایا کہ نبی صرف کتاب کی صورت میں پیغام لانے والا نہیں ہوتا بلکہ اس کی تلاوت کرنے والا اور اس کی تعلیم اور حکمت سکھانے والا اور اس کے ذریعے لوگوں کے نفوس کو پاکیزہ کرنے والا بھی ہوتا ہے۔ اس بناء پر کتاب کے ساتھ ساتھ ایک معلمِ ربانی کی ضرورت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔

هُوَ الَّذِىۡ بَعَثَ فِى الۡاُمِّيّٖنَ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيۡهِمۡ وَيُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ ۚ وَاِنۡ كَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ لَفِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ o (سورۃ الجمعۃ 3:62)

وہی ہے جس نے امی لوگوں میں انہی میں سے ایک عظیم رسول مبعوث کیا۔ وہ ان پر اس کی آیات کی تلاوت کرتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب کی اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے جب کہ اس سے پہلے وہ یقیناً کھلی کھلی گمراہی میں تھے۔

دنیاوی زندگی میں بھی یہ عام مشاہدہ کی بات ہے کہ میڈیکل، انجینئرنگ، قانون اور کمپیوٹر سائنس سمیت کسی بھی شعبہ کی محض کتابیں پڑھ لینے سے کوئی بھی انسان اس شعبہ اور پیشہ کا ماہر نہیں بن سکتا بلکہ اس کے لئے اسے باقاعدہ استاد سے علم سیکھنا پڑتا ہے جو نہ صرف ان کتابوں کے مشکل مقامات حل کرتا ہے بلکہ اپنے تجربہ سے اپنے شاگردوں کو مستفیض کرتے ہوئے انہیں وہ باتیں بھی سکھاتا ہے جو کتابوں میں نہیں لکھی ہوتیں اور محض تجربہ اور عمیق مشاہدہ سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔ اگر دنیاوی علوم کا یہ حال ہے تو آسمانی اور روحانی علوم استاد کے بغیر کیسے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ ایک پنجابی شاعر وارث شاہ صاحبؒ نے کیا خوب کہا ہے:

بِناں مرشداں راہ نہ ہتھ آوے
دودھاں باجھ نہ رجھدی کھیر میاں

راہنما اک برگزیدہ منتخب سالار ہے

مکرم مبارک احمد ظفر صاحب، لندن

کاروانِ دینِ احمد مطمئن سرشار ہے
راہنما اک برگزیدہ منتخب سالار ہے
دوسری قدرت کے مظہر پانچویں مسرور ایدہ اللہ کو
حق نے خود بخشی خلافت کی ردا دستار ہے
آہ و نالہ، گریہ و ماتم سبھی بے سود ہے
رب کو جس نے چن لیا ہے اب وہی سردار ہے
اس کی نصرت کے لیے ہے ساتھ وہ قادر خدا
جو بہت کافی ہے اس کو جو بھی اس کا یار ہے
''جو خدا کا ہے اسے للکارنا اچھا نہیں''
دستِ قدرت نے دیا یہ فیصلہ ہر بار ہے
ہے کسوٹی جو کھرے کھوٹے میں کردے گی تمیز
کون سچا کون جھوٹا کس کا کیا کردار ہے
ناگنوں کے اے شریکِ جرم ساحر اور مشیر
قید کرنے کو تمہیں دستِ دعا تیار ہے
اے عدوِ بدنوا! ہم عاشقوں کے عشق پر
بے اثر ہر وار، ہر اوزار، ہر تلوار ہے
وہ مرا آقا مرا مخدوم ہے اور یہ ظفر
اس گلی کی خاکِ پا کا ایک پہریدار ہے

ستارۂ قیصریہ

مکرم ابوسلطان صاحب

اس رسالہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انگریزی حکومت کی مذہبی رواداری اور مذہبی آزادی جو سب مذاہب کو یکساں طور پر مہیا تھی۔اس کا ذکر کرکے صلیبی عقیدے کی نہایت احسن رنگ میں تردید فرمائی۔

تعارف

یہ رسالہ 24 اگست 1899ء کو شائع ہوا۔اس رسالے میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی مضمون کا اعادہ کیا ہے جو تحفہ قیصریہ میں لکھا تھا اور یہ اسی رسالے کی یاددہانی ہے۔اس میں انگریزی حکومت کی مذہبی رواداری اور مذہبی آزادی جو سب مذاہب کو یکساں طور پر مہیا تھی، کا ذکر کرکے صلیبی عقیدے کی نہایت احسن رنگ میں تردید فرمائی گئی ہے اور حضرت اقدس نے اپنا دعویٰ مسیح موعود پیش فرمایا ہے۔

مضامین کا خلاصہ

فرمایا: سب سے پہلے یہ دعا ہے کہ خدائے قادر مطلق اس ہماری عالیجاہ قیصرہ ہند کی عمر میں بہت برکت بخشے اور اقبال اور جاہ جلال میں ترقی دے اس عاجز کو بوجہ اس معرفت اور علم کے جو اس گورنمنٹ عالیہ کے حقوق کی نسبت مجھے حاصل ہے وہ اعلیٰ درجہ کا اخلاص اور محبت اور جوش اطاعت حضور ملکہ معظّمہ اور اس کے معزز افسروں کی نسبت حاصل ہے اسی محبت اور سچی اخلاص کی تحریک سے جشن شصت سالہ جوبلی کی تقریب پر میں نے ایک رسالہ تالیف کرکے تحفہ قیصریہ کے نام سے موسوم کرکے ممدوحہ کی خدمت میں بطور تحفہ ارسال کیا تھا مگر مجھے نہایت تعجب ہے کہ ایک کلمہ شاہانہ سے بھی ممنون نہیں کیا گیا۔لہٰذا اس حسن ظن نے جو میں ملکہ معظّمہ کی خدمت میں رکھتا ہوں دوبارہ مجھے مجبور کیا کہ میں اس تحفہ یعنی تحفہ قیصریہ کی طرف ممدوحہ کو توجہ دلاؤں۔اسی غرض سے یہ عریضہ روانہ کرتا ہوں۔

بعد ازاں حضور علیہ السلام نے اپنا خاندانی تعارف مفصل پیش فرمایا۔جس میں آپ کا معزز خاندان مغلیہ میں سے ہونا، آپؑ کے بزرگوں کا ایک خودمختار ریاست کا ولی ہونا، پھر حضور کے پردادا صاحب مرزا گل محمد صاحب کے متعلق دہلی کے چغتائی بادشاہوں کی سلطنت کی کمزوری کے وقت بعض وزراء نے کوشش کی کہ انہیں دہلی کے تخت پر بٹھایا جائے، بعد ازاں سکھوں نے اس خاندان پر سختیاں کیں، ان کے بزرگ تمام دیہات ریاست سے بے دخل کر دیے گئے، پھر انگریز حکومت کے آنے پر ایک نعمت حاصل ہوئی اور گویا جواہرات کا خزانہ ہاتھ لگ گیا۔اس لیے انہوں نے ایام غدر 1857ء میں پچاس گھوڑے مع سواران بہم پہنچا کر سرکار انگریزی کو بطور مدد دیے۔پھر اس عاجز کے حق میں یہ خدمت آئی کہ میں نے پچاس ہزار کے قریب کتابیں اور رسائل اور اشتہارات چھپوا کر اس ملک اور نیز دوسرے بلادِ اسلامیہ میں اس مضمون کے شائع کیے کہ گورنمنٹ انگریزی ہم مسلمانوں کی محسن ہے۔اور یہ کتابیں میں نے مختلف زبانوں یعنی اردو، فارسی اور عربی میں تالیف کرکے اسلامی ممالک میں پھیلا دیں۔جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لاکھوں انسانوں نے جہاد کے غلط خیالات چھوڑ دیے۔

میرے خیال میں یہ غیر ممکن ہے کہ میرے جیسے دعا گو کا عاجزانہ تحفہ حضور ملکہ معظّمہ کی خدمت میں پیش ہوتا اور جواب نہ آتا بلکہ ضرور آتا۔اس لئے مجھے بطور یاددہانی کے عریضہ لکھنا پڑا۔

پھر فرمایا: میں اپنی عالی شان جناب ملکہ معظّمہ قیصرہ ہند کی عالی خدمت میں اس خوشخبری کو بھی پہنچانے کے لئے مامور ہوں کہ جیسا کہ زمین پر اللہ تعالیٰ نے کمال رحمت اور کمال مصلحت سے ہماری قیصرہ کی سلطنت کو اس ملک اور دیگر ممالک میں قائم کیا ہے تا کہ زمین کو عدل اور امن سے بھرے ایسا ہی آسمان سے ارادہ فرمایا ہے کہ اپنی طرف سے اور غیب سے اور آسمان سے کوئی ایسا روحانی انتظام قائم کرے جو حضور ملکہ معظّمہ کے دلی اغراض کو مدد دے۔سو اس نے اپنے قدیم وعدہ کے موافق جو مسیح موعود کے آنے کی نسبت تھا آسمان سے مجھے بھیجا ہے۔

پھر فرمایا: اے قیصرہ مبارکہ خدا تجھے سلامت رکھے۔تیرے عہد سلطنت میں جو نیک نیتی کے نور سے بھرا ہوا ہے مسیح موعود کا آنا خدا کی طرف سے یہ گواہی ہے کہ تمام سلاطین میں سے تیرا وجود امن پسندی اور حسن انتظام اور ہمدردی رعایا اور عدل اور دادگستری میں سب سے بڑھ کر ہے۔مسلمان اور عیسائی دونوں فریق اس بات کو مانتے ہیں کہ مسیح موعود آنے والا ہے سو خدا نے تیرے نورانی عہد میں آسمان سے ایک نور نازل کیا۔کیونکہ نور نور کو کھینچتا ہے اور تاریکی تاریکی کو کھینچتی ہے۔یہ قدیم سے سنت اللہ ہے کہ جب شاہ وقت نیک نیت اور رعایا کی بھلائی چاہنے والا ہو تو وہ جب اپنی طاقت کے موافق امن عامہ اور نیکی پھیلانے کے انتظام کر چکتا ہے اور رعیت کی اندرونی پاک تبدیلیوں کے لئے اس کا دل دردمند ہوتا ہے تو آسمان پر اس کی مدد کے لئے رحمتِ الٰہی جوش مارتی ہے۔اس طرح حضرت مسیح علیہ السلام کے وقت میں ہوا کیونکہ اس وقت کا قیصر روم ایک نیک نیت انسان تھا اور نہیں چاہتا تھا کہ زمین پر ظلم ہو۔تب آسمان کے خدا نے وہ روشنی بخشنے والا چاند ناصرہ کی زمین سے چڑھایا۔یعنی عیسیٰ مسیح۔سو یہ مسیح موعود جو دنیا میں آیا تیرے ہی وجود کی برکت اور دلی نیک نیتی اور سچی ہمدردی کا ایک نتیجہ ہے۔

ناصرہ اور اسلام پور قاضی (قادیان کا پرانا نام)

فرمایا: غرض ناصرہ اور اسلام پور قاضی کا لفظ ایک بڑے پر معنی نام ہیں جو ایک ان میں سے روحانی سرسبزی پر دلالت کرتا ہے۔(ناصرہ) اور دوسرا روحانی فیصلہ پر (مسیح موعود کا بطور حکم آنا) جو مسیح موعود کا کام ہے۔

پھر فرمایا: اے عالی جناب قیصرہ ہند مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے علم دیا گیا ہے کہ ایک عیب مسلمانوں میں اور ایک عیب عیسائیوں میں ایسا ہے جس سے وہ سچی روحانی زندگی سے دور پڑے ہوئے ہیں۔اور وہ یہ ہے کہ مسلمانوں میں یہ دو مسئلے نہایت خطرناک اور سراسر غلط ہیں کہ وہ دین کے لئے تلوار کے جہاد کو اپنے مذہب کا ایک رکن سمجھتے ہیں، دوسرا عیب یہ ہے کہ وہ ایسے خونی مسیح اور خونی مہدی کے منتظر ہیں جوان کے زعم میں دنیا کو خون سے بھر دے گا۔

ان کے مقابل پر ایک غلطی عیسائیوں میں بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ مسیح جیسے مقدس اور بزرگوار کی نسبت جس کو انجیل شریف میں نور کہا گیا ہے، نعوذ باللہ لعنت کا لفظ اطلاق کرتے ہیں اور نہیں جانتے کہ لعن اور لعنت عربی اور عبرانی میں مشترک ہے۔ جس کے معنی ہیں کہ ملعون انسان کا دل خدا سے بکلی برگشتہ اور دور اور مہجور اور ناپاک ہو جائے۔ غرض مسلمانوں کے جہاد کا عقیدہ مخلوق کے حق میں ایک بد اندیشی ہے اور عیسائیوں کا عقیدہ خود خدا کے حق میں بد اندیشی ہے۔ سو میں کوشش کر رہا ہوں کہ مسلمانوں اور عیسائیوں کا عقیدہ اصلاح پذیر ہو جائے اور میں شکر کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے مجھے ان دونوں ارادوں میں کامیاب کیا ہے۔ چونکہ میرے ساتھ آسمانی نشان اور خدا کے معجزات تھے۔ اس لئے مسلمانوں کے قائل کرنے کے لئے مجھے بہت تکلیف نہیں اٹھانی پڑی اور ہزارہا مسلمان خدا کے عجیب اور فوق العادت نشانوں کو دیکھ کر میرے تابع ہو گئے ہیں۔

اسی طرح عیسائیوں کے عقیدہ کے رد کے لئے خدا نے میری مدد کی ہے اور بہت سے قطعی دلائل اور پختہ وجوہ سے ثابت ہو گیا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے بلکہ خدا نے ان کو صلیب پر سے بچا لیا۔ جیسا کہ انجیلوں میں لکھا ہے کہ یونس نبی کا معجزہ دکھاؤں گا یعنی زندہ قبر میں داخل ہوئے اور زندہ ہی نکلے۔ پھر دلائل قاطعہ سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ کی قبر سری نگر کشمیر میں موجود ہے۔ اس بارے میں، میں نے ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام مسیح ہندوستان میں ہے۔ یہ ایک بڑی فتح ہے جو مجھے حاصل ہوئی ہے۔ اور میں جانتا ہوں کہ جلد تر یا کچھ دیر سے اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ دو بزرگ قومیں عیسائیوں اور مسلمانوں کی جو مدت سے بچھڑی ہوئی ہیں باہم شیر و شکر ہو جائیں گی اور بہت سے نزاعوں کو خیر باد کہہ کر محبت اور دوستی سے ایک دوسرے سے ہاتھ ملائیں گی۔ چونکہ آسمان پر یہی ارادہ قرار پایا ہے۔

آخر پر حضور علیہ السلام نے پھر ملکہ معظّمہ قیصرہ ہند کے لیے دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ جو زمین و آسمان کا مالک اور نیک کاموں کی جزا دیتا ہے وہ آسمان پر سے اس محسنہ قیصرہ ہند کو ہماری طرف سے نیک جزا دے اور سچی اور دائمی خوشحالی جو آخرت کو ہو گی وہ بھی عطا فرمائے اور اس کو خوش رکھے۔

(سہ روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 25 فروری 2022ء، صفحہ 19)

اعلان ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم شیخ محمد اعظم صاحب حال مقیم ہالینڈ و محترمہ صبا شکور صاحبہ کو لاہور میں 2 فروری 2022ء کو دوسرے بیٹے سے نواز ہے۔ جس کا نام ’’شیخ حیدر اعظم‘‘ تجویز ہوا ہے۔ نومولود شعبہ تعلیم جماعت احمدیہ کینیڈا کے Coordinator مکرم شیخ سعید احمد صاحب لندن انٹاریو اور محترمہ عابدہ سعید صاحبہ کے پوتے اور مکرم قاضی عبدالشکور صاحب مرحوم اور محترمہ عالیہ شکور صاحبہ لاہور کے نواسے ہیں۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ نومولود عزیزم شیخ حیدر اعظم سلمہ کو صحت و سلامتی والی عمر عطا فرمائے۔ نظام جماعت اور خلافت کا سچا اور وفادار خادم بنائے اور اپنے والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

نوٹ: نومولود کی دادی محترمہ عابدہ سعید صاحبہ آج کل علیل ہیں ان کی شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

تحریکِ جدید اور وقفِ جدید کے نئے سال کا اعلان

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ 05 نومبر 2021ء کو تحریکِ جدید کے 88 ویں سال اور خطبہ جمعہ فرمودہ 07 جنوری 2022ء کو وقفِ جدید کے 65 ویں سال کا اعلان فرمایا ہے۔

تمام صدران جماعت اور سیکرٹریان تحریکِ جدید و وقفِ جدید سے درخواست ہے کہ نئے سال کے وعدہ جات کے حصول کے لیے کارروائی شروع کر دیں اور یہ کوشش کریں کہ جماعت احمدیہ کا ہر فرد اس الٰہی بابرکت تحریک میں ضرور شامل ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی میں برکت ڈالے۔ آمین

یا امیر المؤمنیں ! پیارے خلیفۃ المسیح !

مکرم پروفیسر عبدالصمد قریشی صاحب

آپ ہی ہر اک زمانے میں وفا کی شان ہیں
آپ ہی تو عظمتِ دیں کی حسیں پہچان ہیں

آپ ہیں دلبر ہمارے اور ہماری جان ہیں
آپ ہیں کتنے حسیں، صد آفریں، صد آفرین

خلعتِ حق کے امیں! پیارے خلیفۃ المسیح!
یا امیر المؤمنیں! پیارے خلیفۃ المسیح!

پیار کی ساری مہکتی راہگذاریں آپ سے
اور محبت کی رواں سب آبشاریں آپ سے

پیارے آقا! عشق کی ساری بہاریں آپ سے
آپ دلکش، دلنشیں، صد دلنشیں، صد دلنشیں

خلعتِ حق کے امیں! پیارے خلیفۃ المسیح!
یا امیر المؤمنیں! پیارے خلیفۃ المسیح!

جاننا یہ، کیا ہے بیعت، بھی تو ہم پر فرض ہے
اور خلافت کی اطاعت بھی تو ہم پر فرض ہے

پھر خلافت سے محبت بھی تو ہم پر فرض ہے
آپ پر رکھ کر یقیں، ہاں بالیقیں، ہاں بالیقیں

خلعتِ حق کے امیں! پیارے خلیفۃ المسیح!
یا امیر المؤمنیں! پیارے خلیفۃ المسیح!

اعلانات

احباب جماعت سے گزارش ہے کہ گزٹ میں شائع کروانے کے لیے اعلانات جلد از جلد لکھ کر بھجوایا کریں۔ نیز اعلانات مختصر مگر جامع اور مکمل ہوں۔ براہ کرم اپنا مکمل پتہ اور ٹیلی فون نمبر یا سیل نمبر ضرور لکھیں۔

دعائے مغفرت

☆ محترمہ بشریٰ پروین صاحبہ

23 / دسمبر 2021ء کو محترمہ بشریٰ پروین صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری مختار احمد صاحب مرحوم لندن انٹاریو جماعت 75 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ 10/جنوری 2022ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں ایک بجے مکرم آصف احمد خاں مجاہد صاحب مربی سلسلہ مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

13/جنوری 2022ء کو نماز ظہر کے بعد دارالضیافت ربوہ میں مکرم مولانا لقمان احمد صاحب مربی سلسلہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ دارالفضل ربوہ میں تدفین کے بعد مکرم مولانا رشید احمد صاحب مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ نیک صالحہ، صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، مہمان نواز، خلیق، ملنسار، منکسر المزاج، صلہ رحمی کرنے والی دعا گو خاتون تھیں آپ کا نظام جماعت اور خلافت سے صدق و وفا کا گہرا تعلق تھا۔ آپ مکرم ماسٹر مولا بخش صاحب نور نگر فارم سندھ کی صاحبزادی تھیں۔

پسماندگان میں مرحومہ نے ایک بیٹا مکرم محمد امتیاز صاحب لندن انٹاریو، چھ بیٹیاں محترمہ منورہ سلطانہ صاحبہ اہلیہ مکرم ماسٹر چیف پیٹی آفیسر (ر) منور حسین صاحب اسلام آباد، محترمہ مبشرہ سیف صاحبہ اہلیہ مکرم سیف اللہ صاحب کراچی، محترمہ عالیہ مبارکہ صاحبہ کراچی، محترمہ حمیدہ منصور صاحبہ اہلیہ مکرم منصور احمد صاحب کولمبس امریکہ، محترمہ شازیہ طارق صاحبہ اہلیہ مکرم طارق محمود صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ جرمنی، محترمہ نازیہ منان صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالمنان صاحب کراچی اور ایک بھائی مکرم ڈاکٹر محمود احمد طاہر صاحب سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ جرمنی یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحومہ، مکرم ڈاکٹر خالد محمود جاٹ صاحب نیوفاؤنڈلینڈ اور محترمہ نصرت محمود صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر ندیم چوہدری صاحب ونی پیگ کی پھوپھی تھیں۔

مرحومہ کے اور بھی اعزہ واقارب کینیڈا میں مقیم ہیں۔ مرحومہ اپنے بیٹے مکرم محمد امتیاز صاحب لندن انٹاریو کے ہاں ایک عرصہ سے مقیم تھیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ان کے بیٹے، بہو محترمہ مہوش انعم صاحبہ اور محترمہ مبشرہ بلال صاحبہ اہلیہ مکرم بلال محمود صاحب شہید کو بھی ان کی غیر معمولی خدمت کی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین!

☆ مکرم عبدالحلیم کوثر صاحب

31/دسمبر 2021ء کو مکرم عبدالحلیم کوثر صاحب وان جماعت 84 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ 04/جنوری 2022ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں ساڑھے بارہ بجے مکرم فرحت ناصر صاحب سابق لوکل امیر ٹرانٹو نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور ڈیڑھ بجے بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین کے بعد انہی نے دعا کرائی۔ آپ نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند، ہمدرد وخیر خواہ، دعا گو بزرگ اور مخلص احمدی تھے۔ مرحوم کا نظام جماعت اور خلافت سے گہرا تعلق تھا۔

پسماندگان میں مرحوم نے دو بیٹے مکرم مبشر احمد صاحب وان، مکرم لئیق احمد صاحب سکاربرو، دو بیٹیاں محترمہ سائرہ ناگی صاحبہ سکاربرو اور محترمہ نبیلہ کوثر صاحبہ امریکہ یادگار چھوڑے ہیں۔

☆ مکرم نعمان خالد صاحب

07/جنوری 2022ء مکرم نعمان خالد صاحب ڈرہم ایسٹ جماعت 57 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ 10/جنوری 2022ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں ایک بجے مکرم آصف احمد خاں مجاہد صاحب مربی مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور اس کے بعد بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں ڈیڑھ بجے تدفین ہوئی۔ مکرم نجیب الرحمٰن صاحب مربی سلسلہ بریمپٹن نے دعا کرائی۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیک صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند، ہمدرد وخیر خواہ اور مخلص احمدی تھے۔ آپ کا خلافت سے گہرا تعلق تھا۔

پسماندگان میں اہلیہ محترمہ ثمینہ نعمان صاحبہ، دو بیٹے مکرم فرحان خالد احمد صاحب، مکرم شاہ میر خالد صاحب، دو بیٹیاں محترمہ عظمیٰ چوہدری صاحبہ، محترمہ کاشفہ نعمان صاحبہ اور محترمہ عروج نعمان صاحبہ ڈرہم ایسٹ جماعت یادگار چھوڑے ہیں۔

☆ محترمہ حفیظ اختر صاحبہ

08/جنوری 2022ء کو محترمہ حفیظ اختر صاحبہ اہلیہ مکرم منور احمد شاہ صاحب ٹرانٹو ویسٹ جماعت 62 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ 11/جنوری 2022ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں ساڑھے بارہ بجے مکرم آصف احمد خاں مجاہد صاحب مربی سلسلہ مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں ڈیڑھ بجے تدفین کے بعد مکرم منور احمد شاہ صاحب نے اپنی اہلیہ محترمہ کی قبر پر دعا کرائی۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ نیک، صالحہ، صوم وصلوٰۃ کی پابند، خلیق، ملنسار، ہمدرد وخیر خواہ خاتون تھیں۔ آپ کا خلافت سے گہرا تعلق تھا۔

پسماندگان میں شوہر مکرم منور احمد شاہ صاحب اور پانچ بیٹے مکرم سید احمد صاحب، مکرم وحید احمد صاحب، مکرم رضوان احمد صاحب، مکرم نعمان احمد صاحب، مکرم مدثر احمد صاحب، ایک بیٹی محترمہ طاہرہ احمد صاحبہ ٹرانٹو ویسٹ اور ایک بھائی مکرم محمد رفیق شاہ صاحب جرمنی یادگار چھوڑے ہیں۔

☆ مکرم ڈاکٹر عبدالماجد حامد صاحب

11/جنوری 2022ء کو مکرم ڈاکٹر عبدالماجد حامد صاحب پیس ولیج جماعت 86 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ 13/جنوری 2022ء کو بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں سوا ایک بجے مکرم صادق احمد صاحب مربی سلسلہ وان نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور تدفین کے بعد ڈیڑھ بجے مکرم مربی صاحب موصوف نے ہی دعا کرائی۔ مرحوم نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، خلیق، ملنسار ہمدرد وخیر خواہ، علم دوست، معاملہ فہم

زیرک اور دعا گو بزرگ تھے۔ دارالقضاء جماعت احمدیہ کینیڈا کے ایک عرصہ تک ناظم رہے۔قضا کے معاملات صبر وتحمل، بردباری اور احسن طریق سے نپٹاتے۔قاضیوں اور ممبران قضابورڈ،کو ان کا بھرپور تعاون حاصل رہا۔آپ کا نظام جماعت اور خلافت سے گہرا تعلق تھا۔مرحوم نہایت علمی گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔انسان دوست اور مخلص احمدی تھے۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے اپنے بچوں کی اعلیٰ تربیت کی اور علم کے زیور سے آراستہ وپیراستہ کیا۔

پسماندگان میں اہلیہ محترمہ زینت ماجد صاحبہ پیس ویلج اور چار بیٹیاں محترمہ ڈاکٹر عظمیٰ ماجد صاحبہ نیویارک، محترمہ رابعہ اختر صاحبہ ورجینیا، محترمہ رحمہ احمد صاحبہ سکاربرو، محترمہ ڈاکٹر نگہت ماجد صاحبہ میپل، تین بھائی مکرم عبدالرشید مغنی صاحب لاہور، مکرم ڈاکٹر عبدالحفیظ صاحب فلاڈلفیا، مکرم ڈاکٹر عامر نوید صاحب ونڈسر اور ایک ہمشیرہ ڈاکٹر رخشندہ جبین صاحبہ لاہور یادگار چھوڑے ہیں۔

☆ مکرم مرزا مبارک احمد صاحب

12رجنوری 2022ءکو مکرم مرزا مبارک احمد صاحب بریمپٹن ویسٹ جماعت 70 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔14رجنوری 2022ءکو مسجد بیت الحمد مسی ساگا میں ساڑھے بارہ بجے مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب سابق مربی سلسلہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں ڈیڑھ بجے تدفین کے بعد مکرم مولانا صاحب موصوف نے ہی دعا کرائی۔مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی حضرت مرزا برکت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے اور حضرت حامد حسین خاں میرٹھی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نواسے تھے۔آپ، نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، منکسر المزاج، خلیق، ملنسار، مہمان نواز، ہمدرد وخیر خواہ، خوش مزاج، دعا گو بزرگ تھے۔آپ کا نظام جماعت اور خلافت سے صدق وصفا کا تعلق رہا۔جماعت احمدیہ کینیڈا کے ابتدائی لوگوں میں سے تھے۔شروع سے ہی جماعت کی خدمت سے وابستہ رہے۔آپ کو مختلف حیثیتوں سے خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔صدر حلقہ، ریجنل امیر، لوکل امیر وغیرہ اور خاص طور پر جلسہ سالانہ کے موقع پر سٹیج کی تزئین وزیبائش میں بڑی محنت اور لگن سے کام کرتے رہے۔احمدیہ گزٹ کینیڈا کے پرنٹر بھی رہے۔

پسماندگان میں اہلیہ محترمہ نجم النساء مرزا صاحبہ، ایک بیٹا مکرم اعجاز شہود مرزا صاحب بریمپٹن، تین بیٹیاں محترمہ شاہدہ طلعت مرزا صاحبہ نیدرلینڈ، محترمہ سلمیٰ کوکب مرزا صاحبہ مسی ساگا، محترمہ مریم حنا مرزا صاحبہ گوئلف، پانچ بھائی مکرم مبشر احمد مرزا صاحب وینکوور، مکرم ڈاکٹر حمید احمد مرزا صاحب سیکرٹری تعلیم جماعت احمدیہ کینیڈا، مکرم منیر احمد مرزا صاحب بریمپٹن، مکرم نصیر احمد مرزا صاحب لوکل امیر بریمپٹن، مکرم لطف الرحمٰن مرزا صاحب بریمپٹن اور دو بہنیں محترمہ نعیمہ مرزا صاحبہ بریمپٹن اور محترمہ وحیدہ مرزا صاحبہ بریمپٹن یادگار چھوڑے ہیں۔

☆ مکرم عبدالنور ناصر صاحب

14رجنوری 2022ءکو مکرم عبدالنور ناصر صاحب مسی ساگا حلقہ مالٹن 58 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔17رجنوری 2022ءکو مسجد بیت الحمد مسی ساگا میں ساڑھے بارہ بجے مکرم ثناء اللہ خاں صاحب نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں ڈیڑھ بجے تدفین کے بعد انہی نے دعا کرائی۔مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔آپ نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند، خلیق، ملنسار، ہمدرد وخیر خواہ اور مخلص احمدی تھے۔آپ کا نظام جماعت اور خلافت سے گہرا تعلق تھا۔

پسماندگان میں اہلیہ محترمہ خالدہ نور صاحبہ، پانچ بیٹے مکرم منیب رحمٰن ناصر صاحب، مکرم حبیب الرحمٰن صاحب مالٹن، مکرم مطیع الرحمٰن ناصر صاحب، مکرم عتیق الرحمٰن ناصر صاحب، مکرم سمیع الرحمٰن ناصر صاحب ملائیشیا، ایک بیٹی محترمہ طاہرہ عدنان صاحبہ آٹوا، پانچ بھائی مکرم عبدالصبور ناصر صاحب، مکرم عبدالاعلیٰ ناصر صاحب، مکرم عبدالرؤف ناصر صاحب بریمپٹن، مکرم عبدالغفور ناصر صاحب، مکرم عبدالشکور ناصر صاحب آٹواہ، مکرم عبدالباسط ناصر صاحب ملائیشیا اور دو بہنیں محترمہ مبارکہ صفیہ صاحبہ وان اور محترمہ عابدہ صفیہ صاحبہ امریکہ یادگار چھوڑے ہیں۔

☆ محترمہ امۃ اللطیف خورشید صاحبہ

محترمہ امۃ اللطیف خورشید صاحبہ 19رجنوری 2022ء کو احمدیہ ابوڈ آف پیس میں مختصر علالت کے بعد پچانوے (95) سال کی عمر میں ٹرانٹو میں وفات پا گئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔25رجنوری 2022ءکو مسجد بیت الحمد مسی ساگا میں مرحومہ کے پوتے مکرم وقاص احمد خورشید صاحب مربی سلسلہ واشنگٹن نے ساڑھے بارہ بجے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور دو بجے میپل یونائیڈڈ قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم مربی صاحب موصوف نے ہی دعا کرائی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 11رفروری 2022ء کو خطبہ کے آخر میں ان کی خدمات کا ذکر فرمایا اور نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

مرحومہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اصحاب حضرت میاں فضل محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہرسیاں والے کی پوتی اور حضرت حکیم اللہ بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدرس دربان ڈیوڑھی حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی نواسی اور مکرم میاں عبدالرحیم دیانت صاحب درویش قادیان کی بڑی صاحبزادی تھیں۔آپ مکرم شیخ خورشید احمد صاحب مرحوم اسسٹنٹ ایڈیٹر روزنامہ الفضل ربوہ کی اہلیہ محترمہ تھیں۔

آپ 6راکتوبر 1927ءکو قادیان میں پیدا ہوئیں۔آپ نے پندرہ سال کی عمر سے لجنہ اماء اللہ کے لیے مختلف عہدوں پر خدمات سرانجام دینا شروع کیں۔قادیان میں خدمات کی توفیق ملی پھر تقسیم برصغیر کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت چھوٹی آپا مریم صدیقہ رحمہا اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر مہاجرات کی انچارج کی خدمت ادا کی۔طویل خدمات کی ایک جھلک دعا کی غرض سے پیش ہے:

جنرل سیکرٹری حلقہ دارالفتوح قادیان: 1942ء
منتظم دارالخواتین ربوہ: 1949ء
جنرل سیکرٹری حلقہ رتن باغ: 1949ء
سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ: 1950ء- 1951ء
سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ: 1955ء- 1962ء
جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ: 1963ء
سیکرٹری شعبہ اشاعت لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ: 1963ء- 1982ء
سیکرٹری تجنید لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ: 1964ء
سیکرٹری اصلاح وارشاد لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ: 1965ء- 1966ء
مدیرہ ماہنامہ مصباح ربوہ: 1979ء- 1986ء
کینیڈا ہجرت: 1986ء

1986ء سے کینیڈا میں مقیم تھیں۔یہاں بھی وہ لجنہ اماء اللہ کی اعزازی مشیر رہیں۔لجنہ اماء اللہ کی تاریخ کی ابتدائی جلدیں اور المصابیح مرتب کرنے میں بھرپور معاونت کی توفیق پائی۔جماعت کی ایک چلتی پھرتی تاریخ تھیں۔حضرت چھوٹی آپا مریم صدیقہ رحمہا اللہ تعالیٰ کے ساتھ قریباً چالیس سال کام کرنے کی سعادت ملی۔خدمت خلق کا بہت شوق اور سلیقہ تھا۔بہت ملنسار، سب کا بھلا چاہنے

والی، صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، نیک، صالحہ، متوکل علی اللہ، علم دوست، نہایت مخلص اور دعا گو خاتون تھیں۔ چندوں میں باقاعدہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ سینکڑوں بچوں کو قرآن پاک پڑھایا۔ خلافت کی فدائی تھیں۔ عمرہ کرنے کی سعادت پائی۔

پسماندگان میں پانچ بچے یادگار چھوڑے ہیں۔ مکرم لئیق احمد خورشید صاحب میپل، مکرم شاہد احمد خورشید صاحب وڈبرج، مکرم زاہد احمد خورشید صاحب آٹاوہ، محترمہ نصرت ظفر صاحبہ مسی ساگا اور محترمہ عفت خورشید ملک صاحبہ ویسٹن ازلنگٹن ہیں۔ مرحومہ مکرم مولانا عبدالباسط شاہد صاحب مربی سلسلہ یوکے، محترمہ امۃ الشکور صاحبہ ٹرانٹو شعبہ تاریخ لجنہ اماء اللہ کینیڈا اور جماعت احمدیہ کی مشہور شاعرہ محترمہ امۃ الباری ناصر صاحبہ ایم اے ایڈیٹر ماہنامہ النور امریکہ کی ہمشیرہ تھیں۔

☆ محترمہ راضیہ بیگم صاحبہ

15؍جنوری 2022ء کو محترمہ راضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اکرم قریشی صاحب مرحوم مسی ساگا ویسٹ جماعت 87 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ 23؍جنوری 2022ء کو مسجد بیت الحمد مسی ساگا میں ایک بجے مکرم آصف احمد خاں مجاہد صاحب مربی سلسلہ مسی ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ ان کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ نیک، صالحہ، صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، خلیق، ملنسار، ہمدرد، خیر خواہ دعا گو خاتون تھیں۔ آپ کا خلافت سے گہرا تعلق تھا۔

پسماندگان میں ایک بیٹا مکرم شاہد احمد صاحب پاکستان تین بیٹیاں محترمہ حمیرہ رشید صاحبہ مسی ساگا ویسٹ، محترمہ ثمرہ ناز صاحبہ امریکہ، محترمہ فرح راضیہ احمد صاحبہ پاکستان ایک بھائی مکرم نصیر بلال صاحب پاکستان، دو ہمشیرہ محترمہ نصیرہ رشید صاحبہ مسی ساگا ویسٹ، محترمہ منیرہ سلیم صاحبہ امریکہ یادگار چھوڑے ہیں۔

☆ مکرم سید داؤد احمد صاحب

20؍جنوری 2022ء کو مکرم سید داؤد احمد صاحب مانٹریال جماعت حلقہ Pointe Claire، حال مسی ساگا ویسٹ 92 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

21؍جنوری 2022ء کو جمعہ کے روز مسجد بیت الحمد مسی ساگا میں ساڑھے بارہ بجے مکرم محمد آصف خاں مجاہد صاحب مربی سلسلہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں ڈیڑھ بجے تدفین کے بعد مکرم عبدالماجد قریشی صاحب لوکل امیر مسی ساگا نے دعا کرائی۔ شدید سردی کے باوجود مرحوم کے اعزا و اقارب نے شرکت کی۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے کینیڈا کے ابتدائی لوگوں میں سے تھے۔ 1954ء میں کراچی سے ہجرت کر کے مانٹریال میں آباد ہوئے۔ مانٹریال میں ابتدائی نصرت مشن ہاؤس میں بڑی محنت، لگن اور ذوق وشوق سے نمائش کی آرائش وزیبائش پر اپنی توانائیاں صرف کیں۔ فرنچ کمیونٹی سے رابطے قائم کئے اور جماعت احمدیہ کے تعارف کا ذریعہ بنے۔ مالی قربانیوں میں پیش پیش تھے۔ صدقہ وخیرات خوب دل کھول کر کرتے۔

آپ نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، خلیق، ملنسار، ہمدرد وخیر خواہ، غریب پرور، منکسر المزاج، صلہ رحمی کرنے والے، خوب رو، خوش مزاج، خوش گفتار، خوش لباس تھے۔ بہت خوبیوں کے مالک تھے۔ دعا گو بزرگ اور مخلص احمدی تھے۔ آپ نظام جماعت اور خلافت سے صدق و وفا کا تعلق رکھتے تھے۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کے خاندان کے چشم وچراغ تھے۔ ان کا تعلق بریلی کے خوشحال سادات خاندان سے تھا جو سب سے پہلے اپنے گھر بار چھوڑ چھاڑ کر قادیان میں ہجرت کر کے آباد ہوئے اور صبر و رضا، صدق و وفا اور بڑے اخلاص سے ساری عمر زندگی بسر کی۔

پسماندگان میں محترمہ زاہدہ محمود سید سیٹھی صاحبہ ملٹن یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحوم کے چھوٹے بھائی مکرم سید ظہور احمد صاحب کراچی کے علاوہ بعض اور بھی اعزہ و اقارب کینیڈا، امریکہ، یوکے، جرمنی، ڈنمارک اور پاکستان میں مقیم ہیں۔ مرحوم کے تمام قریبی عزیزوں، خاص طور پر مکرم عبدالباسط پاشا قریشی صاحب، ان کی اہلیہ محترمہ روبینہ قریشی صاحبہ ملٹن اور ان کے خاندان نے ان کی غیر معمولی خدمت کی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے جزیل عطا فرمائے۔ آمین!

☆ مکرم ناصر احمد اسد اللہ خاں صاحب

24؍جنوری 2022ء کو مکرم ناصر احمد اسد اللہ خاں صاحب وان جماعت 84 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

27؍جنوری 2022ء کو مسجد بیت الحمد مسی ساگا میں ساڑھے بارہ بجے مکرم شفقت محمود احمد صاحب سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ نیشنل قبرستان میں تدفین کے بعد انہی نے دعا کرائی۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، ملنسار ہمدرد اور دعا گو بزرگ تھے۔ آپ کا نظام جماعت اور خلافت سے گہرا تعلق تھا۔

پسماندگان میں اہلیہ محترمہ سلیمہ باجوہ صاحبہ، چار بیٹے مکرم شاہد باجوہ صاحب، مکرم اسد باجوہ صاحب، مکرم محمد باجوہ صاحب، مکرم انصار باجوہ صاحب، دو بیٹیاں محترمہ امۃ العزیز باجوہ صاحبہ، محترمہ بدر النساء باجوہ صاحبہ وان جماعت اور ایک ہمشیرہ محترمہ طاہرہ رشید الدین چوہدری صاحبہ احمدیہ ابوڈ آف پیس یادگار چھوڑے ہیں۔

☆ مکرم عارف احمد صاحب

27؍جنوری 2022ء کو مکرم عارف احمد صاحب سینٹرل ٹرانٹو 51 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

29؍جنوری 2022ء کو مسجد بیت الحمد مسی ساگا میں پونے گیارہ بجے مکرم طاہر محمود صاحب مربی سلسلہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں ساڑھے گیارہ بجے تدفین کے بعد انہی نے دعا کرائی۔

مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند، ملنسار، ہمدرد اور مخلص احمدی تھے۔ آپ کا خلافت کے ساتھ گہرا تعلق تھا۔

پسماندگان میں ایک بیٹا عزیزم عثمان احمد سلمہ کارنوال، تین بھائی مکرم مبارک احمد صاحب، مکرم طارق احمد صاحب، مکرم ناصر احمد صاحب سینٹرل ٹرانٹو، پانچ بہنیں محترمہ شاہدہ پروین صاحبہ اہلیہ مکرم محمد ناصر احمد صاحب بریمپٹن ایسٹ، محترمہ زاہدہ پروین صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا عبدالعزیز صاحب، بشریٰ پروین صاحبہ اہلیہ مکرم وسیع اللہ خاں سید صاحب، محترمہ ناصرہ پروین صاحبہ اہلیہ مکرم اسد افضل صاحب سینٹرل ٹرانٹو، محترمہ طاہرہ پروین صاحبہ اہلیہ مکرم قمر اقبال صاحب مرحوم ویسٹن جماعت یادگار چھوڑے ہیں۔

☆ محترمہ نسیم اختر صاحبہ

29؍جنوری 2022ء کو محترمہ نسیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم سید عبدالرحمٰن شاہ صاحب مرحوم مسی ساگا ایسٹ جماعت 84 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

یکم رفروری 2022ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں ساڑھے بارہ بجے مکرم آصف احمد خاں مجاہد صاحب مربی سلسلہ مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں ڈیڑھ بجے تدفین ہوئی اور مکرم سید محمد احسن گردیزی صاحب ایڈیشنل سیکرٹری تربیت و وقفِ جدید نومبائعین جماعت احمدیہ کینیڈا نے دعا کرائی۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ آپ نیک، صالحہ، صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گذار ملنسار، ہمدرد، دعا گو بزرگ خاتون تھیں۔ آپ کا خلافت کے ساتھ گہرا تعلق تھا۔

پسماندگان میں ایک بیٹا مکرم سید منصور احمد صاحب مسس ساگا ایسٹ جماعت، ایک بھائی مکرم محمد ارشد بھٹی صاحب اور ایک ہمشیرہ محترمہ صفیہ سلطانہ بیگ صاحبہ جرمنی یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کے صاحبزادے مکرم سید منصور احمد صاحب کو اپنی والدہ کی غیر معمولی خدمت کی توفیق ملی اللہ تعالیٰ انہیں جزائے جزیل عطا فرمائے۔ آمین!

☆ محترمہ امۃ الحی عالمگیر صاحبہ

31رجنوری 2022ء کو محترمہ امۃ الحی عالمگیر صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری سعید احمد عالمگیر صاحب مرحوم افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ حال ماؤنٹین ہملٹن 96 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

2رفروری 2022ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں ساڑھے بارہ بجے مکرم ڈاکٹر تنویر احمد ملک صاحب مینیجر احمدیہ فیونرل ہوم سروسز، نائب لوکل امیر مسس ساگا و سیکرٹری جائیداد امارت مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان ان کی تدفین ہوئی اور مکرم کرنل (ر) راجہ محمد اسلم صاحب نے دعا کرائی۔

مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ نیک، صالحہ، صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، خلیق، ملنسار، مہمان نواز، ہمدرد و خیر خواہ دعا گو خاتون تھیں۔ آپ کا خلافت سے گہرا تعلق تھا۔

پسماندگان میں تین بیٹے مکرم فرید احمد عالمگیر صاحب، مکرم نوید احمد عالمگیر صاحب اسلام آباد، مکرم مجیب احمد عالمگیر صاحب امریکہ اور پانچ بیٹیاں محترمہ ریحانہ عطا صاحبہ اورنج ویلی، محترمہ خزینۃ الفردوس صاحبہ آٹوا، محترمہ نصرت چوہدری صاحبہ ملٹن، محترمہ ثمینہ پراچہ صاحبہ، محترمہ فریدہ کاشف صاحبہ ہملٹن یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مرحومہ کے تمام بچے سعادت مند اور خدمت گزار ہیں۔ انہیں اپنی والدہ کی غیر معمولی خدمت کی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے جزیل عطا فرمائے۔ آمین!

☆ مکرم نسیم احمد خاں صاحب

4رفروری 2022ء کو مکرم نسیم احمد خاں صاحب وان جماعت 93 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

7رفروری 2022ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں ساڑھے بارہ بجے مکرم آصف احمد خاں مجاہد صاحب مربی سلسلہ مسس ساگا ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں ڈیڑھ بجے ان کی تدفین ہوئی اور مکرم امتیاز احمد سرا صاحب مربی سلسلہ پیس ولیج نے دعا کرائی۔

مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے صحابی حضرت مولوی عبدالواحد خان میرٹھی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے اور حضرت حامد حسین خان میرٹھی رضی اللہ تعالیٰ کے نواسے تھے۔ نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، خلیق، ملنسار، مہمان نواز، وضعدار، ہمدرد و خیر خواہ، علم دوست اور دعا گو بزرگ تھے۔ مشن ہاؤس کے بک سٹور میں باقاعدگی سے بڑے اخلاص، محنت اور لگن سے خدمات انجام دیتے رہے۔ حافظہ بلا کا تھا۔ اکثر کتابیں یاد تھیں کہ کس کونے کدرے میں پڑی ہوئی ہیں۔

آپ کا نظام جماعت اور خلافت کے ساتھ اخلاص و وفا کا تعلق تھا۔ 1944ء میں دہلی میں ہونے والے جلسہ مصلح موعود کے نہایت ایمان افروز واقعات سنایا کرتے تھے جس میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہایت ایمان افروز خطاب فرمایا تھا۔ اس تاریخی جلسہ میں انہیں بنفس نفیس شرکت کی توفیق ملی۔

پسماندگان میں اہلیہ محترمہ ناصرہ نسیم صاحبہ، دو بیٹے مکرم طلحہ احمد خاں صاحب، مکرم اسامہ احمد خاں صاحب اور ایک بیٹی محترمہ عنبرین علی صاحبہ وان کے علاوہ دو بھائی مکرم خورشید احمد خاں صاحب ٹرانٹو، مکرم مبارک احمد خاں صاحب یوکے، چار بہنیں محترمہ نیر اعوان صاحبہ ٹرانٹو، محترمہ نصرت ناصر صاحبہ وان، محترمہ فرحت سلیم صاحبہ متحدہ عرب امارات اور محترمہ طلعت ارسلان صاحبہ کراچی یادگار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مرحوم کے تمام بچے سعادت مند اور نہایت خدمت گزار ہیں۔ انہیں اپنے والد محترم کی غیر معمولی خدمت کی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے جزیل عطا فرمائے۔ آمین!

یاد رہے کہ موجودہ عالمی وبا کووڈ۔ 19 اور اومیکرون variant کے پیش نظر حکومت کینیڈا کے جملہ قواعد وضوابط اور سماجی فاصلے کی شرائط کو برقرار رکھتے ہوئے نماز ہائے جنازہ اور قبرستان میں تدفین کے مواقع پر صرف چند اعزہ واقارب نے ہی شرکت کی۔

احمدیہ گزٹ کینیڈا کے قارئین کرام سے ایک ضروری گزارش

☆ کیا آپ احمدیہ گزٹ کینیڈا ویب سائٹ

www.ahmadiyyagazette.ca

پر پڑھنا زیادہ پسند کرتے ہیں؟

اگر ایسا ہے اور آپ چاہتے ہیں کہ احمدیہ گزٹ کینیڈا کی شائع کردہ ماہانہ کاپی بذریعہ ڈاک بھجوانا بند کردی جائے تو مندرجہ ذیل ویب سائٹ پر ایک فارم ہے براہ کرم اس کو مکمل کردیں۔

http://www.ahmadiyyagazettecanada.ca/cancel/

☆ کیا آپ کے ہاں مختلف ناموں سے احمدیہ گزٹ کینیڈا بذریعہ ڈاک موصول ہو رہے ہیں؟ تو براہ کرم انہیں بند کروانے کے لئے درج ذیل ویب سائٹ پر ایک فارم ہے اس کو مکمل کردیں۔

http://www.ahmadiyyagazettecanada.ca/cancel/

☆ کیا آپ کا پتہ تبدیل ہوگیا ہے؟

اگر ایسا ہے تو براہ کرم اپنے تازہ ترین پتہ سے درج ذیل ای میل پر جلد از جلد مطلع فرمائیں۔

tajnid@ahmadiyya.ca

جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

ادارہ آپ کے بھرپور تعاون کا بے حد شکر گزار ہوگا۔

مینیجر احمدیہ گزٹ کینیڈا

manager@ahmadiyyagzaette.ca